Postal Reg.No:PB-0258/2002

بسم اللّٰہ الرّحمٰن الرّحیم نحمده ونصلی علیٰ رسوله الکریم وعلیٰ عبده المسیح الموعود

وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ وَّ اَنْتُمْ اَذِلَّةٌ

جلد 51 شمارہ 13

ہفت روزہ بدر قادیان

The Weekly BADR Qadian

ایڈیٹر
منیر احمد خادم

نائبین
قریشی محمد فضل اللہ
منصور احمد

شرح چندہ
سالانہ 200 روپے
بیرونی ممالک
بذریعہ ہوائی ڈاک
20 پونڈ یا 40 ڈالر
امریکن۔ بذریعہ
بحری ڈاک
10 پونڈ

12 محرم 1423 ہجری 27 امان 1381 ہش 27 مارچ 2002ء

اخبار احمدیہ

قادیان 23 مارچ 2002ء (مسلم ٹیلی ویژن احمدیہ انٹرنیشنل) سیدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اللہ تعالیٰ کے فضل سے بخیر و عافیت ہیں۔ الحمد للہ۔

کل حضور پر نور نے مسجد فضل لندن میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا اور اللہ تعالیٰ کی صفت 'العزیز' کی بصیرت افروز تشریح بیان فرمائی۔

پیارے آقا کی صحت و سلامتی، کامل شفایابی، درازیٔ عمر، مقاصد عالیہ میں فائز المرامی اور خصوصی حفاظت کے لئے احباب دعائیں کرتے رہیں۔

جو شخص اچھے اخلاق ظاہر کرتا ہے اس کے دشمن بھی دوست ہو جاتے ہیں

خوش اخلاقی ایک ایسا جوہر ہے کہ موذی سے موذی انسان پر بھی اس کا اثر پڑتا ہے

اگر مخالف گالی بھی دے تو اس کا جواب گالی سے نہ دیا جائے بلکہ اس پر صبر کیا جائے اس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ مخالف تمہاری فضیلت کا قائل ہو کر خود ہی نادم اور شرمندہ ہوگا اور یہ سزا اُس سزا سے بہت بڑھ کر ہوگی جو انتقامی طور پر تم اس کو دے سکتے ہو

ارشادات عالیہ سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام

اصل بات یہ ہیکہ تقویٰ کا رعب دوسروں پر بھی پڑتا ہے۔ اور خدا تعالیٰ متقیوں کو ضائع نہیں کرتا۔ میں نے ایک کتاب میں پڑھا ہے کہ حضرت سید عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ جو بڑے اکابر میں سے ہوئے ہیں ان کا نفس بڑا مطہر تھا۔ ایک بار انہوں نے اپنی والدہ سے کہا کہ میرا دل دنیا سے برداشتہ ہے میں چاہتا ہوں کہ کوئی پیشوا تلاش کروں جو مجھے سکینت اور اطمینان کی راہیں دکھلائے۔ والدہ نے جب دیکھا کہ یہ اب ہمارے کام کا نہیں رہا تو ان کی بات کو مان لیا اور کہا کہ اچھا میں رخصت کرتی ہوں یہ کہہ کر اندر گئی اور اسّی مہریں جو اس نے جمع کی ہوئی تھیں، اٹھا لائی اور کہا کہ ان مہروں سے حصہ شرعی کے موافق چالیس مہریں تیری ہیں اور چالیس تیرے بڑے بھائی کی۔ اس لئے چالیس مہریں تجھے بحصہ رسدی دیتی ہوں۔ یہ کہہ کر وہ چالیس مہریں ان کی بغل کے نیچے پیراہن میں سی دیں اور کہا کہ امن کی جگہ پہنچ کر نکال لینا اور عند الضرورت اپنے صرف میں لانا۔ سید عبد القادر صاحبؒ نے اپنی والدہ سے عرض کی کہ مجھے کوئی نصیحت فرما دیں انہوں نے کہا کہ بیٹا جھوٹ کبھی نہ بولنا۔ اس سے بڑی برکت ہوگی۔ اتنا سن کر آپؒ رخصت ہوئے۔ اتفاق ایسا ہوا کہ جس جنگل میں سے ہو کر آپ گزرے اس میں چند راہزن قزاق رہتے تھے۔ جو مسافروں کو لوٹ لیا کرتے تھے۔ دور سے سید عبد القادر صاحبؒ پر بھی ان کی نظر پڑی قریب آئے تو انہوں نے کمبل پوش فقیر سا دیکھا۔ ایک نے ہنسی سے دریافت کیا کہ تیرے پاس کچھ ہے؟ آپ ابھی اپنی والدہ سے تازہ نصیحت سن کر آئے تھے کہ جھوٹ نہ بولنا۔ فی الفور جواب دیا کہ ہاں چالیس مہریں میری بغل کے نیچے ہیں جو میری والدہ نے کیسہ کی طرح سی دی ہیں۔ اس قزاق نے سمجھا کہ یہ ٹھٹھا کرتا ہے۔ دوسرے قزاق نے جب پوچھا تو اس کو بھی یہی جواب دیا۔ الغرض ہر ایک چور کو یہی جواب دیا۔ وہ ان کو اپنے امیر قزاقان کے پاس لے گئے کہ بار بار یہی کہتا ہے۔ امیر نے کہا اچھا اس کا کپڑا دیکھو تو سہی۔ جب تلاشی لی گئی تو واقعی چالیس مہریں برآمد ہوئیں۔ وہ حیران ہوئے کہ یہ عجیب آدمی ہے ہم نے ایسا آدمی کبھی نہیں دیکھا۔ امیر نے آپؒ سے دریافت کیا کہ کیا وجہ ہے کہ تو نے اس طرح اپنے مال کا پتہ بتا دیا؟ آپؒ نے فرمایا کہ میں خدا کے دین کی تلاش میں جاتا ہوں۔ روانگی پر والدہ صاحبہ نے نصیحت فرمائی تھی کہ جھوٹ کبھی نہ بولنا۔ یہ پہلا امتحان تھا۔ میں جھوٹ کیوں بولتا۔ سن کر امیر قزاقان رو پڑا، اور کہا کہ آہ! میں نے ایک بار بھی خدا تعالیٰ کا حکم نہ مانا۔ چوروں سے مخاطب ہو کر کہا کہ اس کلمہ اور اس شخص کی استقامت نے میرا تو کام تمام کر دیا ہے۔ اب میں تمہارے ساتھ نہیں رہ سکتا اور توبہ کرتا ہوں۔ اس کے کہنے کیساتھ ہی باقی چوروں نے بھی توبہ کر لی ......

اسی لئے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ”یاایھا الذین آمنوا اصبرو“ (آل عمران:۲۰۱) صبر ایک نقطہ کی طرح پیدا ہوتا ہے اور پھر دائرہ کی شکل اختیار کر کے سب پر محیط ہو جاتا ہے۔ آخر بدمعاشوں پر بھی اس کا اثر پڑتا ہے۔ اس لئے ضروری ہے کہ انسان تقویٰ کو ہاتھ سے نہ دے اور تقویٰ کی راہوں پر مضبوطی سے قدم مارے کیونکہ متقی کا اثر پڑتا ہے اور اس کا رعب مخالفوں کے دل میں بھی پیدا ہو جاتا ہے۔

تقویٰ کے بہت سے اجزاء ہیں۔ عُجب، خود پسندی، مال حرام سے پرہیز اور بد اخلاقی سے بچنا بھی تقویٰ ہے۔ جو شخص اچھے اخلاق ظاہر کرتا ہے اس کے دشمن بھی دوست ہو جاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ”ادفع بالتي هی احسن“ (المومنون ۹۷)

اب خیال کرو کہ یہ ہدایت کیا تعلیم دیتی ہے؟ اس ہدایت میں اللہ تعالیٰ کا یہ منشاء ہے کہ اگر مخالف گالی بھی دے تو اس کا جواب گالی سے نہ دیا جائے بلکہ اس پر صبر کیا جائے۔ اس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ مخالف تمہاری فضیلت کا قائل ہو کر خود ہی نادم اور شرمندہ ہوگا اور یہ سزا اس سزا سے بہت بڑھ کر ہوگی جو انتقامی طور پر تم اس کو دے سکتے ہو۔ یوں تو ایک ذرا سا آدمی اقدام قتل تک نوبت پہنچا سکتا ہے لیکن انسانیت کا تقاضا اور تقویٰ کا منشاء یہ نہیں ہے۔ خوش اخلاقی ایک ایسا جوہر ہے کہ موذی سے موذی انسان پر بھی اس کا اثر پڑتا ہے۔ کسی نے کیا اچھا کہا ہے کہ 'لطف کن لطف کہ بیگانہ شود حلقہ بگوش'۔“

(ملفوظات جلد اول صفحہ ۴۹ تا ۵۱)

خصوصی درخواست دعا

محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی قادیان حال مقیم حیدرآباد نے اطلاع دی ہے کہ محترمہ امۃ القدوس بیگم صاحبہ سلمہا اللہ کے گھٹنے کی تبدیلی کا آپریشن انشاء اللہ 27 مارچ کو اپولو ہسپتال حیدرآباد میں ہوگا۔ احباب کرام سے درخوست ہے کہ اس آپریشن کی کامیابی اور بعد آپریشن ہر طرح کی پیچیدگیوں سے محفوظ رہنے اور ہر دو بزرگان کے بخیر و عافیت مرکز سلسلہ میں واپس تشریف لانے کے لئے دعائیں جاری رکھیں۔ (ادارہ)

منیر احمد حافظ آبادی ایم اے پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر آفسیٹ پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائٹر نگران بدر بورڈ قادیان۔

امن وسلامتی کے قیام کے لئے
شہزادۂ امن سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی لامثال کوششیں

(قسط-4)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بادلائل ثابت فرمایا کہ مذہب اسلام کی پر امن اور بے جبر تعلیم میں نہ تو کسی خونی مہدی کی آمد کی گنجائش ہے اور نہ ہی یہ مذہب کبھی بھی کسی قسم کے تشدد، جبر اور تیر وتلوار کے زور سے پھیلا ہے۔ قارئین کرام! حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے نہ صرف یہ کہ اسلام کے روح پرور اور سرسبز باغ کے راستوں پر پڑے ہوئے ان کانٹوں کو صاف کیا ہے جو کہ اپنوں اور پرایوں نے نہایت بے دردی سے اس گلشن میں بچھائے تھے بلکہ آپؑ نے قرآن مجید کی تعلیم کی روشنی میں امن عالم کے لئے درج ذیل حسین گر بھی بیان فرمائے ہیں۔

آپ نے فرمایا کہ امن عالم کے قیام کے لئے ضروری ہے کہ تمام مذاہب کے بانیان اور ان کی کتب مقدسہ کی عزت وصداقت کو قائم کیا جائے۔ آپ فرماتے ہیں:-

''یہ اصول نہایت پیارا اور امن بخش اور صلح کاری کی بنیاد ڈالنے والا اور اخلاقی حالتوں کو مدد دینے والا ہے کہ ہم ان تمام نبیوں کو سچا سمجھ لیں جو دنیا میں آئے خواہ ہند میں ظاہر ہوئے یا فارس میں یا چین میں یا کسی اور ملک میں اور خدا نے کروڑ ہا دلوں میں ان کی عزت اور عظمت بٹھا دی اور ان کے مذہب کی جڑ قائم کردی اور کئی صدیوں تک وہ مذہب چلا آیا یہی اصول قرآن نے ہمیں سکھلایا اسی اصول کے لحاظ سے ہم ہر ایک مذہب کے پیشوا کو جن کی سوانح اس تعریف کے نیچے آگئی ہیں عزت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں گو وہ ہندوؤں کے مذہب کے پیشوا ہوں یا فارسیوں کے مذہب کے یا چینیوں کے مذہب کے یا یہودیوں کے مذہب کے یا عیسائیوں کے مذہب کے۔ (تحفہ قیصریہ۔ص 7)

حضور علیہ السلام فرماتے ہیں:-

''ہم وید کو بھی خدا کی طرف سے مانتے ہیں اور اس کے رشیوں کو بزرگ اور مقدس سمجھتے ہیں ۔۔۔ خدا کی تعلیم کے موافق ہمارا پختہ اعتقاد ہے کہ وید انسان کا افتراء نہیں ہے۔ انسان کے افتراء میں یہ قوت نہیں ہوتی کہ کروڑ ہا لوگوں کو اپنی طرف کھینچ لے''

شری کرشن جی مہاراج کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:-

''شری کرشن اپنے وقت کا نبی اور اوتار تھا اور خدا اس سے ہمکلام ہوتا تھا''

حضرت بابا نانک رحمۃ اللہ علیہ کے متعلق بانیٔ سلسلہ احمدیہ فرماتے ہیں:-

''اس بات میں کچھ شک نہیں ہوسکتا کہ باوا نانکؒ ایک نیک اور برگزیدہ انسان تھا اور ان لوگوں میں سے تھا جن کو خدائے عزوجل اپنی محبت کا شربت پلاتا ہے......وہ ہندو مذہب اور اسلام میں صلح کرانے آیا تھا مگر افسوس کہ اس کی تعلیم پر کسی نے توجہ نہیں کی اگر اس کے وجود اور اس کی پاک تعلیموں سے کچھ فائدہ اٹھایا جاتا تو آج ہندو اور مسلمان سب ایک ہوتے'' (پیغام صلح۔ص ۷ اور ۸)

حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے اظہار محبت کرتے ہوئے حضور علیہ السلام فرماتے ہیں:-

''جس قدر عیسائیوں کو حضرت یسوع مسیح سے محبت کرنے کا دعویٰ ہے وہی دعویٰ مسلمانوں کو بھی ہے گویا آنجناب کا وجود عیسائیوں اور مسلمانوں میں ایک مشترک جائیداد کی طرح ہے اور مجھے سب سے زیادہ حق ہے کیونکہ میری طبیعت یسوع میں مستغرق ہے'' تحفہ قیصریہ۔ص ۲۳)

حضرت مرزا غلام احمد قادیانی مسیح موعود ومہدی معہود علیہ السلام نے فرمایا کہ قیام امن کے لئے ضروری ہے کہ ..... مسلمان تمام انبیاء اور ان کی مقدس کتب کا احترام کریں اسی طرح غیر مذاہب والے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور قرآن مجید کی شان میں گستاخی نہ کریں۔ یہ اصول ایسا امن بخش اصول ہے کہ جس کے نتیجہ میں آج دنیا میں حقیقی امن قائم ہوسکتا ہے۔ لیکن نہایت افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ آج سوائے جماعت احمدیہ کے نہ تو دیگر مسلمان اس اصول پر قائم ہیں اور نہ ہی دیگر مذاہب کے ماننے والے اس سنہری اصول پر عمل پیرا ہیں۔ مسلمانوں کا تو یہ حال ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے شری کرشن جی مہاراج اور رام چندر جی مہاراج کو خدا تعالیٰ کے انبیاء میں سے ثابت فرمایا اسی طرح ویدوں کی تقدیس کو قائم فرمایا تو چاروں طرف سے کافر کافر کی آوازیں اٹھنے لگیں لیکن جماعت احمدیہ ڈنکے کی چوٹ سے اس بات کا اعلان کرتی ہے کہ اسے کسی کے کافر کہنے کی قطعاً پرواہ نہیں اگر اللہ تعالیٰ کے انبیاء اور ان کی مقدس کتب کی عزت وناموس کی خاطر جماعت احمدیہ کو اپنے خون کا آخری قطرہ تک بھی بہا دینا پڑا تو جماعت احمدیہ اس قربانی کے لئے تیار ہے مگر جماعت احمدیہ دیگر مذاہب کے ماننے والوں سے بھی یہی درخواست کرے گی کہ جو عزت و پیار ہم آپ کے انبیاء اور رشیوں منیوں کو دیتے ہیں اور جس طرح ہم آپ کی مقدس کتب کا احترام کرتے ہیں ویسی ہی عزت وتکریم ہم آپ لوگوں سے بھی پیغمبر اسلام حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اور قرآن مجید کے لئے چاہتے ہیں۔ حضرت مسیح موعودؑ کی درج ذیل دردمندانہ نصیحت ذرا غور سے پڑھئے:-

''اے عزیزو قدیم تجربہ اور بار بار کی آزمائش نے اس امر کو ثابت کردیا ہے کہ مختلف قوموں کے نبیوں اور رسولوں کو توہین سے یاد کرنا اور ان کو گالیاں دینا ایک ایسی زہر ہے کہ نہ صرف انجام کار جسم کو ہلاک کرتی ہے بلکہ روح کو بھی ہلاک کرکے دین اور دنیا دونوں کو تباہ کرتی ہے۔ وہ ملک آرام سے زندگی بسر نہیں کرسکتا جس کے باشندے ایک دوسرے کے رہبر دین کی عیب شماری اور ازالہ حیثیت عرفی میں مشغول ہیں اور ان قوموں میں ہرگز سچا اتفاق نہیں ہوسکتا جن میں سے ایک قوم یا دونوں ایک دوسرے کے نبی یا رشی اور اوتار کو بدی یا بدزبانی کے ساتھ یاد کرتے رہتے ہیں۔ اپنے نبی یا پیشوا کی ہتک سنکر کس کو جوش نہیں آتا ...... وہ دلی صفائی جس کو درحقیقت صفائی کہنا چاہئے صرف اسی حالت میں پیدا ہوگی جبکہ آپ لوگ وید اور وید کے رشیوں کو سچے دل سے خدا کی طرف سے قبول کرلوگے اور ایسا ہی ہندو لوگ بھی اپنے بخل کو دور کرکے ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کی تصدیق کرلیں گے یاد رکھو اور خوب یاد رکھو کہ تم میں اور ہندو صاحبوں میں سچی اور صلح کرانے والا صرف یہی ایک اصول اور یہی ایک ایسا پانی ہے جو کدورتوں کو دھو دے گا'' (پیغام صلح، ص ۱۴ و ۲۰)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جہاں مذہبی راہنماؤں اور کتب مقدسہ کی تعظیم وتکریم کو قائم فرمایا ہے وہاں قرآن مجید کی تعلیم کی روشنی میں ان کی مذہبی عبادتگاہوں کی تقدیس وحرمت کا بھی خیال رکھا ہے اس ضمن میں اسلامی تعلیم بیان کرتے ہوئے حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ فرماتے ہیں:-

''خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ ...... تمام عبادت خانوں کا میں ہی حامی ہوں اور اسلام کا فرض ہے کہ اگر مثلاً کسی عیسائی ملک پر قبضہ کرے تو ان کے عبادت خانوں سے کچھ تعرض نہ کرے اور منع کردے کہ ان کے گرجے مسمار نہ کئے جائیں اور یہی ہدایت احادیث نبویہ سے مفہوم ہوتی ہے کیونکہ احادیث سے معلوم ہوتا ہے کہ جب کہ کوئی اسلامی سپہ سالار کسی قوم کے مقابلہ کے لئے مامور ہوتا تھا تو اس کو یہ حکم دیا جاتا تھا کہ وہ عیسائیوں اور یہودیوں کے عبادت خانوں اور فقراء کے خلوت خانوں سے تعرض نہ کرے اس سے ظاہر ہے کہ اسلام کس قدر تعصب کے طریقوں سے دور ہے کہ وہ عیسائیوں کے گرجاؤں اور یہودیوں کے معبدوں کا ایسا ہی حامی ہے جیسا کہ مساجد کا حامی ہے'' (چشمۂ معرفت، ص ۳۹۳ اور ۳۹۴)

شہزادۂ امن حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے نصیحت فرمائی ہے کہ قیام امن کے لئے ضروری ہے کہ ایک ہی ملک میں رہنے والے کسی کو بھی یہ حق نہیں ہے کہ وہ اپنے ہی ملک کے دوسرے باشندوں کی ملک سے وفاداری کو مشکوک سمجھیں۔ اس سے نہ صرف یہ کہ ملکی امن برباد ہوتا ہے بلکہ اس طریقے سے ہم غیروں کو اپنے اوپر مسلط ہونے کی دعوت دیتے ہیں حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ فرماتے ہیں:-

''ہندو اور مسلمان اس ملک میں دو ایسی قومیں ہیں کہ یہ ایک خیال محال ہے کہ کسی وقت مثلاً ہندو جمع ہوکر مسلمانوں کو اس ملک سے باہر نکال دیں گے یا مسلمان اکٹھے ہوکر ہندوؤں کو جلاوطن کردیں گے ...... جو شخص تم دونوں قوموں میں سے دوسری قوم کی تباہی کی فکر میں ہے اس کی اس شخص کی مثال ہے کہ جو ایک شاخ پر بیٹھ کر اسی کو کاٹتا ہے'' (پیغام صلح صفحہ ۵)

(منیر احمد خادم)

حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ طاہر مطہر تھا اور بلاشبہ وہ ان برگزیدوں میں سے ہے جن کو خدا تعالیٰ اپنے ہاتھ سے صاف کرتا اور اپنی محبت سے معمور کردیتا ہے

ارشادات سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام

حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ طاہر مطہر تھا اور بلاشبہ وہ ان برگزیدوں میں سے ہے جن کو خدا تعالیٰ اپنے ہاتھ سے صاف کرتا اور اپنی محبت سے معمور کردیتا ہے اور بلاشبہ وہ سرداران بہشت میں سے ہے اور ایک ذرہ کینہ رکھنا اس سے موجب سلب ایمان ہے اور اس امام کی تقویٰ اور محبت الٰہی اور صبر اور استقامت اور زہد اور عبادت ہمارے لئے اسوہ حسنہ ہے۔ اور ہم اس معصوم کی ہدایت کے اقتداء کرنے والے ہیں جو اس کو ملی تھی تباہ ہوگیا وہ دل جو اس کا دشمن ہے اور کامیاب ہوگیا وہ دل جو عملی رنگ میں اس کی محبت ظاہر کرتا ہے اور اس کے ایمان اور اخلاق اور شجاعت اور تقویٰ اور استقامت اور محبت الٰہی کے تمام نقوش انعکاسی طور پر کامل پیروی کے ساتھ اپنے اندر لیتا ہے جیسا کہ ایک صاف آئینہ میں ایک خوبصورت انسان کا عکس یہ لوگ دنیا کی آنکھوں سے پوشیدہ ہیں کون جانتا ہے ان کا قدر مگر وہی جو ان میں سے ہیں۔ دنیا کی آنکھ ان کو شناخت نہیں کرسکتی کیونکہ وہ دنیا سے بہت دور ہیں یہی وجہ حسینؓ کی شہادت کی تھی کیونکہ وہ شناخت نہیں کیا گیا دنیا نے کس پاک اور برگزیدہ سے اس کے زمانہ میں محبت کی تا حسینؓ سے بھی محبت کی جاتی غرض یہ امر نہایت درجہ کی شقاوت اور بے ایمانی میں داخل ہے کہ حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی تحقیر کی جائے اور جو شخص حسینؓ یا کسی اور بزرگ کی جو ائمہ مطہرین میں سے ہے تحقیر کرتا ہے یا کوئی کلمہ استخفاف کا اسکی نسبت اپنی زبان پر لاتا ہے۔ وہ اپنے ایمان کو ضائع کرتا ہے کیونکہ اللہ جل شانہٗ اس شخص کا دشمن ہوجاتا ہے جو اس کے برگزیدوں اور پیاروں کا دشمن ہے جو شخص مجھے برا کہتا ہے یا لعن طعن کرتا ہے اس کے عوض میں کسی برگزیدہ اور محبوب الٰہی کی نسبت شوخی کا لفظ زبان پر لانا سخت معصیت ہے۔ (مجموعہ اشتہارات جلد سوم مطبوعہ لندن 1986ء صفحہ 546-545)

خطبہ جمعہ

مومن کے لئے بہت ضروری ہے کہ وہ کبھی بے خوف نہ ہو اور ہر وقت توبہ و استغفار کرتا رہے

جو لوگ اپنے ایمانوں کو ظلم کے ساتھ نہ ملادیں گے وہ امن میں رہیں گے

آیات قرآنیہ، احادیث نبویہ اور حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ارشادات کے حوالہ سے اللہ تعالیٰ کی صفت اَلْمُؤْمِن کے مختلف پہلوؤں کی وضاحت

خطبہ جمعہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا طاہر احمد خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز - فرمودہ یکم فروری ۲۰۰۲ء بمطابق یکم تبلیغ ۱۳۸۱ ہجری شمسی بمقام مسجد فضل لندن (برطانیہ)

خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ بدر اپنی ذمہ داری پر شائع کررہا ہے

أشهد أن لا إله إلا الله وحده لا شريك له وأشهد أن محمداً عبده و رسوله-

أما بعد فأعوذ بالله من الشيطان الرجيم- بسم الله الرحمٰن الرحيم -

الحمدلله رب العلمين - الرحمٰن الرحيم - ملك يوم الدين - إياك نعبد و إياك نستعين -

اهدنا الصراط المستقيم - صراط الذين أنعمت عليهم غير المغضوب عليهم ولا الضالين-

گزشتہ سال کے آخری خطبہ جمعہ میں صفت مومن کا مضمون جاری تھا اور پھر بعض دیگر وجوہات کی بنا پر رازق اور رزّاق کا مضمون شروع ہو گیا۔ آج کے خطبہ میں بھی مومن ہی کے مضمون کا اعادہ کیا جارہا ہے۔

سورۃ النساء آیت نمبر ۸۴: ﴿وَاِذَا جَآءَ هُمْ اَمْرٌ مِّنَ الْاَمْنِ اَوِالْخَوْفِ اَذَاعُوْا بِهٖ. وَلَوْ رَدُّوْهُ اِلَى الرَّسُوْلِ وَاِلٰٓى اُوْلِى الْاَمْرِ مِنْهُمْ لَعَلِمَهُ الَّذِيْنَ يَسْتَنْبِطُوْنَهٗ مِنْهُمْ.وَلَوْلَا فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَتُهٗ لَاتَّبَعْتُمُ الشَّيْطٰنَ اِلَّا قَلِيْلًا﴾۔ اور جب بھی ان کے پاس کوئی امن یا خوف کی بات آئے تو وہ اُسے مشتہر کر دیتے ہیں۔ اور اگر وہ اسے (پھیلانے کی بجائے) رسول کی طرف یا اپنے میں سے کسی صاحبِ امر کے سامنے پیش کر دیتے تو ان میں سے جو اُس سے استنباط کرتے وہ ضرور اُس (کی حقیقت) کو جان لیتے۔ اور اگر تم پر اللہ کا فضل اور اس کی رحمت نہ ہوتے تو تم چند ایک کے سوا ضرور شیطان کی پیروی کرنے لگتے۔

اس ضمن میں مسند احمد بن حنبل کی ایک حدیث ہے حضرت محمود بن لبید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ عزوجل اپنے مؤمن بندے کو دنیا (کی حرص وہوا) سے اس طرح بچاتا ہے جیسے تم میں کوئی اپنے مریض کو ایسے کھانے یا مشروب سے بچاتا ہے جس سے اس کی صحت کو خطرہ ہو۔ (مسند احمد بن حنبل. باقی مسند الانصار)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: تم میں سے کوئی مؤمن نہیں ہو سکتا۔ یہاں تک کہ وہ اپنے بھائی کے لئے بھی وہی پسند کرے جو وہ اپنے لئے پسند کرتا ہے۔ (بخاری. کتاب الایمان)

یہ حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ کی تفسیر میں سے ہے۔ ”اور جب آتی ہے کوئی بات ان کے پاس امن کی یا خوف کی اس کو پھیلا دیتے ہیں اور اچھا ہوتا اگر لے جاتے اس کو رسول کے پاس یا اپنے میں سے ان لوگوں کے پاس جو بات سے بات نکالتے ہیں اور اللہ کا فضل تم پر نہ ہوتا تو تم سب شیطان کے مطیع ہو جاتے۔ (حقائق الفرقان جلد ۲ صفحہ ۴۷)۔ ﴿اِلَّا قَلِيْلًا﴾ یہ محاورہ عرب ہے اس کے معنے ہوا کرتے ہیں سب کے سب یعنی جس قدر ہوں“۔

حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ تعالیٰ عنہ مزید فرماتے ہیں: ”وعدہ و وعید کی پیشگوئیاں قرآن میں ہیں عین مطابق واقع ہوئی ہیں۔ ﴿اِذَا جَآءَ هُمْ اَمْرٌ مِّنَ الْاَمْنِ﴾ قرآن اس طریق کو منع کرتا ہے کہ ہر ایک امن یا خوف کی بات کو سوائے عظیم الشان انسان کے کسی اور تک پہنچایا جائے مسلمان جیسے معاشرت سے ناواقف ہیں ایسے ہی امن کی راہ سے“۔

(حقائق الفرقان جلد ۲ صفحہ ۴۷)

سورۃ الانعام ۸۳: ﴿اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَلَمْ يَلْبِسُوْٓا اِيْمَانَهُمْ بِظُلْمٍ اُولٰٓئِكَ لَهُمُ الْاَمْنُ وَهُمْ مُّهْتَدُوْنَ﴾۔ وہ لوگ جو ایمان لائے اور انہوں نے اپنے ایمان کو کسی ظلم کے ذریعے مشکوک نہیں بنایا یہی وہ لوگ ہیں جنہیں امن نصیب ہوگا اور وہ ہدایت یافتہ ہیں۔

مومن بمعنی امن دینے والا اور امن پانے والا دونوں معنے ہیں مومن کے۔

حضرت ابو بُردہؓ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ ہم نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نماز مغرب ادا کی۔ پھر ہم نے کہا چلو ہم بیٹھے رہیں تاکہ نماز عشاء بھی آپؐ کے ساتھ ادا کریں۔ چنانچہ ہم بیٹھے رہے۔ پھر رسول اللہ نکل کر ہمارے پاس تشریف لائے اور فرمایا: تم ابھی تک یہیں ہو۔ ہم نے عرض کی: یارسول اللہ! ہم نے آپؐ کے ساتھ مغرب ادا کی تھی۔ پھر ہم نے کہا چلو ہم بیٹھے رہیں تاکہ نماز عشاء بھی آپ کے ساتھ ادا کریں۔ آپؐ نے فرمایا: آپ لوگوں نے بہت اچھا اور درست کیا ہے۔ پھر آپؐ نے اپنا سر مبارک آسمان کی طرف اٹھایا، اور آپؐ اپنا سر مبارک آسمان کی طرف بکثرت اٹھایا کرتے تھے۔ پھر آپؐ نے فرمایا: ستارے، آسمان کے لئے امن کا موجب ہیں۔ پھر جب ستارے ختم ہو جائیں گے تو آسمان پر وہ آفت آئے گی جس سے اس کو ڈرایا جاتا ہے۔ اور مَیں اپنے صحابہ کے لئے امن کا موجب ہوں۔ پھر جب مَیں چلا جاؤں گا تو میرے صحابہ پر وہ مصیبت آئے گی جس سے اُنہیں ڈرایا جاتا ہے۔ اور میرے صحابہ میری امّت کے لئے امن کا موجب ہیں اور جب میرے صحابہ چلے جائیں گے تو میری امّت پر وہ مصائب آئیں گے جن سے اُنہیں ڈرایا جاتا ہے۔

(مسلم. کتاب فضائل الصحابه)

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے طیب کھایا اور سنت کے اندر اندر عمل کیا اور لوگ اس کے شر سے امن میں رہے، وہ جنت میں داخل ہو گیا۔ اس پر ایک شخص نے کہا: یارسول اللہ! اس قسم کے اشخاص تو آجکل کے لوگوں میں بہت پائے جاتے ہیں۔ آپؐ نے فرمایا: میرے بعد بھی چند صدیوں تک ایسے لوگ پائے جائیں گے۔

(ترمذی. کتاب صفة القیامة)

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ جب سے مَیں نے ہوش سنبھالی، مَیں نے اپنے والدین کو مسلمان ہی پایا۔ کوئی دن ایسا نہیں گزرتا تھا جس میں حضورؐ صبح یا شام ہمارے گھر نہ آتے ہوں۔ جب مسلمانوں کا ابتلاء بڑھ گیا اور کفار نے مظالم کی حد کر دی تو حضرت ابو بکرؓ بھی حبشہ کی طرف ہجرت کی نیت سے گھر سے نکل کھڑے ہوئے۔ جب آپؓ بَرْكُ الْغِمَاد کے مقام پر پہنچے تو آپؓ کو ابنِ دَغِنہ ملا، جو قارہ قبیلے کا سردار تھا۔ اُس نے کہا: اے ابو بکر! آپ کہاں جاتے ہیں؟ ابو بکرؓ نے کہا: مجھے میری قوم نے نکال دیا ہے۔ ابنِ دَغِنہ نے کہا: اے ابو بکر! تیرے جیسے کو نہ شہر سے نکلنا چاہئے، نہ نکالا جانا چاہئے، تُو مٹی ہوئی نیکیوں کو کماتا ہے، صلہ رحمی کرتا ہے، گرے پڑوں کو اٹھاتا ہے، مہمانوں کی مہمان نوازی کرتا ہے، قوم کی سچی ضرورتوں میں مدد کرنے پر آمادہ رہتا ہے، مَیں تجھے امان دیتا ہوں، اپنے شہر واپس چلو اور اللہ کی عبادت کرو (آپ کو کوئی کچھ نہیں کہہ سکتا)۔ چنانچہ ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ واپس آگئے۔ ابن دغنہ بھی آپؓ کے ساتھ آیا۔ شام کے وقت اُس نے قریش کے معزز لوگوں سے کہا: ابو بکر جیسے (نافع الناس) شخص کو نہ نکلنا چاہئے اور نہ نکالنا چاہئے۔ کیا تم ایسے شخص کو نکالتے ہو جو مٹی ہوئی نیکیوں کو زندہ کرتا ہے، صلہ رحمی کرتا ہے، گرے پڑوں کو اٹھاتا ہے (یعنی بے سہاروں کا سہارا

ہے)اور مہمانوں کی میزبانی کرتا ہے اور قوم کی حقیقی ضرورتوں میں مدد کے لئے آمادہ رہتا ہے۔ قریش نے ابن دغنہ کی ان باتوں کو نہ جھٹلایا اور اُس کی طرف سے دی گئی امان کو قبول کر لیا۔ البتہ یہ کہا کہ ابو بکر کو کہیں کہ اپنے گھر میں ہی اللہ کی عبادت کریں، وہاں ہی نماز پڑھیں اور قرآن کریم کی تلاوت کریں، لوگوں کے سامنے ایسا کر کے ہمیں تکلیف نہ دیں کیونکہ ہمیں ڈر ہے کہ ہماری عورتیں اور بچے متاثر ہوں گے اور فتنہ میں پڑیں گے۔

چنانچہ ابنِ دَغِنہ نے ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس جا کر یہ باتیں کہہ دیں۔ ان شرائط کی پابندی کرتے ہوئے حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے گھر میں ہی اللہ کی عبادت کرتے اور لوگوں کے سامنے نماز نہ پڑھتے، نہ تلاوت کرتے۔ پھر کچھ عرصے کے بعد حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو خیال آیا تو انہوں نے اپنے گھر کے صحن میں ایک مسجد بنالی اور اس میں نماز پڑھنے اور تلاوت کرنے لگے۔ اس وجہ سے مشرکین کی عورتوں اور بچوں کا آپؓ کے پاس ہجوم ہونے لگا۔ اس بات سے قریش کے سردار گھبرا گئے اور انہوں نے ابنِ دَغِنہ کو کہا کہ آپ اسے منع کریں، اگر وہ اپنے ربّ کی عبادت کو اپنے گھر کے اندر تک محدود رکھنا مان لیں تو ٹھیک، ورنہ اُنہیں کہیں کہ وہ آپ کی امان آپ کو واپس کو ٹا دیں کیونکہ ہمیں یہ پسند نہیں کہ ہم آپ کی طرف سے دی ہوئی امان کی بے حرمتی کریں۔

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ ابنِ دَغِنہ حضرت ابو بکرؓ کے پاس آیا اور کہا: آپ کو علم ہے کہ مَیں نے کن شرائط پر آپ کو امان دی تھی، یا تو آپ اُن پر قائم رہئے یا پھر میری امان واپس کر دیجئے کیونکہ مجھے یہ پسند نہیں کہ عرب یہ سنیں کہ میری دی ہوئی امان کی بے حرمتی کی گئی ہے۔ اس پر حضرت ابو بکرؓ نے کہا: مَیں آپ کی امان آپ کو واپس کرتا ہوں اور اللہ تعالیٰ کی امان پر راضی اور خوش ہوں۔ (بخاری۔ باب ھجرۃ النبی ﷺ الی المدینۃ)

حضرت امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے صحیح بخاری میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی ہجرت مدینہ کا تفصیل سے جو ذکر فرمایا ہے اس میں ابن شہاب کے حوالے سے ایک روایت یہ بھی ملتی ہے کہ سراقہ کے بھتیجے عبدالرحمٰن بن مالک نے اپنے باپ اور اُس نے اپنے بھائی سراقہ سے سُن کر ابنِ شہاب کو یہ بتایا کہ قریش نے آنحضرت ﷺ اور حضرت ابو بکرؓ کو مارنے والے یا زندہ پکڑ کر لانے والے کے لئے سو سو اونٹ کی دیت مقرر کی۔ ایک دن سراقہ اپنی قوم کے لوگوں میں بیٹھا ہوا تھا کہ ایک شخص آیا اور اس نے کہا: اے سراقہ! مَیں نے ابھی سمندری ساحل کے قریب کچھ لوگ چلتے ہوئے دیکھے ہیں۔ میرا خیال ہے کہ وہ محمد اور اُن کے ساتھی ہیں۔ سراقہ کا بیان ہے کہ مَیں سمجھ گیا کہ یہ وہی ہیں لیکن اُس آدمی کو ٹالنے کے لئے مَیں نے کہا: نہیں، یہ وہ نہیں ہو سکتے، تم نے فلاں فلاں کو دیکھا ہوگا جو ابھی ہمارے سامنے سے گزر کر گئے ہیں......

سراقہ کا بیان ہے کہ کچھ دیر تو مَیں اس مجلس میں بیٹھا رہا اور پھر مَیں چپکے سے وہاں سے اُٹھا اور آپؐ کے تعاقب میں چل پڑا۔ جب مَیں آنحضرت ﷺ کے قافلہ کے قریب پہنچا تو میری گھوڑی پھسلی اور مَیں اس سے آگے جا گرا۔ مَیں جلدی سے اٹھا، اپنی ترکش کی طرف اپنا ہاتھ بڑھایا اور اس سے فال کا تیر نکال کر یہ فال لیا کہ آیا مَیں ان لوگوں کو نقصان پہنچا سکوں گا یا نہیں۔ لیکن تیر وہ نکلا جسے مَیں پسند نہیں کرتا تھا۔ بہر حال مَیں گھوڑی پر پھر سوار ہو گیا اور تیر کی بات نہ مانی۔ گھوڑی نے مجھے قافلہ کے اتنا قریب کر دیا کہ مجھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی تلاوتِ قرآن کی آواز سنائی دے رہی تھی۔ حضورؐ تو مُڑ کر نہ دیکھتے تھے لیکن ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بار بار مُڑ کر میری طرف دیکھتے جاتے تھے۔ اسی اثناء میں میری گھوڑی کے دونوں اگلے پاؤں زمین میں گھٹنوں تک دھنس گئے۔ مَیں اس سے تیزی سے اُتر آیا، اسے بہت جھڑکا۔ وہ اُٹھی اور اپنے پاؤں نکالنے کی کوشش کی۔ جب وہ سیدھی کھڑی ہوگئی تو اُس کے پاؤں زمین سے نکلنے کی وجہ سے ایسا غبار آسمان کی طرف اُٹھا جیسے دھواں اُٹھتا ہے۔ اس وقت مَیں نے پھر تیروں سے فال لیا لیکن وہی تیر نکلا جسے مَیں پسند نہیں کرتا تھا۔ اس پر مَیں نے گھبرا کر آنحضرت ﷺ کے قافلہ کو آواز دی اور پُرامن رہنے کا وعدہ کیا۔ اس پر وہ ٹھہر گئے۔ گھوڑی پر سوار ہو کر مَیں قافلے کے قریب پہنچا۔ جو کچھ میرے ساتھ پیش آیا، اُس سے مجھے یقین ہو گیا کہ آنحضرت ﷺ ضرور غالب اور کامیاب ہوں گے۔ چنانچہ مَیں نے آپ کو مکہ کے حالات بتائے اور درخواست کی کہ مجھے امن کی ایک تحریر لکھ دیجئے۔ حضورؐ نے عامر بن فہیرہ کو ارشاد فرمایا۔ اُس نے چمڑے کے ایک ٹکڑے پر مجھے تحریر لکھ دی۔ پھر حضورؐ آگے چل پڑے۔

(بخاری۔ باب ھجرۃ النبی ﷺ الی المدینۃ)

تو صرف حضرت ابو بکر ہی ساتھ نہیں تھے، غار میں صرف حضرت ابو بکر ساتھ تھے مگر کچھ دوسرے صحابہ بھی تھے جو بعد میں ساتھ شامل ہو گئے تھے۔ پس ان میں ایک کاتب بھی تھا جس سے پتہ چلتا ہے، یہ خیال کہ صرف حضرت ابو بکرؓ اور حضرت رسول اللہ ﷺ ہی مدینہ تک پہنچے ہیں یہ درست نہیں، بہت سے دیگر صحابہ بھی ساتھ شامل ہو گئے تھے۔

حضرت امام بخاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت سے صحیح بخاری باب **علامات النبوۃ فی الاسلام** میں ہجرت مدینہ کے واقعات بیان کرتے ہوئے ذکر فرمایا ہے کہ سراقہ بن مالک نے ہمارا پیچھا کیا۔ مَیں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسولؐ! ہم تو پکڑے گئے۔ آپؐ نے فرمایا: لَاتَحْزَنْ اِنَّ اللّٰہَ مَعَنَا یعنی غم نہ کر، یقیناً اللہ ہمارے ساتھ ہے۔ چنانچہ حضورؐ نے سراقہ کے شر سے بچنے کی دعا کی جس کی برکت سے اُس کا گھوڑا پیٹ تک زمین میں دھنس گیا۔ سراقہ نے بلند آواز سے کہا کہ مجھے یقین ہے کہ آپ نے مجھے بددعا دی ہے۔ میرے لئے دعا کریں، اب مَیں آپ کو کچھ نہیں کہوں گا بلکہ آپ کے پیچھے جو آپ کی تلاش میں نکلے ہوئے ہیں اُن کو واپس کرنے کی بھی ذمہ داری لیتا ہوں۔ چنانچہ حضور علیہ السلام نے دعا کی اور اُس کی مصیبت جاتی رہی۔ واپسی میں سراقہ جس سے بھی ملتے، اُس سے کہتے کہ ادھر کچھ نہیں ہے، یونہی فضول جاؤ گے۔ اور اس طرح اسے واپس کر دیتے۔ غرض اس نے جو عہد کیا تھا، اُسے پورا کر دیا۔

(بخاری۔ باب علامات النبوۃ فی الاسلام)

ایک حدیث ہے حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ مَیں نے نبی کریم ﷺ سے غار کے اندر عرض کی اگر ان لوگوں میں سے کسی نے قدموں کی طرف جھک کر دیکھا تو ضرور ہمیں بھی دیکھ لے گا۔ اس پر آپ ﷺ نے فرمایا کہ اے ابو بکر! تیرا ان دو کے بارہ میں کیا خیال ہے جن کے ساتھ تیسرا اللہ تعالیٰ ہے۔ (بخاری کتاب المناقب)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں: "جب انسان کی سرشت میں محبت الٰہی اور موافقت باللہ بخوبی داخل ہو گئی یہاں تک کہ خدا اس کے کان ہو گیا جن سے وہ سنتا ہے اور اس کی آنکھیں ہو گیا جن سے وہ دیکھتا ہے اور اس کا ہاتھ ہو گیا جس سے وہ پکڑتا ہے اور اس کا پاؤں ہو گیا جس سے وہ چلتا ہے تو پھر کوئی ظلم اس میں باقی نہ رہا اور ہر یک خطرہ سے امن میں آگیا۔ اسی درجہ کی طرف اشارہ ہے جو اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے ﴿اَلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَلَمْ یَلْبِسُوْٓا اِیْمَانَھُمْ بِظُلْمٍ اُولٰٓئِکَ لَھُمُ الْاَمْنُ وَھُمْ مُّھْتَدُوْنَ﴾۔ (براہین احمدیہ ہر چہار حصص۔ روحانی خزائن جلد ۱ صفحہ ۵۲۸-۵۲۹ بقیہ حاشیہ نمبر ۱۱)

پھر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

"بعض وقت انسان موجودہ حالت امن پر بھی بے خطر ہو جاتا ہے اور سمجھ لیتا ہے کہ امن میں زندگی گزارتا ہوں مگر یہ غلطی ہے۔ کیونکہ یہ تو معلوم نہیں ہے کہ سابقہ زندگی میں کیا ہوا ہے اور کیا کیا بے اعتدالیاں اور کمزوریاں ہو چکی ہیں۔ اس واسطے مومن کے لئے بہت ضروری ہے کہ وہ کبھی بے خوف نہ ہو اور ہر وقت توبہ اور استغفار کرتا رہے کیونکہ استغفار سے انسان گزشتہ بدیوں کے برے نتائج سے بھی خدا کے فضل سے بچ رہتا ہے۔ یہ سچی بات ہے کہ توبہ اور استغفار سے گناہ بخشے جاتے ہیں اور خدا تعالیٰ اس سے محبت کرتا ہے"۔ (الحکم جلد ۸ نمبر ۸ مورخہ ۱۰/مارچ ۱۹۰۲ء صفحہ ۵)

پھر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام مزید فرماتے ہیں:

"خدا تعالیٰ نے اگرچہ جماعت کو وعدہ دیا ہے کہ وہ اسے اس بلاء (یعنی طاعون) سے محفوظ رکھے گا مگر اس میں بھی ایک شرط لگی ہوئی ہے کہ ﴿لَمْ یَلْبِسُوْٓا اِیْمَانَھُمْ بِظُلْمٍ﴾ کہ جو لوگ اپنے ایمانوں کو ظلم سے نہ ملا دیں گے وہ امن میں رہیں گے۔ .... ﴿لَمْ یَلْبِسُوْٓا اِیْمَانَھُمْ بِظُلْمٍ﴾ میں شرک سے یہ

ارشادِ نبوی ﷺ

(امانت داری عزت ہے)

منجانب

رکن جماعت احمدیہ ممبئی

آٹو ٹریڈرز

AutoTraders

16 بینگو لین کلکتہ 70001

دکان 248-5222,248-1652,243-0794

رہائش:237-0471,237-8468

مراد نہیں کہ ہندوؤں کی طرح پتھروں کے بتوں یا اور مخلوقات کو سجدہ کیا بلکہ جو شخص ماسوی اللہ کی طرف مائل ہے اور اس پر بھروسہ کرتا ہے حتی کہ دل میں جو منصوبے اور چالاکیاں رکھتا ہے ان پر بھروسہ کرتا ہے تو وہ بھی شرک ہے"۔

(البدر جلد ۲ نمبر ۴۳ مورخہ ۱۶/نومبر ۱۹۰۳ء صفحہ ۳۳۳)

پھر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام مزید فرماتے ہیں:

"ماننا پڑتا ہے کہ بعض مومنوں کو بھی طاعون ہو سکتا ہے مگر یاد رہے وہی مومن جو کامل نہیں۔ اسی لئے میرے الہام میں ہے کہ وہ طاعون سے محفوظ رہیں گے جو ﴿لَمْ يَلْبِسُوْآ اِيْمَانَهُمْ بِظُلْمٍ﴾ کے مصداق ہیں یعنی اپنے ایمان کے نور میں کسی قسم کی تاریکی شامل نہیں کرتے اور یہ مقام سوائے کاملین کے کسی کو حاصل نہیں ہو سکتا۔ چھ ہجری میں جب طاعون پڑا ہے تو کوئی مسلمان نہیں مرا"۔ آنحضرت ﷺ کے زمانہ میں چھ ہجری میں بھی طاعون پڑا تھا۔ "چھ ہجری میں جب طاعون پڑا ہے تو کوئی مسلمان نہیں مرا لیکن جب حضرت عمر کے عہد میں طاعون پڑا تو کئی صحابی بھی شہید ہوئے وجہ یہ کہ کامل مومن ہی ایسی باتوں سے محفوظ رہتے ہیں"۔

(بدر جلد ۶ نمبر ۱۷ مورخہ ۱۴/اپریل ۱۹۰۷ء صفحہ ۷)

پھر آیت ہے: ﴿ثُمَّ اَنْزَلَ عَلَيْكُمْ مِّنْ بَعْدِ الْغَمِّ اَمَنَةً نُّعَاسًا يَّغْشٰى طَآئِفَةً مِّنْكُمْ وَطَآئِفَةٌ قَدْ اَهَمَّتْهُمْ اَنْفُسُهُمْ يَظُنُّوْنَ بِاللّٰهِ غَيْرَ الْحَقِّ ظَنَّ الْجَاهِلِيَّةِ ۔ يَقُوْلُوْنَ هَلْ لَّنَا مِنَ الْاَمْرِ مِنْ شَيْءٍ ۔ قُلْ اِنَّ الْاَمْرَ كُلَّهٗ لِلّٰهِ ۔ يُخْفُوْنَ فِيْٓ اَنْفُسِهِمْ مَّا لَا يُبْدُوْنَ لَكَ ۔ يَقُوْلُوْنَ لَوْ كَانَ لَنَا مِنَ الْاَمْرِ شَيْءٌ مَّا قُتِلْنَا هٰهُنَا ۔ قُلْ لَّوْ كُنْتُمْ فِيْ بُيُوْتِكُمْ لَبَرَزَ الَّذِيْنَ كُتِبَ عَلَيْهِمُ الْقَتْلُ اِلٰى مَضَاجِعِهِمْ ۔ وَلِيَبْتَلِيَ اللّٰهُ مَا فِيْ صُدُوْرِكُمْ وَلِيُمَحِّصَ مَا فِيْ قُلُوْبِكُمْ ۔ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ﴾۔ (آل عمران: ۱۵۵)

پھر اُس نے تم پر غم کے بعد تسکین بخشنے کی خاطر اونگھ اتاری جو تم میں سے ایک گروہ کو ڈھانپ رہی تھی۔ جبکہ ایک وہ گروہ تھا کہ جنہیں ان کی جانوں نے فکر مند کر رکھا تھا وہ اللہ کے بارہ میں جاہلیت کے گمانوں کی طرح ناحق گمان کر رہے تھے۔ وہ کہہ رہے تھے کیا اہم فیصلوں میں ہمارا بھی کوئی عمل دخل ہے؟ تو کہہ دے کہ یقیناً فیصلے کا اختیار کلیتہً اللہ ہی کو ہے۔ وہ اپنے دلوں میں وہ باتیں چھپاتے ہیں جو تجھ پر ظاہر نہیں کرتے۔ وہ کہتے ہیں اگر ہمیں ذرا بھی فیصلے کا اختیار ہوتا تو ہم کبھی یہاں (اس طرح) قتل نہ کئے جاتے۔ کہہ دے اگر تم اپنے گھروں میں بھی ہوتے تو تم میں سے وہ جن کا قتل ہونا مقدر ہو چکا ہوتا، ضرور اپنے (پچھاڑ کھا کر) گرنے کی جگہوں کی طرف نکل کھڑے ہوتے۔ اور (یہ اس لئے ہے) تاکہ اللہ اسے کھنگالے جو تمہارے سینوں میں (پوشیدہ) ہے۔ اور تاکہ اسے خوب نتھار دے جو تمہارے دلوں میں ہے۔ اور اللہ سینوں کی باتوں کو خوب جانتا ہے۔

ترمذی کتاب التفسیر۔ حضرت ابو طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ اُحد کے دن مَیں نے اپنا سر اٹھایا تو کیا دیکھتا ہوں کہ اُن (یعنی مسلمانوں) میں سے ہر ایک اپنی ڈھال کے نیچے اونگھ کی وجہ سے گویا جھوم رہا تھا۔ اسی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے: ﴿ثُمَّ اَنْزَلَ عَلَيْكُمْ مِّنْ بَعْدِ الْغَمِّ اَمَنَةً نُّعَاسًا﴾۔ (ترمذی۔ کتاب تفسیر القرآن)

حضرت ابو طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ مَیں اُن لوگوں میں سے تھا جن پر اُحد کے دن اُونگھ چھا گئی تھی یہاں تک کہ میری تلوار بار بار میرے ہاتھ سے گر پڑتی تھی۔ وہ گر پڑتی تھی، مَیں اٹھالیتا تھا۔ وہ پھر گر پڑتی تھی، مَیں پھر اُٹھالیتا تھا۔ (بخاری۔ کتاب تفسیر القرآن)

مومن کا ایک معنی ہے وعدے پورے کرنے والا۔ عن عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ اِذَا قَفَلَ مِنْ غَزْوٍ اَوْ حَجٍّ اَوْ عُمْرَةٍ يُكَبِّرُ عَلٰى كُلِّ شَرَفٍ مِنَ الْاَرْضِ ثَلَاثَ تَكْبِيْرَاتٍ ثُمَّ يَقُوْلُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۔ اٰيِبُوْنَ تَائِبُوْنَ عَابِدُوْنَ سَاجِدُوْنَ لِرَبِّنَا حَامِدُوْنَ ۔ صَدَقَ اللّٰهُ وَعْدَهٗ وَنَصَرَ عَبْدَهٗ وَهَزَمَ الْاَحْزَابَ وَحْدَهٗ۔ (بخاری کتاب الحج)۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب کسی غزوہ یا حج یا عمرہ سے واپس تشریف لاتے تو ہر اونچی جگہ پر پہنچ کر تین بار اللہ اکبر کہتے ہوئے فرماتے اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں۔ وہ یکتا ہے اس کا کوئی شریک نہیں، بادشاہت اسی کے لئے ہے وہی سب تعریفوں کا مستحق ہے اور وہ ہر چاہی ہوئی چیز پر قادر ہے۔ ہم اپنے رب کی طرف لوٹنے والے، اس کے حضور توبہ کرنے والے، اس کی عبادت کرنے والے، اس کو سجدہ کرنے والے، اس کی حمد کرنے والے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے اپنا وعدہ پورا فرمایا اور اپنے بندے کی نصرت فرمائی، اسی نے اکیلے ہی سب گروہوں کو شکست دی۔

مسند احمد بن حنبل میں یہ حدیث ہے۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ بدر کے گڑھے کے کنارے کھڑے ہوئے (اس گڑھے کے اندر کفار مکہ کی لاشیں پڑی تھیں) اور (انہیں مخاطب کر کے) فرمایا: کیا تم نے وہ بات سچ پائی جس کا اللہ تعالیٰ نے تم سے وعدہ کیا تھا۔ پھر آپؐ نے فرمایا: یقیناً یہ میری اِس بات کو جو مَیں اِن سے کہہ رہا ہوں، سُن رہے ہیں۔

اس واقعہ کا ذکر جب حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے سامنے ہوا تو آپؓ نے فرمایا کہ ابن عمرؓ کو یقیناً سمجھنے میں غلطی لگی ہے۔ حضرت رسول اللہ ﷺ نے یہ فرمایا تھا: یقیناً اِن (مُردوں) کو اب معلوم ہو گیا ہے کہ مَیں جو اُن سے کہا کرتا تھا، وہی حق ہے۔

(مسند احمد بن حنبل ، باقی مسند المکثرین)

سنن النسائی میں یہ روایت ہے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص اللہ تعالیٰ کی راہ میں نکلے اور اُس کے نکلنے کا باعث صرف اُس کی راہ میں جہاد کرنا اور اللہ پر ایمان لانا اور اُس کے رسولوں کی تصدیق کرنا ہو تو اللہ تعالیٰ ایسے شخص کے لئے یہ ضمانت دیتا ہے کہ وہ اسے جنت میں داخل کرے گا۔ یا پھر اُسے ثواب اور غنیمت کے ساتھ اُسے اُس کے گھر واپس لوٹا دے گا جہاں سے وہ نکلا تھا۔ (سنن النسائی۔ کتاب الایمان)

حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:

"جنگوں میں بھی اور عام طور پر بھی دیکھا گیا ہے کہ بیٹھے بیٹھے دل کو غیر معلوم وجہ سے خوشی یا غم پہنچ جاتا ہے۔ اس کے بعد کسی دن یا تو خوشی کی خبر آتی ہے یا غم کی۔ جس سے معلوم ہوتا ہے کہ روح کو آئندہ واقعات سے ایک تعلق ہے۔ اسی قانون کے ماتحت فوجی آدمی کو نیند آجائے تو یہ اس بات کی فال سمجھی جاتی ہے کہ ضرور ہماری فتح ہو گی۔ گویا اس طرز پر رُوح کو اللہ تعالیٰ ایک باریک علم عطا کرتا ہے۔ اسی واقعہ کا ذکر کرتا ہے اِذْ يُغَشِّيْكُمُ النُّعَاسَ اَمَنَةً مِّنْهُ وَيُنَزِّلُ عَلَيْكُمْ مِّنَ السَّمَآءِ مَآءً پانی پر کفار کا تسلّط تھا۔ اس پانی کی تکلیف کے رفع کو بطور احسان فرمایا۔"

(ضمیمہ اخبار بدر قادیان۔ ۳۰/ستمبر ۱۹۰۹ء)

﴿ضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا قَرْيَةً كَانَتْ اٰمِنَةً مُّطْمَئِنَّةً يَّاْتِيْهَا رِزْقُهَا رَغَدًا مِّنْ كُلِّ مَكَانٍ فَكَفَرَتْ بِاَنْعُمِ اللّٰهِ فَاَذَاقَهَا اللّٰهُ لِبَاسَ الْجُوْعِ وَالْخَوْفِ بِمَا كَانُوْا يَصْنَعُوْنَ﴾ (النحل: ۱۱۳)

اور اللہ ایک ایسی بستی کی مثال بیان کرتا ہے جو بڑی پُرامن اور مطمئن تھی۔ اس کے پاس ہر طرف سے اس کا رزق بافراغت آتا تھا پھر اُس (کے مکینوں) نے اللہ کی نعمتوں کی ناشکری کی تو اللہ نے اُنہیں بھوک اور خوف کا لباس پہنا دیا ان کاموں کی وجہ سے جو وہ کیا کرتے تھے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں ﴿ضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا قَرْيَةً﴾ خود مکہ ہی سمجھ لو جس میں ہر طرح امن و اطمینان تھا۔ چنانچہ عورت جب اپنے خاوند سے کچھ پاتی تو کہتی "زَوْجِيْ كَلَيْلِ تِهَامَةَ لَا مَخَافَةَ وَلَا سَآمَةَ وَلَا حَرَّ وَلَا قَرَّ" یعنی میرا خاوند تہامہ کی رات کی طرح پُرسکون ہے۔ نہ خوف نہ تنگی۔ نہ گرمی کی شدت نہ سردی کی۔ "مِنْ كُلِّ مَكَانٍ ادھر شام ادھر افریقہ تک سے تجارت کرتے پھر بیچاری لوگ آتے تو وہ روپیہ لاتے، حکومت کا معاوضہ الگ ملتا۔ فَكَفَرَتْ ایک جگہ فرمایا ﴿بَدَّلُوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ كُفْرًا وَّاَحَلُّوْا قَوْمَهُمْ دَارَ الْبَوَارِ﴾ یہ آیت اس کی تفصیل فرماتی ہے۔ لِبَاسَ الْجُوْعِ وَالْخَوْفِ، مشرکین نے صحابہ رضی اللہ عنہم کو بھی وہ دکھ دئے تھے تو ایک توان کو بھوکا رکھا۔ چنانچہ وہ غلہ خرید لیتے قبل اس کے کہ پھر شعب بن ابی ہاشم تک پہنچے۔ اس کی سزا میں ایسا شدید قحط پڑا کہ ہڈیاں اور چمڑے تک کھانے پڑے۔ خوف مشرکین کی طرف سے یہاں تک پہنچایا

PRIME AUTO PARTS
HOUSE OF GENUINE SPARES
AMBASSADOR
&

MARUTI
P, 48 PRINCEP STREET
CALCUTTA- 700072 ☎2370509

گیا کہ رسول کریم ﷺ کو بھی وہ شہر چھوڑ کر جانا پڑا جس کی عقوبت میں ان پر جنگ کی سزا وارد ہوئی"۔

(حقائق الفرقان جلد ۲ صفحہ ۵۱۵،۵۱۴)

اب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بعض الہامات بیان کرتا ہوں۔

یہ ۱۸۸۳ء کا الہام ہے۔ سَلَامٌ عَلَيْكَ يَآ اِبْرَاهِيْمُ. اِنَّكَ الْيَوْمَ لَدَيْنَا مَكِيْنٌ اَمِيْنٌ. ذُوْ عَقْلٍ مَّتِيْنٍ. حِبُّ اللّٰهِ خَلِيْلُ اللّٰهِ اَسَدُاللّٰهِ وَ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ. مَا وَدَّعَكَ رَبُّكَ وَمَا قَلٰى. اَلَمْ نَشْرَحْ لَكَ صَدْرَكَ. اَلَمْ نَجْعَلْ لَكَ سُهُوْلَةً فِيْ كُلِّ اَمْرٍ. بَيْتُ الْفِكْرِ وَ بَيْتُ الذِّكْرِ. وَ مَنْ دَخَلَهٗ كَانَ اٰمِنًا۔

تیرے پر سلام ہے اے ابراہیم! تُو آج ہمارے نزدیک صاحبِ مرتبہ اور امانت دار اور قوی العقل ہے۔ اور دوست خدا ہے۔ خلیل اللہ ہے۔ اسد اللہ ہے اور محمد (ﷺ) پر درود بھیج۔ یعنی یہ اُسی نبی کریم کی متابعت کا نتیجہ ہے۔

اور بقیہ ترجمہ یہ ہے کہ خدا نے تجھ کو ترک نہیں کیا اور نہ وہ تجھ پر ناراض ہے۔ کیا ہم نے تیرا سینہ نہیں کھولا؟ کیا ہم نے ہر ایک بات میں تیرے لئے آسانی نہیں کی؟ کہ تجھ کو بیت الفکر اور بیت الذکر عطا کیا۔ اور جو شخص بیت الذکر میں باخلاص و قصد تعبّد و صحت نیت و حسن ایمان داخل ہو گا، وہ سوء خاتمہ سے امن میں آجائے گا۔ بیت الفکر سے مراد اس جگہ وہ چوبارہ ہے جس میں یہ عاجز کتاب کی تالیف کے لئے مشغول رہا ہے اور رہتا ہے اور بیت الذکر سے مراد وہ مسجد ہے کہ جو اُس چوبارہ کے پہلو میں بنائی گئی ہے۔ یعنی مسجد مبارک"۔

(براہین احمدیہ۔ حصہ چہارم۔ صفحہ ۵۵۷ تا ۵۵۹۔ حاشیہ در حاشیہ نمبر ۴)

منن الرحمٰن میں صفحہ ۲۰ پر یہ الہام درج ہے۔ "اُوْحِیَ اِلَیَّ اَنَّ الدِّیْنَ هُوَ الْاِسْلَامُ وَ اَنَّ الرَّسُوْلَ هُوَ الْمُصْطَفَى السَّيِّدُ الْاِمَامُ. رَسُوْلٌ اُمِّيٌّ اَمِيْنٌ. فَكَمَآ اَنَّ رَبَّنَآ اَحَدٌ يَّسْتَحِقُّ الْعِبَادَةَ وَحْدَهٗ فَكَذٰلِكَ رَسُوْلُنَا الْمُطَاعُ وَاحِدٌ لَا نَبِيَّ بَعْدَهٗ وَلَاشَرِيْكَ مَعَهٗ وَ اَنَّهٗ خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ.

(خدا تعالیٰ نے) مجھے الہام کیا کہ دین اللہ اسلام ہی ہے۔ اور سچا رسول مصطفیٰ ﷺ سردار امام ہے جو رسول اُمّی امین ہے۔ پس جیسا کہ عبادت صرف خدا کے لئے مسلّم ہے اور وہ واحد لاشریک ہے اسی طرح ہمارا رسول اس بات میں واحد ہے کہ اس کی پیروی کی جاوے اور اس بات میں واحد ہے کہ وہ خاتم الانبیاء ہے۔" (منن الرحمن۔ صفحہ ۲۰)

پھر ۱۹۰۰ء کا ایک الہام ہے: "فَادْخُلُوا الْجَنَّةَ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ اٰمِنِيْنَ. سَلَامٌ عَلَيْكُمْ طِبْتُمْ فَادْخُلُوْهَا اٰمِنِيْنَ. خدا تیرے سب کام درست کر دے گا اور تیری ساری مرادیں تجھے دے گا۔"

ترجمہ عربی: اور خدا کے فضل سے تُو بہشت میں داخل ہو گا۔ سلامتی کے ساتھ پاکیزگی کے ساتھ امن کے ساتھ بہشت میں داخل ہو گا۔ (تذکرہ صفحہ ۳۵۹ مطبوعہ ۱۹۶۹ء۔ ربوہ)

۱۹۰۲ء عیسوی کا الہام ہے: "ایک اردو الہام بھی تھا۔ مگر وہ بہت لمبا تھا، یاد نہیں رہا"۔ یہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تحریر ہے۔ "اس کا خلاصہ اور مغز یاد رہا ہے کہ ایمان کے ساتھ نجات ہے۔ (الحکم۔ جلد اوّل۔ نمبر ۱۔ بتاریخ ۳۱/ اکتوبر ۱۹۰۲ء۔ صفحہ ۱۰)

معاند احمدیت، شریر اور فتنہ پرور مفسد ملاؤں کو پیش نظر رکھتے ہوئے خصوصیت سے حسب ذیل دعا بکثرت پڑھیں

اَللّٰهُمَّ مَزِّقْهُمْ كُلَّ مُمَزَّقٍ وَ سَحِّقْهُمْ تَسْحِيْقًا

اے اللہ انہیں پارہ پارہ کر دے، انہیں پیس کر رکھ دے اور ان کی خاک اڑا دے۔

تبلیغ دیں و نشر ہدایت کے کام پر ...... مائل رہے تمہاری طبیعت خدا کرے

JANIC EXIMP

Manufacturers & Exporters of All kinds of Fashion Leather Products & General order Suppliers & Importers.

Off : 16D, Topsia 2nd Lane
Mullapara, Near Star Club
Calcutta - 700039

Ph. 3440150
Tle. Fax : 3440150
Pager No.: 9610 - 606266

بھارت کی مختلف جماعتوں میں

جلسہ ہائے یوم مصلح موعود رضی اللہ عنہ

شموگہ (کرناٹک) ...... مورخہ 20 فروری بروز بدھ مکرم شفیع الرحمٰن صاحب کی زیر صدارت جلسہ منعقد ہوا۔ اس جلسہ میں مکرم میر شفیع الرحمٰن صاحب، مکرم سید منان احمد صاحب قائد مجلس خدام الاحمدیہ شموگہ مکرم میر احتصام الحق صاحب، مکرم بشیر الدین محمود احمد صاحب اور خاکسار نے تقریر کی۔ دعا کے ساتھ جلسہ برخاست ہوا۔
(سید شکر اللہ مبلغ کرناٹک)

☆ ...... مورخہ 10 مارچ بروز اتوار خدام الاحمدیہ شموگہ کے زیر انتظام مکرم سید شکر اللہ صاحب مبلغ شموگہ کی صدارت میں جلسہ یوم مصلح موعودؓ منعقد ہوا۔ تلاوت اور نظم کے بعد مکرم افضل احمد صاحب سیکرٹری مال، مکرم واسع الرحمٰن صاحب، مکر سید مدثر احمد صاحب اور خاکسار کی تقاریر ہوئیں۔ آخر پر صدارتی خطاب اور دعا کے ساتھ جلسہ اختتام کو پہنچا۔ (سید منان احمد قائد مجلس خدام الاحمدیہ شموگہ)

ساگر (کرناٹک) ...... 20 فروری کو مکرم عبد الحمید شریف صاحب سیکرٹری امور عامہ جماعت احمدیہ ساگر کے گھر جلسہ ہوا۔ تقریر مکرم عبد الحمید شریف صاحب اور عزیز ندیم احمد شریف و عزیز محمود احمد ساگر کی ہوئی۔ خاکسار کی صدارتی تقریر اور دعا کے ساتھ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔ (حاجی جمال الدین صدر جماعت احمدیہ ساگر)

بھونیشور (اڑیسہ) ...... مکرم سید خالد احمد صاحب امیر جماعت بھونیشور کی زیر صدارت جلسہ ہوا۔ اس جلسہ میں مکرم سید وثیق الدین صاحب سیکرٹری مال، مکر عطاء اللہ نصرت صاحب انسپکٹر بیت المال آمد، خاکسار اور مکرم سید نیر احمد صاحب جنرل سیکرٹری نے مصلح موعودؓ کی سیرت کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالی۔ آخر پر صدارتی خطاب اور دعا کے ساتھ جلسہ ختم ہوا۔ (سید فضل باری مبلغ بھونیشور)

کلکتہ (مغربی بنگال) ...... 3 مارچ بروز اتوار بعد نماز مغرب و عشاء مکرم ماسٹر محمد مشرق علی صاحب امیر صوبائی بنگال و آسام کی زیر صدارت مسجد احمدیہ کلکتہ میں جلسہ منعقد ہوا۔ مکرم سید محمود احمد صاحب امیر جماعت کلکتہ اور مکرم عطاء اللہ نصرت صاحب انسپکٹر بیت المال آمد آپ کے ہمراہ رونق افروز تھے۔ تلاوت، نظم اور متن پیشگوئی مصلح موعودؓ سنانے کے بعد مکرم فیروز الدین انور صاحب اور خاکسار نے تقریر کی۔ صدارتی خطاب اور دعا کے ساتھ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔ (نسیم احمد طاہر مبلغ کلکتہ)

یاری پورہ (کشمیر) ...... مورخہ 20 فروری کو مسجد احمدیہ یاری پورہ میں مکرم میر عبد الرحمٰن صاحب قائم مقام امیر مقامی کی صدارت میں جلسہ ہوا۔ پہلی تقریر خاکسار نے حضرت مصلح موعودؓ کی بابرکت تحریکات پر کی۔ صدارتی خطاب میں مکرم صدر اجلاس نے خلافت سے وابستگی کی اہمیت اور افادیت پر زور دیتے ہوئے منکرین خلافت کے انجام کی طرف توجہ دلائی۔ (فاروق احمد مبلغ یاری پورہ)

کیرنگ (اڑیسہ) ...... ۲۱ فروری کو جامع مسجد احمدیہ کیرنگ میں مکرم جناب شیخ ابراہیم صاحب صدر جماعت احمدیہ کیرنگ کی زیر صدارت جلسہ ہوا۔ تلاوت و نظم کے بعد مکرم مولوی قمر الحق خان صاحب مبلغ سلسلہ، مکرم مولوی شمس الحق خان صاحب معلم وقف جدید، مکرم مولوی سید فضل نعیم صاحب معلم وقف جدید، عزیزم شیخ عاشق سلمہ اور خاکسار نے تقریر کی صدارتی خطاب اور دعا کیساتھ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔ (شیخ ہارون رشید مبلغ کیرنگ)

دہلی ...... مسجد احمدیہ دہلی میں منعقدہ اس جلسہ کی صدارت مکرم ارادت احمد صاحب صدر جماعت دہلی نے فرمائی اس جلسہ میں کل دو تقاریر ہوئیں۔ پہلی تقریر مکرم فضل احمد صاحب کی اور دوسری تقریر خاکسار نے کی۔ آخر پر صدارتی خطاب اور دعا کے بعد جلسہ برخاست ہوا۔ (سید کلیم الدین احمد مبلغ دہلی)

بھدرواہ (کشمیر) ...... ۲۰ فروری بروز بدھ مسجد احمدیہ بھدرواہ میں جلسہ مکر عبد الحفیظ صاحب منڈاشی کی زیر صدارت ہوا۔ تلاوت نظم اور پیشگوئی کا متن سنانے کے بعد تقریر عزیز گوہر حفیظ فانی اور مکرم عبد القیوم صاحب میر نے کی۔ صدارتی خطاب اور دعا کے ساتھ جلسہ اختتام پذیر ہوا (صدر جماعت احمدیہ بھدرواہ)

یادگیر (کرناٹک) ...... ۲۰ فروری بعد نماز مغرب و عشاء مسجد احمدیہ یادگیر میں مکرم عبد السلیم صاحب سگری امیر جماعت احمدیہ یادگیر کی زیر صدارت جلسہ ہوا۔ پہلی تقریر مکرم رحمت اللہ صاحب جینا کی ہوئی۔ دوسری تقریر مکرم محمد ابراہیم صاحب تیر گر کی ہوئی۔ تیسری اور آخری تقریر مکرم مولوی مصلح الدین سعدی صاحب مبلغ سلسلہ کی ہوئی صدارتی خطاب اور دعا کے بعد جلسہ اختتام پذیر ہوا۔ اس موقع پر اطفال الاحمدیہ کے ورزشی مقابلہ جات میں اول دوم اور سوم آنے والے اطفال میں انعامات تقسیم کئے گئے۔ جلسہ کے اختتام پر تمام حاضرین میں شیرینی تقسیم کی گئی۔
(محمود احمد گلبر گی خادم مسجد یادگیر)

درخواست دعا

مکرم طارق جاوید شیخ صاحب ہالینڈ کی والدہ صاحبہ بیمار ہیں ٹیسٹ وغیرہ ہوئے ہیں کامل و عاجل شفایابی اور اپنے خاندان کی دینی و دنیاوی ترقیات کے لئے خصوصی دعا کی درخواست کرتے ہیں۔ (مظفر احمد ظفر قادیان)

شاعر احمدیت حضرت محمد حسن رہتاسی رضی اللہ عنہ

مکرم مولانا دوست محمد صاحب شاہد مؤرخ احمدیت ربوہ

سلسلہ عالیہ احمدیہ کے شہرہ آفاق شاعر حضرت محمد حسن رہتاسی رحمتہ اللہ علیہ حضرت منشی گلاب خان صاحب رہتاسی کے فرزند تھے۔ جنہیں اپنے عالی قدر والد کی طرح صحابہ مسیح موعود علیہ السلام کے پاک اور مقدس گروہ میں شمولیت کا اعزاز و افتخار حاصل تھا۔ آپ 1895ء میں امام الزمان کی زیارت و بیعت سے مشرف ہوئے اور زندگی کی آخری سانس تک پہلے ہندوستان میں پھر ہجرت کے بعد پاکستان میں اپنے بے مثال فن شعر و سخن سے خدمت احمدیت میں سرگرم عمل رہے۔ بٹوارہ کے بعد پہلے جہلم میں مقیم ہوئے پھر فیصل آباد میں رہائش اختیار کرلی۔ اور احمدیہ "بیت الفضل"، میں ڈیرہ ڈال دیا۔ اسی دوران کسی شخص کے سوال کا فی البدیہہ جواب دیا:

نہ ابا کے نہ اماں کے نہ اپنے گھر میں رہتے ہیں
چھٹا ہے جب سے گھر اپنا خدا کے گھر میں رہتے ہیں

1951 یعنی نصف صدی قبل یہ سادگی کا پیکر، احمدیت کا فدائی و شیدائی ہمیشہ فقیرانہ شان کے ساتھ زندگی کا ایک ایک سانس گزارنے کے بعد قریباً ستر سال کی عمر میں خالق کائنات کے دربار حقیقی میں پہنچ گیا۔

حضرت رہتاسی آسمان احمدیت کے روشن ستارے تھے۔ جن کا سحر آفریں اور صداقت ریز شعری کلام اپنی دعوت الی اللہ کی نورانی شعاعوں سے ربع مسکون کو ہمیشہ بقعہ نور بناتا رہے گا۔ آپ سرور کائنات محبوب خدا حضرت محمد مصطفیٰ احمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور ہدیہ عقیدت پیش کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

مقام ارفع اعلیٰ پر اکثر انبیاء پہنچے
نہ پہنچا کوئی اس حد پر جہاں خیر الوریٰ پہنچے
سر سینا بصد مشکل پہنچ کر تھک گئے موسیٰ
سر عرش علا لیکن محمد مصطفیٰ پہنچے

کتاب اللہ کی عظمت و جلالت مرتبت پر آپ نے ایک نظم میں درج ذیل پر جذب و کشش انداز میں روشنی ڈالی ہے:

ہے فقط قران ہی دنیا میں کتاب زندگی
کھولتا ہے جس کا ایک ایک ورق باب زندگی
زندگی قرآن پر ہو موت بھی قرآن پر
مومنوں کا ہے یہی لب لباب زندگی
درس قرآن دے رہے تھے جب امیر المومنین
اور تھے خدام بھی کھولے نصاب زندگی
طبع رنگیں میں سرور آیا تو بول اٹھے حسن
چھیڑتے ہیں یوں خدا والے رباب زندگی

صحابہ رسول عربی صلی اللہ علیہ وسلم کے ارفع اور عدیم النظیر مقام اور انقلاب انگیز کارناموں کی عکاسی آپ کے اس اثر انگیز شعر سے خوب ہوتی ہے:

ہوئے سب قیصر و کسریٰ کے کرّ و فر برباد
یتیم مکہ کے جب بوریہ نشین ہو گئے

اس تاریخی حقیقت کو ایک دوسرے دلاویز اور حسین پیرایہ میں یوں بیان فرماتے ہیں:

وہ تاج قیصر و کسریٰ وہ کرّ و فر شاہانہ
ہوئے سب کچھ فنا جونہی محمد کے گدا پہنچے

اس سلسلہ میں آپ کا یہ پر معارف اور تاریخی کلام شاہکار کی حیثیت رکھتا ہے:

اہل تثلیث جو تھے جھوٹی اداؤں والے
شرک و بدعت کی گھٹا ٹوپ گھٹاؤں والے
وقت جب آیا تو پھر ایک خدا والے نے
کیسے مغلوب کئے تین خداؤں والے

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے احقر الغلمان اور عاشق صادق، بانی سلسلہ احمدیہ کا تذکرہ دیکھئے کس وجد آفریں اور پر کیف انداز میں فرماتے ہیں:

جس کو ڈھونڈا مکتبوں شالاؤں میں
خانقاہوں، مندروں گرجاؤں میں
قافیہ سے کہہ رہی تھی یہ ردیف
راہوں میں، جگراؤں میں، گڑگاؤں میں
چھان مارا اک جہاں جس کیلئے
تھا گمنام سے اک گاؤں میں
قادیان دار الاماں اس کا مقام
آچکا انشاؤں میں املاؤں میں
قادیاں ہم عمر قیدی ہیں ترے
دھوپ میں اپنی کٹی یا چھاؤں میں
ہتکڑی تیری کشش کی ہاتھ میں
اور زنجیر محبت پاؤں میں

1891ء میں حضرت اقدس کو اللہ جل شانہ کی جناب سے الہام ہوا کہ:

"میں تجھے زمین کے کناروں تک عزّت کے ساتھ شہرت دوں گا اور تیرا ذکر بلند کروں گا اور تیری محبت دلوں میں ڈال دوں گا"

(ازالہ اوہام صفحہ 634)

پھر 1898ء میں آسمانی بشارت عطا ہوئی:

"میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا" (الحکم 27 اگست 1898ء صفحہ 14)

حضور نے اپنی کتاب "لجۃ نور" صفحہ 67 پر اس ربانی وعدہ کو عربی زبان میں بھی سپرد قلم فرمایا جس کا ترجمہ یہ ہے کہ "میرے رب نے میری طرف وحی بھیجی اور وعدہ فرمایا کہ وہ مجھے مدد دے گا یہاں تک کہ میرا کلام مشرق و مغرب میں پہنچ جائے گا اور راستی کے دریا موج میں آئیں گے۔ یہاں تک کہ اس کی موجوں کے حباب لوگوں کو تعجب میں ڈالیں گے"

شاعر احمدیت حضرت رہتاسی نے خدائے ذو العرش کے اس ربانی وعدہ کو نہایت ولولہ انگیز الفاظ میں نظم کیا ہے۔ ارشاد فرماتے ہیں:

حصاروں، ریگ زاروں کوہساروں آبشاروں تک
پیاروں، جاں نثاروں، تاجداروں، خاکساروں تک
غرض پورب سے پچھم تک ادھر اتر سے تا دکھن
تیری تبلیغ پہنچاؤں گا دنیا کے کناروں تک

خدا تعالیٰ غریق رحمت فرمائے ڈاکٹر محمد نذیر صاحب ریاض واقف زندگی مرحوم کو جنہوں نے شب و روز کی انتھک جدو جہد اور سالہا سال کی محنت و کاوش سے "کلام حسن" شائع کر کے اس شعری خزانہ کو آئندہ نسلوں کیلئے محفوظ فرما دیا۔ الھم اغفرلہ وادخلہ فی جنتک النعیم۔

❁ حضرت حسن کی ایک نایاب نظم:

اس مختصر مضمون کے آخر میں یہ عاجز حضرت حسن رہتاسی رحمتہ اللہ علیہ کی ایک نایاب نظم ہدیہ قارئین کرنے کی سعادت حاصل کرنا چاہتا ہے۔ یہ نظم جماعت احمدیہ کراچی کے ایک مخلص احمدی بزرگ جناب طاہر احمد صاحب ہاشمی النور سوسائٹی کو اپنے دادا صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام حضرت حاجی الحرمین السید پیر غلام غوث ہاشمی گولیکی (ضلع گجرات پاکستان) کے قدیم ریکارڈ سے دستیاب ہوئی ہے۔ حضرت پیر غلام غوث کا ذکر الحکم 7 جون 1935ء اور بشارت رحمانیہ طبع دوم صفحہ 514 تا 519 (مرتبہ مولانا عبد الرحمان صاحب مبشر مولوی فاضل مطبوعہ 6 ستمبر 1970ء میں الفضل سے درج ہے۔ اس تبلیغی نظم کا زمانہ بعض تخمینوں کے زاویہ نگاہ سے 1920ء کے قریب ہے اور سیالکوٹ میں لکھی گئی یا سنائی گئی تھی۔ "کلام حسن" میں حضرت حسن کی یہ نایاب نظم ریکارڈ نہیں ہو سکی۔ فرماتے ہیں:

فضل مولا سے مسلما نو مسلمان ہیں ہم
اس کے محبوب کے بھی تابع فرمان ہیں ہم
یہ بھی معلوم رہے صاحب قران ہیں ہم
آل احمد یہ دل و جان سے قربان ہیں ہم
شرک و بدعت سے ہیں بیزار فدائے توحید
حامیٔ دینِ متین ماحیٔ بطلان ہیں ہم
ہم کو آتا ہی نہیں غیر کا کلمہ پڑھنا
ہے تمیز اتنی ہمیں۔ حامل فرقان ہیں ہم
رب ہمارا بھی وہی ہے جو ہے رب عالم
دل کے کانوں سے سنو۔ آیت رحمان ہیں ہم
ہم ملائک کے بھی قائل ہیں قیامت کے مقر
کیوں نہ مانیں۔ کوئی مجنون ہیں نادان ہیں ہم؟
ہم کو محبوب ہے صلوٰۃ زکوٰۃ و حج بھی
آپ لوگوں کی طرح حامیٔ رمضان ہیں ہم
خرق عادت ہو کہ اعجاز برنگ قرآن
ہمکو انکار نہیں طالب ایمان ہیں ہم
ہم سے پوشیدہ نہیں مردوں کا زندہ ہونا
زندہ ہیں۔ مردہ نہیں۔ صاحب عرفان ہیں ہم
شائق علم و ہنر طالب دین متین
عدل کی کان ہیں۔ انصاف کی دکان ہیں ہم
دل کے آئینہ پہ ہے زنگ غبار غفلت
رنگ اُڑ جائے تو پھر مرآۃ رحمان ہیں ہم
کر دیا دین کو کامل دئے انعام تمام
اس خداوند کے گرویدہ احسان ہیں ہم
معنی ختم نبوت کو نبیؐ سے بڑھ کر
کوئی کیا سمجھے گا اس بات میں حیران ہیں ہم
مسند حضرت احمد پہ مسیحا کا نزول؟
ایسے انکار پہ تقلید کے قربان ہیں ہم
وہ نہیں قتل ہوا اور نہ مصلوب ہوا
نہ یہودی ہیں۔ نہ عیسائی۔ مسلمان ہیں ہم
قبر سے چرخ پہ اور چرخ سے پھر سوئے زمیں
اس مساحت پہ مسیحا کے بھی حیران ہیں ہم
جنکا پہلے ہی ہوا رفع الی اللہ مر کر
آسماں سے انہیں بلوا کے پشیمان ہیں ہم
سخت افسوس ہے خود دیں کے دشمن بن کر
حضرت شیخ یہ کہتے ہیں نگہبان ہیں ہم
دیں میں کر کے خیانت وہ دئے جاتے ہیں
الٹا الزام ہمیں۔ باعث نقصان ہیں ہم
کر کے مامور کی تکفیر خدا کے بندے
گھر میں اللہ کے کہتے ہیں مسلمان ہیں ہم
ہے قصور اپنا ہی اندھوں کا وگرنہ۔ یہ نور
ایسا چمکا ہے کہ صد دیدۂ حیران ہیں ہم
اے خدا پھونک دے تعلیم کی روح مردوں میں
ورنہ انسان نہیں قالب بیجان ہیں ہم

❁ ❁ ❁

اسیران راہ مولیٰ کے لئے درخواست دعا

احباب جماعت سے جملہ اسیران راہ مولیٰ کے لئے جو پاکستان کے مختلف جیلوں میں اللہ اور اس کے رسول کے نام کی خاطر قید و بند کی صعوبتیں برداشت کر رہے ہیں جلد رہائی کے لئے درخواست دعا ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے ان بھائیوں کو اپنے حفظ و امان میں رکھے اور ہر شر سے بچائے۔

شریف جیولرز
روایتی زیورات جدید فیشن کے ساتھ
پروپرائیٹر حنیف احمد کامران۔ حاجی شریف احمد
اقصیٰ روڈ۔ ربوہ۔ پاکستان۔
فون دوکان 0092-4524-212515
رہائش 0092-4524-212300

گوتم بدھ کو حاصل ہونے والا گیان......

مکرم مسعود احمد خان صاحب دہلوی

قسط اول

گوتم بدھ کا ذاتی نام جو پیدائش کے وقت رکھا گیا سدھارتھا (Siddharatha) تھا۔ گوت تھی ان کی گوتم (Gotama) جو خاندانی نام کے طور پر استعمال ہوتی تھی۔ اس لحاظ سے پورا نام سدھارتھا گوتم تھا۔ لیکن بعد میں وہ ایک بہت مخصوص و معروف مذہبی تحریک کے بانی کی حیثیت سے گوتم بدھ (Gotama The Buddha) کے نام سے مشہور ہو گئے۔ بدھ کے معنی ہیں عقلمند اور دانا و بینا انسان

گوتم بدھ کے مختصر حالات زندگی

وہ چھٹی صدی قبل مسیح کے زمانہ میں شمالی ہندوستان میں پیدا ہوئے۔ اور حسب روایات قدیم پیدا بھی ہوئے شدودھن (Suddhodan) نامی مہاراجا کے ہاں۔ کہا جاتا ہے کہ اس مہاراجا کی مملکت موجودہ نیپال اور اس کے قرب وجوار کے علاقہ پر مشتمل تھی۔ اور راجپوتوں کے ساکیہ نامی قبائل کی مملکت کے نام سے موسوم تھی ان کی والدہ کا نام تھا ملکہ مایا (Maya) گوتم بدھ کے زمانہ میں بولی جانے والی زبان پالی اور بھارت ورش کی قدیم زبان سنسکرت ہر دو زبانوں کے نامور ماہر اور محقق دھرمانند کوسمبی نے اپنی گجراتی زبان میں تصنیف کردہ بھگوان بدھ نامی کتاب میں اس امر پر اتفاق نہیں کیا ہے کہ گوتم بدھ کسی بڑی مملکت کے حکمراں کے ہاں پیدا ہوئے اور یہ کہ ان کی ابتدائی زندگی پر تعیش محلات میں گزری تھی انہوں نے اپنی اس کتاب میں (جس کا اردو ترجمہ ساہتیہ اکیڈمی دہلی نے شائع کیا) تاریخی شواہد کی روح سے ثابت کیا ہے کہ شمالی ہندوستان کے تاریخی تذکروں میں کسی ایسی مملکت کا سرے سے کوئی ذکر نہیں ملتا جس پر راجپوتوں کے ساکیہ قبائل کبھی حکمراں رہے ہوں۔ ان کا کہنا ہے کہ شمالی ہندوستان میں ازمنہ قدیم سے یہ روایت چلی آ رہی ہے کہ بڑے اور صاحب اقتدار زمیندار بھی راجا کہلاتے تھے۔ انہیں ان کی وسیع جاگیر کا راجہ کہا جاتا تھا۔ اس لحاظ سے جناب دھرمانند کوسمبی کے نزدیک گوتم بدھ ایک باعزت اور متمول جاگیر دار گھرانے میں پیدا ہوئے تھے۔ اور آغاز جوانی میں وہ اپنے کھیتوں میں خود بھی ہل چلایا کرتے تھے۔ اور اپنی زمینوں پر زراعت کی خود نگرانی کیا کرتے تھے۔ دھرمانند کوسمبی 1876ء میں گووا کے ایک گاؤں میں پیدا ہوئے تھے انہوں نے بڑے ہو کر مہاراشٹر اور گجرات کے مختلف شہروں میں رہ کر پالی اور سنسکرت میں مہارت حاصل کی اور بدھوں کی شریعت ''تری پٹک'' کے بارہ میں تحقیق کر کے گوتم بدھ اور بدھ مت پر کتب تصنیف کرنے میں بہت نام پیدا کیا۔ دو مرتبہ انہیں ہارورڈ یونیورسٹی امریکہ میں مدعو کیا گیا 1929ء میں پالی زبان کے ایک روسی عالم شیر بیٹسکی کی دعوت پر روس بھی گئے۔ اس طرح انکی جدید ریسرچ سے امریکہ اور روس کی یونیورسٹیوں میں استفادہ کیا گیا۔ وہ گوتم بدھ کے دل سے معتقد اور مداح تھے۔ ان کی گراں قدر تحقیق کا ایک زمانہ معترف تھا۔ عین ممکن ہے کہ ان کی یہ بات بالکل درست ہو کہ گوتم بدھ کسی مہاراجا کے بیٹے نہیں بلکہ صرف ایک بڑے متمول زمیندار کے فرزند تھے۔ اور وہ اپنی زمینوں پر خود ہل چلایا کرتے تھے۔ پر تعیش محلات میں زندگی گزارنے کے واقعات ایک دلچسپ فسانہ کی کڑیاں ہیں اور یہ کہ زیب داستاں سے زیادہ اس کی کوئی حیثیت نہیں ہے۔ لیکن سر دست ہم کسی بحث میں پڑے بغیر روایتی کہانی کے اس حصے کو درست تصور کر لیتے ہیں کہ گوتم بدھ ایک بڑی مملکت کے حکمران مہاراجہ کے فرزند تھے کیونکہ ہمیں غرض ان کے مذہبی مصلح ہونے کی حیثیت اور ان کے پیدا کردہ انقلاب سے ہے نہ کہ انکی دنیوی وجاہت اور شان و شوکت سے۔

گوتم بدھ کے حالات زندگی پر اس کہانی کی رو سے جسے ہم نے بات آگے بڑھانے کیلئے درست تصور کیا ہے جو بدھ مت والوں کے نزدیک مسلمہ حقیقت کا درجہ رکھتی ہے۔ ان کی شادی جب ابھی انکی عمر صرف سولہ سال کی تھی یشودھرا نامی ایک بہت ہی حسین جمیل شہزادی سے ہوئی۔ شادی کے بارہ سال کے بعد جب انکی عمر 29 سال کی تھی ان کے ہاں ایک بیٹا پیدا ہوا جس کا نام راحول (Rahula) رکھا گیا۔ حسب روایت یہ بارہ سال انہوں نے غایت درجہ آراستہ و پیراستہ نہایت پر شکوہ محلات کے انتہائی پر تعیش ماحول میں گزارے۔ گرمی، برسات اور جاڑے کے موسمی حالات کے مطابق تین نہایت عالیشان محلات تھے جو اس شاہی جوڑے کے شاہانہ و مسرفانہ زندگی کیلئے مخصوص کئے گئے تھے۔ لیکن عیش و عشرت کی اس بے مقصد زندگی سے انکا دل بہت جلد بھر گیا۔ اور طبیعت میں رغبت کی بجائے اکتاہٹ غالب آتی چلی گئی حتی کہ وہ ہر چہار طرف جنگل کی آگ کی طرح پھیلنے اور بڑھنے والے پاپ اور اس کے نتیجہ میں انسانی زندگی کو لاحق ہونے والی گوناگوں روحانی امراض پر سخت پریشان رہنے لگے۔ ان کا دل روز بروز عیش و آرام اور گرد و پر تعیش سامانوں کے اہتمام و انصرام سے اچاٹ ہوتا چلا گیا، اور یہ فکر انہیں اندر ہی اندر گھلانے لگی کہ دنیا میں پھیلے ہوئے پاپ اور دکھ بھرے روحانی امراض سے لوگوں کو کیسے نجات دلائی جائے۔ اکتاہٹ اور گہرے فکر و تردد کے اس عالم میں بیٹے کی پیدائش نے انہیں ہلا کر رکھ دیا۔ انہیں یوں محسوس ہوا کہ بیوی کے علاوہ ان کے پاؤں میں ایک اور بیڑی پڑ گئی ہے۔ فکر انہیں یہ لاحق ہوئی کہ کہیں بیٹے کی محبت میں محو ہونے سے دنیا سے پاپ اور دکھ دور کرنے کا عزم و ارادہ کمزور نہ پڑ جائے اور پھر عیش و آرام کی زندگی میں مگن رہ کر دنیا کے دکھوں کا کوئی مداوا تلاش نہ کر سکیں۔ بیٹے کی پیدائش ایک ایسا موڑ ثابت ہوئی جس نے ان کی زندگی کے دھارے کو یکسر بدل کر رکھ دیا۔ انہوں نے بڑے سوچ بچار اور عزم و ہمت سے کام لے کر اور عیش و عشرت کی زندگی سے منہ موڑ کر اور سنیاس لے کر ان لوگوں کے دکھوں کے مداوا کی کوئی راہ تلاش کرنے کا مصمم ارادہ کر لیا۔ چھ سال کی انتہائی پر مشقت اور جانگسل ریاضت کے بعد انہیں ایک گیان حاصل ہوا۔ ان کے دل میں آیا کہ یہ گیان ایک ایسی روشنی ہے جس سے چاروں طرف پھیلی ہوئی ظلمت دور ہو سکتی ہے۔ چنانچہ انہوں نے شمالی ہندوستان میں گھوم پھر کر وعظ و نصیحت کا سلسلہ شروع کیا۔ برہمنوں کی طرف سے شدید مخالفتوں کے باوجود انہوں نے ہمت نہ ہاری۔ رفتہ رفتہ پہلے ایک ایک، دو دو پھر جوق در جوق لوگ ان کے گرد جمع ہونے لگے۔ اس طرح وہ بھکشوؤں اور گرہستی والوں کی علیحدہ علیحدہ جماعتیں بنانے میں کامیاب ہو گئے اور یہ جماعتیں ان کی زیر نگرانی و زیر ہدایت یکسر ایک نئے مسلک کا پرچار کرنے لگیں۔ اس کے نتیجہ میں انکی تعلیم نہ صرف شمالی ہندوستان میں بلکہ سری لنکا، برما، تھائی لینڈ، کمبوڈیا، ویتنام، کوریا، چین، تائیوان اور جاپان میں پھیلتی چلی گئی۔

یہ ہے مختصر کہانی گوتم بدھ اور ان کے لائے ہوئے مذہبی انقلاب کی۔ لیکن ہمیں ایک یکسر مختلف کہانی بدھ مت کے بنیادی مذہبی لٹریچر ''تری پٹک'' میں ملتی ہے۔ تاہم ہمیں زیادہ غرض اس کہانی سے نہیں بلکہ ہمیں زیادہ دلچسپی ہے اس گیان سے جو انہیں حاصل ہوا اور جس کا انہوں نے اسی سال کی عمر تک تا دم آخر پرچار کیا۔ لیکن انہیں حاصل ہونے والے اصل گیان تک پہنچنے کیلئے ہمیں تری پٹک میں مذکور دیومالائی قسم کی ان کی من گھڑت اور فرضی زندگی کی طرف بار بار متوجہ ہونا پڑے گا تا کہ ان کی زندگی کے جن پہلوؤں کو دیومالائی شکل دی گئی ہے انہیں تنقید کی کسوٹی پر پرکھ کر اصل حقائق تک رسائی حاصل کی جا سکے۔ اس کے بغیر گوتم بدھ کے مجاہدے اور انجام کار ان کے اصلاحی کارناموں کی اہمیت کا اندازہ لگانا ممکن ہی نہیں ہے۔

گوتم بدھ کی زندگی کا رخ موڑنے والے بعض دیگر واقعات:

''تری پٹک'' کی رو سے گوتم بدھ کی زندگی میں اس واقعہ کو بہت اہمیت حاصل ہے کہ عیش و عشرت میں زندگی بسر کرنے والے شاہزادہ سدارتھ یعنی خود گوتم بدھ نے ایک روز اپنے شاہی رتھ بان سے کہا کہ وہ اسے رتھ میں سوار کر کے محل سے باہر کی دنیا میں لے جائے تا کہ وہ یہ جان سکے کہ اس کی مملکت کے عام شہری کس حال میں زندگی بسر کر رہے ہیں۔ اس سیر کے دوران سدارتھ کی نظر ایک خمیدہ کمر بوڑھے پر پڑی جو لاٹھی کے سہارے قدم اٹھا اٹھا کر مشکل سے چل رہا تھا۔ شہزادہ نے رتھ بان سے پوچھا کہ یہ کون ہے اور اس حال میں کیوں اور کس طرح پہنچا ہے۔ رتھ بان نے جواب دیا یہ ایک بوڑھا شخص ہے پہلے یہ بھی آپ کی طرح نوجوان تھا۔ بڑی عمر نے اسے بوڑھا اور مضمحل کر دیا ہے۔ شہزادہ نے بڑے متفکرانہ انداز میں پوچھا کہ کیا میں بھی آگے چل کر بوڑھا اور لاغر ہو جاؤں گا۔ یہ سن کر شہزادہ اداس ہو گیا اور اس نے گھبرا کر کہا مجھے واپس محل میں لے چلو۔ وہ بہت دلبرداشتہ ہو کر انتہائی فکرمندی اور پریشانی کے عالم میں محل میں واپس لوٹا اور کھویا کھویا سا رہنے لگا گویا کہ وہ بہت گہری سوچ میں ڈوبا ہوا ہو۔ کچھ دنوں کے بعد وہ پھر رتھ میں باہر نکلا اس دفعہ اسے ایک بیمار اور نحیف شخص نظر آیا اور رتھ بان سے یہ معلوم کر کے کہ شدید بیماری نے اسے اس حال میں پہنچایا ہے وہ اس سوچ میں پڑ گیا کہ ایک دن وہ بھی بیمار ہو کر اسی طرح لاغر و کمزور و ناکارہ و بے مصرف ہو جائے گا۔ کچھ دنوں کے وقفہ کے بعد وہ پھر تیسری مرتبہ باہر نکلتا ہے۔ اس دفعہ سیر کے دوران ایک ارتھی نظر آتی ہے۔ اس کے دریافت کرنے پر رتھ بان اسے بتاتا ہے کہ یہ ایک فوت شدہ انسان کی ارتھی ہے۔ لوگ اسکے مردہ جسم کو جلا کر بھسم کر دینے کیلئے لے جا رہے ہیں۔ یہ منظر اس کیلئے اور بھی زیادہ غم واندوہ کا موجب ہوا۔ دنیا کی بے ثباتی اور انسانی زندگی کی ناپائیداری کا اسے شدید احساس ہوا وہ سوچنے لگا کہ بڑھاپے، دکھ اور بیماری اور موت سے کس طرح نجات حاصل کی جائے۔ کہانی یہاں ختم نہیں ہوتی بلکہ آگے چلتی ہے۔ شہزادہ سدارتھ ایک دفعہ پھر رتھ میں بیٹھ کر محل سے نکلتا ہے اور رتھ بان سے ایک اور سمت میں چلنے کو کہتا ہے۔ اس دفعہ اسے ایک تارک الدنیا شخص نظر آتا ہے اس تارک الدنیا شخص نے مختصر سے گیروے کپڑے پہنے ہوئے ہیں اور وہ دنیا و مافیہا سے بے نیاز اپنے من کی دنیا میں مگن جنگل کی سمت میں چلا جا رہا تھا شہزادہ کے دریافت کرنے پر اسے بتایا گیا کہ یہ ایک ایسا شخص ہے جس نے زندگی کے تمام علائق سے منہ موڑ کر سنیاس اختیار کر لیا ہے اس نے حوائج و ضروریات کو کم سے کم کر کے اپنے آپ کو عام انسانوں سے یکسر مختلف بنا لیا ہے اور یہ جنگل کے پرسکون ماحول میں گیان دھیان میں مصروف رہتا ہے۔ شہزادہ اس تارک الدنیا کی حالت سے بہت متاثر ہوا۔ خواہشات سے مبرا زندگی کا یہ انداز اسے پسند آیا اور گہری سوچ میں غرق جلد ہی محل واپس لوٹ آیا وہ عیش و عشرت سے منہ موڑ کر تنہائی میں اپنے رات دن بسر کرنے لگا اس طرح زندگی کی حقیقتوں کے بارہ میں سوچنا اس کا معمول بن گیا یہ ساری کہانی تری پٹک کے 'دیگھ

نکائے' چودھویں سُتا میں بڑی تفصیل سے درج ہے۔ داستان سرائی کے لحاظ سے اسے ایک دردانگیز اور باایں ہمہ دلچسپ کہانی ضرور قرار دیا جا سکتا ہے لیکن ہر صاحب فہم شخص جان سکتا ہے کہ ان باتوں کا بھلا حقیقت سے کیا تعلق ہوسکتا ہے کس قدر بعید از قیاس ہے یہ بات کہ گوتم بدھ بچہ سے بڑا ہو کر جوان ہوئے شادی ہونے کے بعد ایک بچے کے باپ بنے اتنی عمر گزارنے کے باوجود انہیں یہ بھی پتہ نہ تھا کہ انسان، بوڑھا اور بیمار ہو کر مر جاتا ہے۔ اور ان لوگوں کے سوا جو بچپن یا جوانی میں ہی فوت ہو جائیں ہر انسان بیمار ہوتا ہے نیز بوڑھا ہو کر ضعیفی کے دور میں سے گزرتا ہے اور خواہ کتنی ہی طویل عمر کیوں نہ پائے اسے بہر حال مرنا بھی ہوتا ہے۔ یہ روز مرہ مشاہدہ میں آنے والی دو باتیں ہیں جنہیں شعور کی عمر کو پہنچنے والا ایک بچہ بھی جانتا ہے کجا یہ کہ گوتم بدھ کے بارہ میں یہ باور کیا جائے کہ وہ جوان اور شادی شدہ ہونے کے باوجود ان حقیقتوں سے یکسر ناواقف و نابلد تھے۔ یہاں یہ باتیں ایک سچا خواب یا کشف تو ہوسکتی ہیں اور اس خواب یا کشف کے ذریعہ گوتم بدھ کو یہ باور کرایا گیا ہو کہ گناہوں کی کثرت کی وجہ سے لوگ روحانی امراض اور روحانی ضعیفی کا شکار ہو کر روحانی موت سے ہم آغوش ہو چکے ہیں اور یہ کہ انہیں روحانی موت کے منہ میں جانے سے بچانا ازبس ضروری ہے۔

❁گوتم بدھ کو سنیاس اختیار کرنے پر مجبور کرنے والا ایک اور امر:

دیگھ نکائے کے چودھویں ستا سے (جس میں متذکرہ بالا واقعات بیان ہوئے ہیں) پتہ چلتا ہے کہ بھارت ورش میں پائے جانے والے اخلاقی و روحانی انحطاط و فساد و بگاڑ اور روحانی موت کی گرم بازاری و عام فراوانی کے علاوہ ایک اور امر بھی گوتم بدھ کیلئے سخت تشویش کا موجب بنا ہوا تھا اور وہ تھا ہندوؤں میں عام مروج آواگون یا تناسخ کا عقیدہ۔ یہ بات انکے نزدیک یکسر ناقابل قبول تھی کہ انسان اپنی بداعمالیوں کی وجہ سے مرنے اور موت واقع ہو جانے کے بعد کسی ارذل مخلوق کی شکل میں کسی اور رحم مادر سے دوبارہ جنم لے کر اس دنیا میں واپس آئے اور پھر ارذل سے ارذل مخلوق کی شکل میں کسی اور رحم مادر سے دوبارہ جنم لے کر اس دنیا میں واپس آئے اور پھر ارذل سے ارذل حالتوں میں بار بار جنم کے ذریعہ مسلسل گرتا ہی چلا جائے اور اس بار بار جنم یا پیدائش کے چکر سے آزاد ہونے کی کوئی راہ نہ نکلے بار بار جنم لینے کے اس لامتناہی چکر سے وہ کس قدر متنفر اور پریشان تھے اس کا اندازہ ان کے ابتدائی دور کے بے ساختہ اظہار پر مشتمل ایک ارشاد سے ہوتا ہے۔ قبل اس کے کہ ہم اس ارشاد کا اردو ترجمہ یہاں نقل کریں یہ بتانا ضروری ہے کہ ان کا یہ ارشاد ای۔ایچ بریوسٹر (E. H Brewster) کی مرتب کردہ انگریزی کتاب ''دی لائف آف گوتم دی بدھا'' (The Life Of Gotma The Buddha) سے ماخوذ ہے۔ اس کتاب کو انگلستان کے پبلشنگ ادارے راوٹ لیج اینڈ کیگن پال لمیٹڈ (Routledge & Kegan Paul Ltd. London E.C 4) نے پہلی بار 1926ء میں شائع کیا تھا۔ پھر 1956ء میں یہ دوبارہ چھپی۔ یہ کتاب تمام تر 'تری پٹک' کے بعض حصوں کے انگریزی تراجم پر مشتمل ہے۔ مرتب نے اس میں اپنی طرف سے کوئی اضافہ نہیں کیا ہے اور اپنی کاوش کو گوتم بدھ کے ارشادات کو ایک خاص ترتیب کے ساتھ پیش کرنے تک محدود رکھا ہے۔ ''دیگھ نکائے'' کے چودھویں ستا میں ہی مذکور ہے۔ گوتم بدھ نے آواگون کے عقیدہ سے اپنی بیزاری کا اظہار کرتے ہوئے فرمایا:-

".......Verily this world has fallen upon trouble ; one is born,and grows old, and dies and falls from one state, and springs, up in another . and from this suffering , moreover, no one knows of any way of escape, even from decay and decay and death.O,when shall a way of escape from this suffering be made known, from decay and from death? " (P 19)

''بلاشبہ یہ دنیا مصیبت میں مبتلا ہو چکی ہے۔ ایک شخص پیدا ہوتا ہے، وہ بوڑھا ہو جاتا ہے اور پھر مر جاتا ہے۔ وہ ایک حالت سے گزرتا ہے اور دوسری (یعنی مزید گری ہوئی۔ناقل) حالت میں پھر ابھر آتا ہے۔ اور اس سے بھی بڑھ کر یہ کہ اس دکھ اور مصیبت سے بچ نکلنے کا کسی کو کوئی راستہ نظر نہیں آرہا۔ گراوٹ اور انحطاط اور موت سے نجات کی کسی کو کوئی سبیل نہیں سوجھ رہی۔ ارذل حالتوں میں گرنے اور بار بار موت سے دوچار ہونے کے دکھ درد سے نجات کے راستہ سے لوگوں کو کب آگاہی ہوگی؟'' (کتاب مذکور کا صفحہ 19)

بدھ مت کی روایات کی رو سے لوگوں کی عام اخلاقی اور روحانی گراوٹ نیز مرنے کے بعد ارذل سے ارذل تر حالتوں میں بار بار جنم لینے کے چکر سے نجات کا راستہ تلاش کرنے کی شدید تڑپ نے گوتم بدھ کو عیش و عشرت کی زندگی سے یکسر متنفر کر دیا اور وہ ہمہ وقت اسی ادھیڑبن میں رہنے لگے کہ لوگوں کو وسیع پیمانہ پر پھیلے ہوئے پاپ کے تباہ کن اثرات اور ارذل سے ارذل تر حالت میں بار بار جنم کے لامتناہی چکر سے کیونکر نجات دلائی جائے۔ اس کی خاطر انہوں نے درویشانہ زندگی اختیار کرنے اور خدا سے لو لگانے دھیان گیان میں وقت گزارنے کا فیصلہ کیا۔ انہیں خیال آیا کہ شاید اس راہ میں عائلی زندگی نیز زرعی جاگیر اور جائداد کی نگہداشت کی عظیم ذمہ داریاں سد راہ تھیں۔ درویشی اختیار کرنے اور مجاہدات کی صعوبتیں برداشت کرنے سے پہلے والد اور بیوی کی رضامندی حاصل کرنا ضروری تھا۔ اور یہ کوئی آسان کام نہ تھا۔

❁سنیاس اختیار کرنے کے لئے اجازت طلبی کی کوشش:

آخر گوتم بدھ نے جی کڑا کر کے ایکدن اپنے باپ راجہ شدھودھن کو اپنے ارادہ سے آگاہ کیا۔ وہ اپنے بیٹے کی شاہانہ زندگی سے بے رغبتی اور وسیع جائداد سنبھالنے کے کاموں میں عدم دلچسپی سے پہلے ہی بہت فکر مند تھا۔ بیٹے کے ارادہ سے آگاہ ہو کر وہ بہت سٹپٹایا اور اس کیلئے دنیا اندھیر ہوگئی اس نے اپنے اکلوتے بیٹے کو سمجھانے کی بہت کوشش کی اور اسکی منت سماجت کی کہ وہ اپنے اس مہلک ارادہ سے باز آجائے۔ گوتم بدھ نے بھی طویل بحث و تمحیص کے ذریعہ اپنے جاہ طلب باپ کو سمجھانے کی مقدور بھر کوشش میں کوئی کسر نہ اٹھا رکھی۔ انہوں نے اپنے باپ سے کہا کہ میں زندگی اور اس کی ذمہ داریوں سے فرار اختیار نہیں کر رہا بلکہ میں ایک اعلیٰ تر مقصد کی خاطر سنیاس اختیار کرنا چاہتا ہوں جس پر چل کر لوگ دکھ، بیماری، بڑھاپے اور موت کے پنجہ سے آزاد ہوسکیں۔ راجہ شدھودھن نے کہا نہ معلوم یہ دنیا کب سے اسی ڈگر پر چلتی آرہی ہے۔ اے میرے بیٹے تو ایک ایسے راستہ پر چل نکلا ہے جو تجھے کسی منزل پر نہیں پہنچائے گا۔ تو جنگلوں میں مارا مارا پھرے گا اور اسی تگ و دو میں اپنی جان گنوا بیٹھے گا۔ تجھے ناکامی و نامرادی اور تباہی و بربادی کے سوا کچھ حاصل نہ ہوگا۔ گوتم بدھ نے کہا اچھا میں اپنے ارادہ سے باز آجاتا ہوں آپ مجھے یہ یقین دلا دیں کہ نہ میں کبھی بیمار ہونگا اور نہ بوڑھا لاچار ہوں گا۔ اور نہ کبھی مروں گا۔ راجہ نے کہا میں اس کا یقین کیسے دلا سکتا ہوں۔ جبکہ سارے ہی لوگ بیمار ہوتے، بوڑھے ہو کر لاچاری سے دوچار ہوتے اور موت کا شکار ہوتے چلے آرہے ہیں۔ گوتم بدھ نے کہا اگر مجھے یہ ضمانت نہیں دے سکتے تو پھر از راہ نوازش میرے راستہ میں حائل نہ ہوں اور مجھے راہ نجات کی تلاش میں اپنی سی کوشش کرنے دیں۔ راجہ نے یہ جان کر کہ اسکا بیٹا اپنے ارادہ سے باز آنے والا نہیں گفتگو یہیں ختم کر دی لیکن اسنے ہمت نہیں ہاری اور بیٹے کو اسکے ارادہ سے باز رکھنے کی ایک تدبیر اسکے ذہن میں آئی۔ قبل اس کے کہ ہم اس تدبیر کا ذکر کریں ایک اہم امر کی طرف توجہ دینا ضروری ہے اور وہ یہ ہے کہ جب گوتم بدھ نے اپنے باپ سے یہ کہا کہ وہ اس امر کی ضمانت دے کہ میں نہ کبھی بیمار ہوں گا نہ بوڑھا اور لاچار ہوں گا اور نہ کبھی مروں گا تو انکی مراد ہرگز بھی دنیا میں ہر انسان کو لاحق ہونے والی جسمانی بیماری، جسمانی بڑھاپے اور جسمانی موت سے نہیں ہوسکتی تھی۔ وہ ایسی نامعقول بات کر ہی نہیں سکتے تھے جو روز مرہ کے مشاہدہ کے سراسر خلاف تھی۔ لوگ بیمار ہوتے، بوڑھے ہوتے اور مرتے چلے آرہے ہیں انکی مراد بدیہی طور پر روحانی بیماریوں، روحانی بڑھاپے اور اسکی لاچاریوں اور روحانی موت کی اسیریوں سے تھی اور وہ روحانی بیماریوں اور روحانی موت سے ہی لوگوں کو نجات دلانا چاہتے تھے اور راجہ جو محض ایک دنیادار انسان تھا روحانی بیماری اور روحانی موت سے نجات کی ضمانت دینے کا قطعاً اہل نہ تھا۔

اب ہم آتے ہیں راجہ شدودھن کی اس تدبیر کی طرف جو اسنے گوتم بدھ کو سنیاس اختیار کرنے سے روکنے کے سلسلے میں کی۔ اسنے کیا یہ کہ اپنی بہو یعنی گوتم بدھ کی بیوی سے کہا کہ وہ اپنے خاوند کو بہلانے پھسلانے اور سمجھانے کی کوشش کرے اور اگر وہ کسی صورت باز نہ آئے تو اسکے سامنے اسکے نوزائدہ بچے راحول کو پیش کر کے اسکا واسطہ دے اور اس کو کہے کہ وہ اپنے اس معصوم بچہ پر ترس کھاتے ہوئے اسکی زندگی کی خاطر اپنے ارادہ سے باز آجائے۔ شہزادی یشودھرا نے اپنے خاوند کے سنیاس اختیار نہ کرنے کے سلسلہ میں ہر حربہ آزمایا لیکن وہ اسے رام کرنے میں کامیاب نہ ہوسکی۔ گوتم بدھ نے بیوی کو سمجھایا کہ وہ نہ صرف اپنے آپ کو بلکہ خود اپنے فرزند راہول اور تمام دوسرے لوگوں کو دکھ، بیماری، بڑھاپے اور موت کے چکر سے نکال کر انہیں امن و سلامتی اور حیات ابدی کے راستہ پر چلانا چاہتا ہے۔ جب یہ راستہ اسے مل جائے گا تو وہ واپس آجائے گا۔ گوتم بدھ کے عزم و ارادہ کو پہاڑوں سے بھی زیادہ مضبوط پا کر بیوی نے گوتم بدھ کے آگے ہتھیار ڈال دئے اور اسے سنسار کی خاطر سنیاس اختیار کرنے کی اجازت دے دی اور اغلباً راجہ کو بھی اس سے مطلع کر دیا۔ چنانچہ حسب فیصلہ ایک روز گوتم بدھ نے سر منڈوایا اور نہانے کے بعد گیرُوے کپڑے پہنے اور گھر سے بے گھر ہونے کی راہ پر چل پڑے۔

(تفصیلات کیلئے دیکھیں انگریزی کتاب ''دی لائف آف بدھا'' (The Life Of Buddha) مصنفہ ایڈمز بیک (Adams Back)

دُعاؤں کے طالب
محمود احمد بانی
منصور احمد بانی | اسد محمود بانی
کلکتہ

BANI®
موٹر گاڑیوں کے پرزہ جات

Our Founder:
Late Mian Muhammad Yusuf Bani
(1908 - 1968)
AUTOMOTIVE RUBBER CO.
BANI AUTOMOTIVES | BANI DISTRIBUTORS
5, Sooterkin Street, Calcutta-700 072

: SHOWROOM: 237-2185, 236-9893 WAREHOUSE: 343-4606, 343-4137 RESI: 236- 2096, 236 -4696, 237-8749 FAX NO: 91-33-236-9893

اسلام اور آزادیٔ ضمیر

﴿جسٹس محمد منیر﴾

مذکورہ مضمون ''اسلام اور آزادیٔ ضمیر'' جسٹس محمد منیر کی کتاب ''اسلام اِن ہسٹری'' (Islam in History) سے اقتباس ہے۔ جسٹس محمد منیر پاکستان کی وہ قابل احترام شخصیت ہیں جو پاکستان کے 1953 کی اینٹی احمدیہ موومنٹ کے زمانہ میں ملاؤں کے احمدیہ مخالف فسادات کی انکوائری کے لئے مقرر کردہ کمیشن کے ممبر تھے۔ اور جنہوں نے احمدیوں کے مخالف جماعت اسلامی اور جمیۃ العلماء اور احراری ملاؤں کی اسلام دشمن سازش کا بھانڈا پھوڑ کیا تھا۔ مضمون کا ترجمہ سڈنی آسٹریلیا کے خالد سیف اللہ خان نے کیا ہے۔ جو ہفت روزہ لاہور کے شکریہ کے ساتھ پیش ہے...... ملاحظہ فرمائیے۔ (ادارہ)

اسلام میں رواداری

عوامی دور کے بعد آنے والے خلفاء یا پھر ان کے بعد کے مسلمان، سلاطین، بادشاہوں یا امیروں کا رویہ یا عمل خواہ جیسا بھی رہا ہو قران کریم کے احکام ''رواداری'' کے موضوع پر بہت واضح ہیں۔ ان میں یہ بات وضاحت سے بیان کی گئی ہے کہ:

☆ مذہب کے معاملہ میں کوئی جبر جائز نہیں اور مذہب ہر شخص کا ذاتی معاملہ ہے۔ (۲:۲۵۶)

☆ ایک اور آیت میں ہے۔ کیا تم اللہ کے بارہ میں ہم سے جھگڑتے ہو وہ تو ہمارا بھی رب ہے اور تمھارا بھی رب ہے۔ ہمارے عملوں کا نفع نقصان ہمارے لئے ہے اور تمھارے عملوں کا تمھارے لئے (۲:۱۳۹)

اہل کتاب کے قبلہ کے بارہ میں قران نبی کریم کو بتاتا ہے:

کہ نہ وہ اسکے (یعنی نبی کریم کے) قبلہ کو اختیار کریں گے اور نہ وہ ان کے قبلہ کو اختیار کرے گا۔ (۲:۴۵)

کتاب حکیم کے ایک اور مقام پر یہ بیان کرنے کے بعد کہ مومنوں کے طریق عبادت مختلف ہیں۔ نبی کریم کو کہا جاتا ہے کہ وہ غیر مومنوں کو کہہ دیں کہ:-

تم اس کی عبادت نہ کرو گے جس کی میں عبادت کرتا ہوں۔ تمھارا دین اور طریقہ تمھارا اور میرا دین و طریقہ میرا اپنا ہے۔ (۶-۵-۱۰۹) پھر کتاب اللہ مشرکوں کے بارہ میں اعلان کرتی ہے کہ اگر اللہ چاہتا تو دنیا میں کوئی مشرک نہ رہتا۔ ہم نے تجھے ان پر نگران بنا کر نہیں بھیجا اور نہ تم ان کیلئے ذمہ دار ہو (۱۰۸-۶)

مندرجہ ذیل آیات مزید وضاحت سے بیان کرتی ہیں کہ قران غیر مسلموں کے بارہ میں کیسا بردبار ہے۔ فرمایا کہ:

☆ جو شخص رسول کی اطاعت کرتا ہے وہ یقیناً اللہ کی اطاعت کرتا ہے (اور ایسا شخص جو پھر جائے تو ہم نے تجھے ان پر نگران بنا کر نہیں بھیجا۔ (۸۰-۴) نیز:

☆ ہم اللہ پر ایمان لاتے ہیں اور اس پر جو ابراہیم اسماعیلؑ، یعقوبؑ، موسیٰؑ، اور عیسیٰؑ اور دوسرے نبیوں پر اتارا گیا۔ ہم ان میں سے کسی میں فرق نہیں کرتے۔ (۳:۸۴) پھر فرمایا:

جن وجودوں کو یہ لوگ اللہ کے سوا پکارتے ہیں ان کو تم گالیاں نہ دو۔ ورنہ وہ جہالت سے بوجہ دشمنی اللہ کو گالیاں دیں گے۔ (۶:۱۰۸)

اور اگر وہ (غیر مسلم) صلح کی طرف جھکیں تو تو بھی اس کی طرف جھک جا اور اللہ پر بھروسہ کر...... اور اگر تجھے وہ دھوکہ دیتے ہیں تو (ان کے واسطے) اللہ تجھے کافی ہے۔ (۸:۶۱:۶۲)

اور تم مشرکوں کے ساتھ کئے ہوئے عہد کو پورا کرو اگر انھوں نے تمھارے حق میں کوئی کمی نہیں کی۔ (۹:۴)

اور اگر ان مشرکوں میں سے کوئی تجھ سے پناہ مانگے تو اے نبی تم اس کو پناہ دو تا کہ وہ اللہ کا کلام سن لے اور اس کے بعد اسے اس کی حفاظت کی جگہ پہنچا دو۔ یہ اس لئے ہے کہ یہ لوگ وہ ہیں جو جانتے نہیں۔ (۹:۶)

اور اے نبی صبر سے کام لو تیرا صبر تو اللہ کی مدد سے ہے اور ان غیر مومنوں پر افسوس نہ کر اور جو تدبیریں وہ تیرے خلاف کرتے ہیں ان کی وجہ سے تو اپنے آپ کو دکھ نہ دے (۱۶:۱۲۷)

اور جو یہ کافر کہتے ہیں اس کو صبر سے برداشت کر اور ان سے اچھے طریق سے علیحدہ ہو جا۔ (۷۳:۱۰)

اور تم میرے بندوں سے کہو کہ وہ ان غیر مومنوں سے ایسی باتیں کہا کریں جو سب سے اچھی ہو۔ (۱۷:۵۳)

اور ان اہل کتاب میں سے ایسے لوگوں کے سوا جو ظلم کرتے ہوں ان سے کہو کہ ہم اس پر ایمان لاتے ہیں جو ہماری طرف اتارا گیا۔ اور اس پر بھی جو تمھاری طرف اتارا گیا۔ اور ہمارا معبود اور تمھارا معبود ایک ہی ہے۔ اور ہم اسی کے فرماں بردار ہیں (۲۹:۴۶)

لہذا اسلام کسی کو اس بات کی اجازت نہیں دیتا کہ وہ کسی کو زبردستی اسلام میں داخل کرے۔ دوسری طرف ایسی مثالیں بھی موجود ہیں جہاں بعض لوگوں نے کسی جبر یا دھوکہ یا موقع پرستی کی وجہ سے اپنے مسلمان ہونے کا اقرار کر لیا تھا بعد میں جب انھوں نے اپنا پرانا مذہب دوبارہ اختیار کر لیا تو ان کیلئے ارتداد کی مزعومہ سزا ''موت'' کا مطالبہ کیا گیا۔ مگر فیصلہ یہ ہوا کہ چونکہ وہ درحقیقت اخلاص سے مسلمان نہ ہوئے تھے اور دل میں اپنے اصل مذہب پر ہی قائم رہے تھے اسلئے نہ وہ مرتد قرار دئے جاسکتے ہیں اور نہ ارتداد کی سزا انھیں دی جاسکتی ہے۔

(اسلامی تاریخ سے مذہبی رواداری کے واقعات)

معاویہؓ نے اپنی حکومت میں کئی عیسائی ملازم رکھے ہوئے تھے۔ خلیفہ مقتدر نے مکہ اور دوسری جگہ کے گرجوں کو (جن کو گرادیا گیا تھا) دوبارہ تعمیر کروایا

سپین میں مسلمانوں کی حکومت کا زمانہ اپنے انصاف، رواداری اور خوشحالی کی وجہ سے اسلامی تاریخ کا روشن باب ہے۔ وہاں مسلمانوں نے اپنے صدیوں پر پھیلے دور حکومت میں کسی شخص کو اسلام قبول کرنے پر مجبور نہیں کیا اور عیسائی بخوشی اس روادار حکومت کے تحت زندگی بسر کرتے تھے۔ ارنسٹ رینن (EARNEST RENAN) لکھتے ہیں:-

دنیا کے اس ترقی یافتہ خطہ میں دسویں صدی تک سائنس اور ادب کا ایسا ذوق پیدا ہو چکا تھا جس نے ایک ایسی رواداری کی فضا قائم کی جس کی زمانہ جدید میں بھی کوئی مثال نظر نہیں آتی۔ عیسائی، یہودی اور مسلمان سبھی ایک ہی زبان بولتے تھے۔ وہی گانے گاتے اور اکٹھے ادبی اور سائنسی تحقیقات میں کام کرتے۔ ایسی تمام رکاوٹیں جو مختلف لوگوں کو ایک دوسرے سے جدا کرتی تھیں کمزور پڑ چکی تھیں اور وہ سب متفقہ طور پر ایک مشترک تہذیب کی تعمیر ترقی کیلئے کام کرتے تھے۔ (بیان کردہ نور احمد اپنی کتاب 69, GLORIOUS ROLE OF ISLAM)

عبدالرحمٰن سوئم نے تمام مذاہب کے لوگوں کیلئے حکومت کے سب عہدوں کے حصول کے دروازے کھول دئے تھے اور تیسری صدی ہجری کے آنے تک آگ کے پرانے شاندار مندروں کے سایہ تلے سادہ مساجد کھڑی نظر آتی تھیں۔

(Historacal Role Of Islam By M.N Roy)

عباسی خلیفہ مامون (۸۱۳-۸۳۳) جس کی حکومت کو Augustan Age Of Islam کہا جاتا ہے کے زمانہ میں تمام مذہبی امتیازات مٹ چکے تھے۔ اور یہودی عیسائی صابی اور زرتشتی سبھی حکومت کے اعلیٰ عہدوں پر فائز کئے جاتے تھے۔ اس کی حکومت کے دوران گیارہ ہزار چرچ اور سینکڑوں یہودی عبادت گاہیں موجود تھیں۔ اس نے سکندر کے زمانہ کی تحریرات اور یونانی فلاسفروں کی تحقیقات کا ایک عیسائی اور ایک برہمن سے عربی زبان میں ترجمہ کروایا تھا۔ اسکی لائبریری اتنی بڑی تھی کہ اس کی کیٹلاگ ۴۲ جلدوں میں تھی۔

آنحضرت ﷺ کی حدیث ہے جو ہماری حفاظت میں ہے۔ اس کا خون ہمارا خون اور اس کا خون بہا ہمارے خون بہا کی طرح ہے۔ چونکہ عرب ممالک کے وسط میں آج بھی ایک عیسائی اکثریت رکھنے والا ملک ہے۔ ایسا ہرگز ممکن نہ تھا اگر اس الزام میں ذرہ بھر بھی صداقت ہوتی کہ مسلمان غیر روادار اور متعصب تھے اور غیر مسلموں کو زبردستی مسلمان بنا کر انھیں ختم کر کے انھیں بہت خوشی ہوتی تھی۔ سپین کے سات سو سالہ اسلامی دور میں غیر مسلم وہاں ہمیشہ اکثریت میں رہے۔ ایک ایسی ہی مثال ہندوستان کی جو صدیوں مسلمانوں کے زیر نگیں رہا ہے۔ سوائے (اورنگ زیب) عالمگیر سے منسوب اس احمقانہ مصنوعی کہانی کے کہ اس نے ایک بار ان مقدس دھاگوں کو نذر آتش کر دیا تھا جو ہندو اپنے جسموں پر پہنتے تھے۔ کسی مؤرخ نے یہ الزام نہیں لگایا کہ کبھی مسلمانوں نے اپنے سات سو سالہ دور میں غیر مسلموں کو زبردستی مسلمان بنانے کی خاطر ان کا خون بہایا ہو۔ یہ درست ہے کہ ان کی فوجوں نے ہندو سکھوں اور مرہٹوں سے لڑائیاں ہوئیں لیکن وہ سیاسی جنگیں تھیں انکا مسلمان حکمرانوں کی مذہبی عدم رواداری سے کوئی تعلق نہیں تھا۔

اکبر کے زمانہ میں ہندوؤں نے شہنشاہ کے ماتحت چوٹی کے عہدے حاصل کئے۔ ترکوں کی رواداری کا تو کمال اتاترک کے زمانہ تک زبان زدخلائق تھی سینٹ سوفیہ کا چرچ جسے مسجد میں تبدیل کر دیا گیا تھا۔ اب ایک پبلک میوزیم ہے۔ قسطنطنیہ کے فاتح محمد ثانی نے اس مسلمان سپاہی کا سر قلم کر دیا تھا جس نے شہر میں داخل ہوتے وقت عیسائیوں کے تبرکات کی لوٹ مار کی کوشش کی تھی۔ اور آپ اس سے زیادہ رواداری کا کیا تصور کر سکتے ہیں جو حضرت عمر نے یروشلم کی فتح کے وقت عائیلہ کے باشندوں کے ساتھ کیا تھا۔ ایران کے شاہ عباس نے اصفہان کے یہودیوں کو عام آزاد لوگوں کی طرح اپنی مملکت میں رہنے کی اجازت دی تھی۔ اور جب ایک حاجی نے اسلام قبول کرنے کے انکار پر تبریز کے ایک امریکی تاجر کو قتل کر دیا تھا تو اس نے گورنر کو حکم دیا تھا کہ حاجی کو پھانسی دے دے۔ خود رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حبشہ کے عیسائی بادشاہ نجاشی کی وفات پر اس کا جنازہ پڑھنے کا ارشاد فرمایا تھا۔ کیونکہ وہ ایک نیک خدا ترس شخص تھا۔

آزادی ضمیر

اسلام کی رواداری کے بارہ میں جو کچھ اوپر بیان کیا گیا ہے اس سے یہی منطقی نتیجہ نکلتا ہے کہ ایک اسلامی ملک میں مکمل آزادی ضمیر حاصل ہوتی ہے جس میں کسی کا اسلام سے ارتداد اور کوئی دوسرا مذہب اختیار کرنا بھی شامل ہے۔ بشرطیکہ اس کے پیچھے کوئی معاندانہ سیاسی عزائم نہ ہوں۔ (۷۵-۷۶)

انصاف

اسلام کا بنیادی نظریہ ہے کہ ''قانون سب کیلئے یکساں ہے''۔ لیکن دنیا کے دوسرے حصوں میں سب شہریوں کے لئے ایک ہی قانون کا نظریہ سب سے پہلے ۱۸ ویں صدی کے آخر میں امریکہ کے دستور میں داخل کیا گیا تھا۔ قانون کے جو سسٹم آج کل رائج ہیں ان کے مطابق ہر جج یہ حلف اٹھاتا ہے کہ وہ بلا خوف و رعایت اور بلا حب و عناد قانون کے مطابق فیصلہ کرے گا۔ دیکھیں قران کریم انصاف کرنے کے بارہ میں کیا تعلیم دیتا ہے اور کس قدر تاکید احکم دیتا ہے۔

''اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو اللہ کی خاطر گواہ بنتے ہوئے انصاف کو مضبوتی سے قائم کرنے والے بن جاؤ۔ خواہ تمھیں خود اپنے خلاف گواہی دینی پڑے یا والدین اور قریبی رشتہ داروں کے خلاف۔ خواہ کوئی امیر ہو یا غریب۔ کیونکہ اللہ دونوں سے زیادہ قریب ہے۔ پس اپنی خواہشات کی پیروی نہ کرو ایسا نہ ہو کہ تم عدل نہ کرو۔ اگر تم نے گول مول بات کی یا پہلو تہی

باقی صفحہ (15) پر ملاحظہ فرمائیں

منہ کی تکالیف اور ان کا مؤثر علاج

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ کی کتاب ''ہومیو پیتھی یعنی علاج بالمثل'' کی روشنی میں

مرتبہ: ہومیو ڈاکٹر نصیر احمد شریف صاحب

کرئیو زوٹم Kreosotum

منہ کے کنارے چھل جاتے ہیں۔ خشک اور چھلے ہوئے ہونٹ اس کی خاص علامت ہیں۔ ص 521 سرخ ہونٹ جن میں خون بہنے کا رجحان ہوتا ہے۔ منہ کا ذائقہ کڑوا ہوتا ہے۔ (ص 523)

لیکسس Lachesis

لیکسس کی منہ کی علامتوں میں زبان کا سوج کر موٹا ہونا اور ہونٹوں کا بے حس ہونا شامل ہے۔ اس صورت میں لفظوں کی ادائیگی مشکل ہو جاتی ہے۔ اگر اس قسم کی علامات کسی مریض میں ظاہر ہوں سرگرم رہتا ہو اور جسم پر جامنی رنگ کے داغ بھی پڑ جاتے ہوں تو لیکسس ہی دوا ہے۔ دراصل زبان کا موٹا ہونا اور ہونٹوں کی بے حسی منہ اور گلے کے اندر فالجی علامات پیدا ہونے کا آغاز ہے اگر اسے بروقت قابو نہ کیا جائے تو زبان اور گلے پر فالج گر سکتا ہے اس لئے ایسے مریضوں کو فوری طور پر لیکسس دینی چاہئے۔ (ص 547)

لارو سیراسس Laurocerasus

چہرے کے عضلات میں تشنجی کیفیت پیدا ہو جاتی ہے۔ سخت پیاس لگتی ہے اور منہ بالکل خشک ہو جاتا ہے۔ (ص 556)

لیڈم Ledum

لیڈم میں پیشانی اور گالوں پر سرخ رنگ کے چھوٹے چھوٹے دانے نکل آتے ہیں جن کو چھونے سے درد ہوتا ہے ناک اور منہ کے قریب کیل نکلتے ہیں۔ (ص 563)

میڈو رائینم Medorrhinum

میڈو رائینم میں کھانا چباتے وقت دانت بہت حساس ہو جاتے ہیں۔ اسی طرح منہ میں زخم جو کٹے پھٹے موٹے کناروں والے ہوں بننے لگتے ہیں۔ (ص 588)

مرکری Mercurius

مرکری کی عام علامات جو ہومیوپیتھک ڈاکٹروں کی زبان زد عام ہیں ان میں منہ سے رال کا بہنا، بہت پسینہ آنا، گلے کی خرابی اور خوفناک بدبو وغیرہ ہیں۔ ص 592 منہ میں گہرے ناسور بننے کا رجحان پایا جاتا ہے۔ چبانے اور چھونے سے منہ میں درد ہونے لگتا ہے۔ منہ سے انتہائی خطرناک بدبو آتی ہے جو سارے کمرہ میں محسوس کی جا سکتی ہے۔ مرکری میں منہ کا مزہ دھات کی طرح کا ہو جاتا ہے۔ گلے میں سرخی اور سوزش پائے جاتے ہیں۔ ہر وقت نگلنے کی طلب رہتی ہے۔ کیونکہ منہ میں بہت رطوبت بنتی رہتی ہے۔ (ص 598)

ملی فولیم Millefolium

منہ بہت خشک رہتا ہے۔ مسوڑھوں میں زخم کی علامات بھی ملی فولیم میں پائی جاتی ہیں۔ حلق میں بھی زخم بن جاتے ہیں اور بائیں جانب درد ہوتا ہے۔ (ص 603)

میوریٹیکم ایسڈم
Muriaticum Acidum

چہرہ پر دانے نکلتے ہیں۔ ہونٹ خشک ہو کر پھٹ جاتے ہیں۔ زبان پیلی پیلی اور سوجی ہوئی اور بالکل خشک ہوتی ہے۔ اور کئی دفعہ زبان اور منہ میں السر بھی ہو جاتے ہیں۔ مسوڑھے بھی سوجے ہوئے ہوتے ہیں اور ان سے خون بھی نکلتا ہے۔ دانت ہلنے لگتے ہیں۔ ص 608 منہ میں آبلے اور زخم بنتے ہیں اور زبان کٹ جاتی ہے ایسی صورت میں گہرے علاج کی ضرورت پیش آتی ہے۔ جس سے صرف منہ ہی نہیں بلکہ اصل بخار اور اس کے تمام بد اثرات کو دور کیا جا سکے۔

میوریٹک ایسڈ میں بعض دفعہ زبان کا فالج بھی ہو جاتا ہے۔ گلا ٹھیک ہوتا ہے لیکن زبان کام نہیں کرتی ایسے فالج میں میوریٹک ایسڈ بہت مفید ہے۔ اس میں زبان عموماً خشک رہتی ہے۔ (ص 609)

نیٹرم کاربونیکم Natrum Carboinicum

عام طور پر چہرہ زرد ہوتا ہے آنکھوں کے گرد حلقے، منہ میں زخم اور چھالے بن جاتے ہیں خصوصاً دودھ پلانے والی عورتوں کے منہ کے چھالوں میں نیٹرم کارب بہترین دوا ہے ص 612 منہ پر بھورے تل پیلے دھبے اور کیل بن جاتے ہیں۔ اوپر کا ہونٹ سوجا ہوا محسوس ہوتا ہے چہرہ کا رنگ زرد ہوتا ہے۔ آنکھوں کے گرد نیلے حلقے پڑ جاتے ہیں اور پپوٹے متورم ہو جاتے ہیں ...... منہ کا ذائقہ کڑوا محسوس ہوتا ہے۔ ص 615

نیٹرم فاسفوریکم Natrum Phosphoricum

زبان پر زرد رنگ کی تہہ جم جاتی ہے۔ تالو میں بھی زردی پائی جاتی ہے۔ منہ اور زبان خشک ہوتے ہیں دانت گل جاتے ہیں۔ ص 642

نکس وامیکا Nux Vomica

نکس وامیکا میں منہ میں چھوٹے چھوٹے زخم بن جاتے ہیں۔ زبان کے کنارے زردی مائل یا سفید اور کٹے پھٹے اور مسوڑھے بھی سوجے ہوئے اور سفید ہو جاتے ہیں جن سے خون بہتا ہے۔ حلق میں گھٹن اور چبھن جو کانوں تک جاتی ہوئی محسوس ہوتی ہے۔ (ص 642)

فاسفورس Phosphorus

فاسفورس نیٹرم میور اور برائیونیا سے بھی مشابہت رکھتی ہے۔ برائیونیا میں ہونٹوں پر پپڑیاں جم جاتی ہیں اور کنارے خشک ہو کر پھٹ جاتے ہیں۔ فاسفورس میں بھی یہ علامتیں پائی جاتی ہیں۔ ص 652 منہ کی اندرونی تکلیفوں میں بھی فاسفورس وسیع الاثر ہے۔ مسوڑھے جواب دے جائیں اور ان سے ہلکے سرخ رنگ کا بدبودار خون بہنے لگے تو فاسفورس کام آتی ہے یہ خون روکنے کی اولین دوا ہے۔ ص 655 جبڑے کی ہڈی میں درد اور سوزش اور منہ میں زخم جن میں خون بہنے کا رجحان ہو ص 661 کھانے کے فوراً بعد دوبارہ بھوک محسوس ہوتی ہے۔ کھانے کے بعد منہ کا مزہ کھٹا ہو جاتا ہے۔ قے کا رجحان ہوتا ہے۔ ص 660

سورائینم Psorinum

سورائنم میں منہ کے کناروں پر زخم بن جاتے ہیں۔ زبان اور مسوڑھے زخمی رہتے ہیں اور دانت ڈھیلے ہو کر ہلنے لگتے ہیں۔ ص 684

پلسٹیلا Pulsatilla

پلسٹیلا کے مریض کا منہ خشک رہتا ہے لیکن اسے پیاس نہیں لگتی سفراوی مادہ بہت کثرت سے بنتا ہے اور ابکائی کے ساتھ منہ میں آ جاتا ہے۔ ص 694 پلسٹیلا میں چہرے کے دائیں طرف اعصابی درد ہوتا ہے نیچے کا ہونٹ سوج کر موٹا ہو جاتا ہے۔ یہ تکلیف عموماً شام کو بڑھتی ہے۔ ص 697

پائیروجینم Pyrogenum

اگر منہ سے سخت بدبو آئے تو پائیروجینم بھی مفید دوا ہے ایسے مریض اگر بہت سردی محسوس کریں تو پائیروجینم اور سورائینم کو ملا کر دینا اکیلا دینے سے بہتر ہے (ص 700)

رسٹا کسی کوڈینڈران
رسٹاکس
(Rhustoxi Codendron)

منہ میں زخم اور چھالے بن جائیں اور سرخ رنگ کی کچی کچی سطح نظر آئے اور رسٹاکس بالمثل دوا ہو تو اس میں بھی اچھا کام کرے گی۔ منہ کی تکلیفوں میں اس کی خاص پہچان یہ ہے کہ منہ میں دھات کا سا مزہ آنے لگتا ہے جیسے بیٹری کے سیل کو زبان لگائی جائے تو عجیب سا احساس ہوتا ہے۔ حلق کے غدود سوج جاتے ہیں اور گلے میں سوزش ہوتی ہے چھالے پڑ جاتے ہیں اور خوراک نگلنی بہت مشکل ہوتی ہے۔ رسٹاکس خوراک کی نالی کی اس قسم کی انفیکشن میں بہت مفید ہے۔ ص 713-712

سباڈیلا Sabadilla

معدے کی سوزش ہو تو منہ میں بھی سوزش ہوتی ہے۔ اور بعض دفعہ چھالے سے بن جاتے ہیں۔ (ص 726)

سبائنا Sabina

سینے میں جلن ہوتی ہے اور منہ کا مزہ کڑوا ہوتا ہے۔ پیٹ میں درد ہوتا ہے ص 729

سینگونیریا Sanguinaria

اس کے مریض کے منہ پر سرخی اور تمتماہٹ پائی جاتی ہے۔ جلن اور سرخی اس دوا کا خاصہ ہے۔ (ص 731)

سیپیا Sepia

زبان سفید اور منہ کا ذائقہ بہت نمکین ہوتا ہے مریض ترش چیز پسند کرتا ہے۔ نقاہت اور کمزوری کا احساس بہت ہوتا ہے۔ (ص 748)

سپونجیا ٹوسٹا Spongia Tosta

خشک نزلہ جس میں ناک بند رہتا ہے، منہ میں آبلے بنتے ہیں حلق میں چبھن اور خشکی دکھن اور درد کا احساس ہوتا ہے اور گلے میں سرسراہٹ کے ساتھ کھانسی اٹھتی ہے۔ سپونجیا میں شدید بھوک اور پیاس کی علامت پائی جاتی ہے۔ منہ کا ذائقہ کڑوا رہتا ہے۔ ص 767

سٹینم Stannum Metallicum

سٹینم منہ کے چھالوں میں بھی کام آتی ہے ص 769 سٹینم میں ایک خاص بات یہ ہے کہ اگر سردی لگے تو اعصاب پر حملہ ہوتا ہے اور منہ پر اعصابی دردیں شروع ہو جاتی ہیں۔ (ص 770)

سلفیورک ایسڈ Sulphoricum Acidum

منہ اور گلے میں زخم بن جاتے ہیں سلفیورک ایسڈ ایسے مریضوں کیلئے بہت مفید ہے ان بچوں کی بھی بہترین دوا ہے جو منہ کے زخموں کی وجہ سے دودھ نہیں پی سکتے۔ (ص 789)

☆☆☆

آہ! ایک درویش کی بیوی رخصت ہوگئی

مکرم ماسٹر محمد ابراہیم صاحب درویش قادیان کی اہلیہ کا ذکر خیر

(مکرم محمد اسماعیل منیر صاحب واقف عارضی نزیل جرمنی)

ہماری بھابی محترمہ امۃ القیوم صاحبہ بنت قریشی حبیب احمد صاحب آف بریلی سے ہماری پہلی ملاقات مارچ 1958ء میں ہوئی جب ہم سری لنکا میں تبلیغ اسلام میں سات سال گزار کر بذریعہ ٹرین مدراس، سکندر آباد، آگرہ، دہلی اور امرتسر ہوتے ہوئے قادیان دارالامان پہنچے۔ میرے ساتھ میری بیوی مبارکہ نسرین اور ہمارے چاروں بچے داؤد، ناصرہ، ادریس اور الیاس تھے۔ درویشان قادیان خوش تھے کہ 1947 کے بعد انہیں پہلی مرتبہ بیرونی ملک میں کام کر کے آنے والے اپنے ایک مبلغ بھائی کو خوش آمدید کہنے کا موقعہ مل رہا تھا ان کے شاندار استقبال کے نظارے اب تک خوب یاد ہیں۔ مگر گھر میں ہماری بھابی اور بچوں نے جو خوشی منائی وہ بھی دیدنی تھی۔ آخر یوپی کے ایک پرانے احمدی قریشی خاندان کی نمائندہ تھیں جس کے افراد اب مغرب کے دور ترین ملک امریکہ کے بھی مغربی ریاست Aaizwna پہنچے ہوئے ہیں۔

ہمارے بھائی ماسٹر محمد ابراہیم صاحب کراچی سے حفاظت کے لئے جانے والے 22 افراد کے وفد میں شامل تھے جو اگست 47 میں دو ماہ کے لئے قادیان پہنچے۔ ان کے بیس ساتھی تو وقت پورا کر کے واپس آ گئے مگر یہ اور ان کے سوا ایک اور عزیز دوست مکرم یونس احمد صاحب اسلم ابن ماسٹر محمد شفیع صاحب اسلم مجاہد ملکانہ قادیان ٹھہر گئے اور ان کا نام 313 درویشان قادیان کی فہرست میں آ گیا۔ جوانی کا عالم تھا خوب وقار عمل کئے اور مساجد کو آباد رکھا جس کا پھل اللہ تعالیٰ نے ان دونوں کو یہ دیا کہ قریشی حبیب احمد صاحب آف بریلی کی دو بیٹیاں ان دونوں کے حصہ میں آئیں اور قادیان میں خوب پھولیں اور پھلیں۔ بھائی جان اور بھابی جان کو اللہ تعالیٰ نے چار بیٹوں اور چار بیٹیوں سے نوازا اور اب اگلی نسل درجن سے اوپر نکل گئی ہے۔ اور یونس بھائی کو ان سے زیادہ بھاگ لگے ہوئے ہیں۔ ذلک فضل اللہ یؤتیہ من یشاء۔

قادیان احمدیت کا مستقل مرکز ہے اس کی محبت احمدیوں کو کشاں کشاں اپنی طرف کھینچ کر لے جاتی ہے۔ ہمیں بھی یہی محبت بار بار قادیان کی زیارت کے لئے آمادہ کرتی رہی۔ چنانچہ جلسہ سالانہ کے ایام میں یا دیگر موقعوں پر جب اللہ تعالیٰ قادیان کی زیارت کا موقع فراہم کرتا، ہم بھابی جان کی مہمان نوازی سے خوب استفادہ کرتے رہے، ہماری ہی نہیں بلکہ سب مہمانوں کی خدمت میں مصروف نظر آتیں۔ 1991 کے صد سالہ جلسہ سالانہ میں اللہ تعالیٰ نے حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو ہجرت کے 44 سال بعد پہلی بار قادیان کی زیارت کا موقع دیا تو ہماری بھابی جان کا گھر مہمانوں سے خوب بھرا ہوا تھا۔ کسی کمرہ میں اہل کشمیر اور کسی دوسرے میں اہل یوپی تیسرے میں حیدر آبادی اور بڑے صحن میں پاکستانی اور اس سے اگلے کمرہ میں جرمن امریکہ اور لنڈن سے آنے والے اعزہ آباد تھے۔ اور ان سب کی خدمت میں آپ اور آپ کے بچے اور بہوویں مصروف نظر آتی تھیں۔ اللہ تعالیٰ ان کی اس خدمت کو قبول فرمائے پھر جلسہ کے آخر پر آپ کے گھر کو یہ خوش نصیبی بھی ملی کہ حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ صبح کی سیر سے واپسی پر آپ کے گھر تشریف لائے اور سب خاندان کے ساتھ صحن میں براجمان ہوئے اور وہیں فوٹو گرافی بھی ہوئی جو ایک عمدہ تاریخی یادداشت بن گئی ہے۔

بھابی جان سے میری آخری ملاقات 2000ء کے جلسہ سالانہ قادیان پر ہوئی۔ ان کی صحت بظاہر پہلے سے اچھی لگی اور تہجد کے لئے مجھ سے بھی پہلے بیدار ہوتیں بلکہ مجھے تہجد میں بیدار کرنے کی ذمہ داری لی اور اسے خوب نبھایا۔ مسجد اقصیٰ میں نماز تہجد باجماعت اور نماز فجر اور درس کے بعد بہشتی مقبرہ سے ہو کر گھر واپس پہنچتا تو چائے تیار ہوتی اور باہم مختلف پروگرام بنتے۔ اتنے میں لنگر خانہ سے کھانا آتا تو کھانے سے فارغ ہو کر جلسہ پر جانے کی تیاری ہوتی۔ 1997 کے جلسہ سالانہ قادیان پر بھی میں حاضر تھا عزیزم محمد الیاس منیر جرمنی سے آئے ہوئے تھے اور بھابی کے بھائی جان شاہجہان پور سے۔ ہماری مجلس خوب لگتی اور پھر ہومیو پیتھک پر آ کر ختم ہوتی۔

ان کی خوش قسمتی ہے کہ انہیں نصف صدی تک ایک درویش کے گھر کو آباد رکھنے کی توفیق ملی اور پھر ایسے مشکل دور میں انہوں نے ہمارے درویش بھائی کا ساتھ دیا جو اپنے سخت حالات کی وجہ سے ایک تاریخی دور بن گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ انکی اولاد در اولاد کو انکے اس کارنامے کو بلند سے بلند تر کرنے والا بنائے اور دینی و دنیاوی ترقیات سے نوازتا چلا جائے۔ آمین۔ ☆☆

درخواست دعا

☆ خاکسار اپنے والدین کی صحت و سلامتی درازیٔ عمر، بھائیوں کے امتحانات میں نمایاں کامیابی اور بہتر ملازمت ملنے، نیز دینی و دنیوی ترقیات اور دشمنوں کے شر سے محفوظ رہنے کے لئے دعا کی درخواست کرتا ہے۔

(اصغر احمد عتیق جموں)

جماعت احمدیہ پاکستان کے شب و روز

سالانہ علمی مقابلہ جات ضلع لاہور

شعبہ تعلیم مجلس خدام الاحمدیہ لاہور کے زیر اہتمام 20/اور 27 جنوری 2002 کو دو مراحل میں ساتویں علمی مقابلہ جات منعقد ہوئے۔ چودہ مقابلہ جات میں خدام نے حصہ لیا۔ اختتامی تقریب 27 جنوری کو ماڈل ٹاؤن میں منعقد ہوئی۔ مکرم منصور علی شاہد صاحب ناظم تعلیم ضلع نے رپورٹ پیش کی۔ مہمان خصوصی مکرم حافظ خالد افتخار صاحب مہتمم تربیت مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان نے نمایاں پوزیشن حاصل کرنے والوں میں انعامات تقسیم کئے۔ دعا کے ساتھ تقریب اختتام کو پہنچی۔

خدام الاحمدیہ پاکستان کا نواں سالانہ علمی مقابلہ

شعبہ تعلیم مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان کے زیر اہتمام مورخہ 15 تا 17 فروری 2002 نویں سالانہ علمی مقابلہ جات کامیابی کے ساتھ منعقد ہوئے۔ ان مقابلہ جات کا افتتاح مورخہ 15 فروری رات ساڑھے آٹھ بجے مکرم عتیق احمد طاہر صاحب مربی سلسلہ برطانیہ نے کیا۔ تین دنوں میں کل 23 علمی مقابلہ جات کروائے گئے۔ اختتامی تقریب مورخہ 17 فروری دوپہر ڈیڑھ بجے ایوان محمود ربوہ میں منعقد ہوئی۔ اس تقریب کے مہمان خصوصی مکرم سید محمود احمد شاہ صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان تھے۔ علمی مقابلہ جات کی رپورٹ پیش کرتے ہوئے مکرم فرید احمد نوید صاحب ناظم اعلیٰ نے بتایا کہ امسال پاکستان بھر کے 40 اضلاع کی 123 مجالس کے 329 خدام نے شرکت کی۔ پوزیشن حاصل کرنے والے خدام میں مہمان خصوصی نے انعامات تقسیم فرمائے۔ اختتامی خطاب میں مکرم مہمان خصوصی نے خدام کو اپنا تعلیمی معیار بلند کرنے کی طرف توجہ دلائی۔ دعا کے بعد یہ تقریب اختتام کو پہنچی۔

جماعت احمدیہ اسلام آباد میں بچے اور بچیوں کے تعلیمی و تربیتی پروگرام

جماعت احمدیہ اسلام آباد بچوں اور بچیوں میں دینی علوم کی طرف رجحان اور ان کے علمی معیار کو بلند کرنے اور موسم گرما کی رخصتوں میں بچوں کو مصروف رکھنے کے لئے ماہ جون 2001 میں علمی مقابلوں کا ایک پروگرام منعقد کیا۔

امتحان میں کامیابی کیلئے ہر بچے کو تین درجوں سے گزرنا تھا ایک تحریری دوسرا زبانی اور تیسرا پریکٹیکل تھا۔ تیاری کے لئے بچوں کو ڈیڑھ ماہ کا وقت دیا گیا تھا۔ Viva کا امتحان ماہ اگست کے پہلے عشرے میں لیا گیا جب کہ تحریری امتحان مورخہ 19 اگست بروز اتوار بیت الذکر میں ہوا جس میں 191 بچوں نے شرکت کی۔

تقسیم انعامات کی تقریب مورخہ 11 جنوری 2002 کو مسجد بیت الذکر اسلام آباد میں منعقد ہوئی۔ مہمان خصوصی مکرم راجہ نصیر احمد صاحب ناظر اصلاح و ارشاد مرکزیہ تھے۔ تلاوت کے بعد مکرم حنیف احمد محمود مربی ضلع نے رپورٹ پیش کی۔ محترم مہمان خصوصی نے انعامات تقسیم فرمائے اور اختتامی کلمات سے نوازا۔ دعا کے بعد یہ تقریب اختتام کو پہنچی۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی طرف سے

عید الاضحیہ کے موقع پر اہل ربوہ کے لئے وسیع دعوت طعام

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی برطانیہ ہجرت کو اٹھارہ سال کا طویل عرصہ گزر چکا ہے۔ اس عرصہ میں حضور انور نے اہل ربوہ کو ہر اہم اور خوشی کے موقع پر یاد رکھا۔ چنانچہ امسال بھی عید الاضحیہ کے موقع پر مورخہ 25 فروری 2002 بروز سوموار شام سات بجے حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنے پیاروں کی خوشی اور دلداری کے لئے ایک وسیع ضیافت دی جس کا اہتمام دار الضیافت نے کیا۔

مدعووین مردوں کی تعداد 2100 اور خواتین کی تعداد 750 تھی۔ اس دعوت کے شرکاء میں ربوہ کے تمام جماعتی اداروں کے تمام کارکنان، ناظران، وکلاء، افسران صیغہ جات، ربوہ میں متعین مربیان، بیرون ملک سے تشریف لائے ہوئے مہمان، راہ مولیٰ میں جان قربان کرنے والوں کے لواحقین، اسیران راہ مولیٰ اور ان کے اہل خانہ، صدران محلہ، ہر محلہ سے احباب کی نمائندگی ربوہ کی تمام بیوت الذکر کے خادم چوکیداران یتامیٰ اور غرباء، خواتین میں جماعتی عہدیداران اور دیگر خواتین کے علاوہ یتامیٰ غرباء اور بیوگان شامل تھیں۔ دعوت کے آخر پر مرزا مسرور احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی نے دعا کرائی جس کے بعد یہ پروقار تقریب اختتام کو پہنچی۔

ولادت

خاکسار کے بڑے بیٹے خواجہ محمد عمر کو اللہ تعالیٰ نے مورخہ 01-6-30 کو پہلی لڑکی سے نوازا ہے۔ حضور انور نے نومولودہ کو از راہ شفقت وقف نو کی بابرکت تحریک میں شامل فرما کر فرینہ ثنایت نام تجویز فرمایا ہے۔ بچی مکرم نذیر احمد خان صاحب صدر جماعت احمدیہ پانی پت کی نواسی ہے۔ اس کی صحت و تندرستی درازیٔ عمر اور خادمہ دین بننے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ اعانت بدر ۵۰ روپے۔

اعلان نکاح

☆ خاکسار کے چھوٹے بیٹے عزیزم خواجہ عطاء الغفار کا نکاح عزیزہ امۃ الحی بنت مکرم شفیق احمد صاحب سندھی آف قادیان کے ہمراہ 21000 روپے حق مہر پر 01-11-10 کو حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر جماعت احمدیہ قادیان نے مسجد اقصیٰ میں پڑھا۔ رشتہ کے ہر دو خاندان کیلئے بابرکت ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ اعانت بدر 50 روپے۔ (خواجہ محمد عبداللہ درویش قادیان)

ضلع پربھنی (مہاراشٹر) میں آئی جی پولیس مہاراشٹر کی طرف سے منعقدہ

قومی ایکتا پروگرام میں قادیان سے احمدیہ وفد کی شرکت

مورخہ 02-1-11 کو ناندیڑ زون کے آئی.جی. پولیس جناب رام راؤ گھاڈگے صاحب کی طرف سے پربھنی شہر میں ایک پروگرام قومی ایکتا منعقد کیا گیا۔اس پروگرام میں ضلع کے سبھی پولیس اسٹیشن کے انچارج نے بھی حصہ لیا یہ پروگرام جناب بٹھل راؤ جادھو صاحب آئی پی ایس ضلع پولیس کپتان کی سفارش پر، خاص طور سے جماعت احمدیہ کے تعارف کی غرض سے منعقد کیا گیا جو کہ خود بھی جماعت احمدیہ سے کافی متعارف اور متاثر ہیں۔اس پروگرام کا اصل مقصد پولیس ڈیپارٹمنٹ کو احمدیت سے متعارف کرانا تھا۔تاکہ ڈیپارٹمنٹ کو یہ معلوم ہو جائے کہ اس دنیا میں ایک ایسی جماعت بھی ہے جو اسلامی تعلیم کے مطابق دنیا کے تمام پیغمبر رشی منی اور اوتار پر ایمان رکھتی ہے۔

خاکسار کی درخواست پر مکرم مولوی ظہیر احمد صاحب خادم ناظر دعوۃ الی اللہ بھارت کی ہدایت پر تین افراد پر مشتمل احمدی وفد شولاپور پہنچا جن میں مکرم مولوی سید تنویر احمد صاحب ایڈووکیٹ ناظم وقف جدید، مکرم مولوی برہان احمد ظفر صاحب ناظر نشر و اشاعت، اور مکرم مولوی گیانی تنویر احمد صاحب خادم نگران دعوۃ الی اللہ صوبہ پنجاب و ہماچل پردیش شامل تھے۔سب سے پہلے وفد کی ملاقات جناب بھگونت ڈی مورے صاحب آئی پی ایس کمشنر پولیس و جناب سنجیو کمار سنگھل صاحب آئی پی ایس ضلع پولیس کپتان سے ہوئی۔اس موقع پر جماعت احمدیہ کے وفد نے بڑے ہی اچھے انداز میں ہر دو افراد کو جماعت احمدیہ کے بارے میں بتایا۔اس کے بعد وفد پربھنی پہنچا جہاں قومی ایکتا اور بھائی چارہ پر جلسہ رکھا گیا تھا اللہ کے فضل سے جماعت احمدیہ کے ہر سہ علماء نے بہت ہی بہترین انداز میں تقاریر کیں اور وہاں موجود حکام کا دل جیت لیا۔پروگرام کے اختتام پر ہمارے جماعتی نمائندگان کو سرکٹ ہاؤس لے جایا گیا جہاں پر مولوی برہان احمد ظفر صاحب نے نماز جمعہ پڑھائی۔ایس ایس پی صاحب پربھنی کی طرف سے جماعت احمدیہ کے نمائندگان کا بہت اچھے انداز میں استقبال کیا گیا۔اسی روز شام کو سرکٹ ہاؤس میں ایس ایس پی صاحب نے آئی جی صاحب سے وفد کی ملاقات کرائی۔

مورخہ 4 جنوری 2002 کو اسی طرح کا ایک پروگرام قریبی ضلع ناندیڑ میں بھی رکھا گیا جس میں مکرم مولوی برہان احمد ظفر صاحب اور خاکسار نے شرکت کی اور وہاں ہندو مسلم ایکتا اور پیشوایان مذاہب کے موضوع پر ہماری تقاریر ہوئیں۔دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہماری کوششوں کو قبول کرتے ہوئے اس کے بہتر نتائج پیدا فرمائے۔

(عقیل احمد سہارنپوری سرکل انچارج شولاپور مہاراشٹر)

اعلان نکاح و تقریب رخصتانہ

☆ مکرمہ صائمہ امجد صاحبہ بنت مکرم امجد لطیف صاحب صوبائی امیر جماعت احمدیہ راجستھان جے پور کے نکاح کا اعلان مکرم عبدالسلام جعفر صاحب ابن مکرم بدرالدین جعفر صاحب کیپ ٹاؤن ساؤتھ افریقہ کے ساتھ دس ہزار Rands (ساؤتھ افریقن کرنسی) حق مہر پر محترم مولانا حکیم محمد دین صاحب نے مورخہ 2002-3-11 کو مسجد مبارک قادیان میں کیا۔رشتہ کے باعث برکت ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔اعانت بدر 210 روپے۔

(بشارت احمد حیدر شعبہ رشتہ وناطہ قادیان)

☆ خاکسار کے بیٹے مکرم طاہر احمد صاحب کا نکاح مورخہ 2002-1-27 بروز اتوار 'پلاورم' عنایت محل فنکشن ہال میں مکرم مولوی ایوب صاحب مبلغ چنئی نے محترمہ خدیجہ زینت صاحبہ بنت مکرم محمد ابراہیم صاحب آف چنئی کے ہمراہ مبلغ سات ہزار دو سو روپے حق مہر پر پڑھا۔بعدہ رخصتانہ کی تقریب عمل میں آئی۔30 تاریخ بروز بدھ مکرم طاہر احمد نے دعوت ولیمہ دیا جس میں احمدی و غیر احمدی احباب شامل ہوئے۔رشتہ کے جانبین کیلئے ہر جہت سے بابرکت اور مثمر بثمرات حسنہ ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔اعانت بدر 50 روپے۔(V.A محمد یوسف آف چنئی)

☆ مورخہ 02-2-27 کو خاکسار نے مکرم میر احمد اشفاق صاحب ابن مکرم میر احمد عارف صاحب ساکن جڑچرلہ کا نکاح مکرمہ تبسم افروز صاحبہ بنت مکرم اختر عالم صاحب مرحوم ساکن حیدر آباد کے ساتھ اکاون ہزار روپے حق مہر پر پڑھا۔اس موقعہ پر محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر جماعت احمدیہ قادیان نے دعا کروائی۔اس رشتہ کے ہر دو خاندان کیلئے بابرکت اور مثمر بثمرات حسنہ ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔اعانت بدر 200 روپے۔

(سید طفیل احمد شہباز مبلغ حیدر آباد)

☆ خاکسار کے سب سے چھوٹے بھائی مکرم قمر احمد اشرف نسیمی کی شادی کے سلسلہ میں مورخہ 01-10-7 کو بارات جمشید پور پہنچی جہاں مکرم مولوی سید آفتاب احمد صاحب نیر نے موصوف کا نکاح محترمہ زینت النساء صاحبہ بنت مکرم سید بشیر الحق صاحب آف جمشید پور کے ہمراہ 25000 روپے حق مہر پر پڑھا بعدہ رخصتانہ کی تقریب عمل میں آئی۔شادی کے بابرکت اور مثمر بثمرات حسنہ ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔اعانت بدر 101 روپے

(فہیم احمد۔مونگھیر۔بہار)

درخواست دعا

☆ خاکسار کے بچوں کی امتحانات میں نمایاں کامیابی، بیٹی کی شادی چند ماہ بعد ہونے والی ہے باعث برکت ہونے، والدہ اور اہل و عیال کی صحت و تندرستی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔(محمد عثمان۔وڈمان۔آندھرا پردیش)

غزل

فیض میں آفتاب لگتا ہے حسن میں ماہتاب لگتا ہے
خُلق میں لاجواب لگتا ہے آپ اپنا جواب لگتا ہے
جس بھی پہلو سے دیکھئے اس کو پورا پورا انتخاب لگتا ہے
بات میں رنگ اور خوشبو ہے لہجہ بالکل گلاب لگتا ہے
روز دیکھے ہیں خواب ملنے کے جب سے دیکھا ہے خواب لگتا ہے
مجھ سے آخر خفا وہ کیوں ہوگا بے وجہ اضطراب لگتا ہے
ہر قدم پل صراط ہے گویا روز روز حساب لگتا ہے
اس قدر تلخ تو نہیں دنیا ذائقہ ہی خراب لگتا ہے
اتنے دیکھے ہیں جھوٹ کے چہرے اب سمندر سراب لگتا ہے
پڑھتی رہتی ہوں ہر جگہ ہر وقت چہرہ چہرہ کتاب لگتا ہے
طاق نسیاں پہ دھر دیئے کیا دن اب پرانا نصاب لگتا ہے

(امتہ الباری ناصر)

منظوری قائدین علاقائی برائے سال 2001-02

مجلس خدام الاحمدیہ بھارت کے نئے سال 2001-02 کے لئے حسب تفصیل ذیل قائدین علاقائی کی تقرری عمل میں لائی گئی ہے متعلقہ مجالس مطلع رہیں۔

(معتمد خدام الاحمدیہ بھارت)

1.مکرم بجت پٹریٹ	قائد علاقائی	کیرلہ
2.مکرم اے ناصر احمد میلاپالم	″	تامل ناڈو
3.مکرم محمد عظمت اللہ غوری	″	آندھرا
4.مکرم سید شارق مجید	″	جنوبی کرناٹک
5.مکرم وسیم احمد وسیم یادگیر	″	شمالی کرناٹک
6.مکرم شیخ عبدالحلیم صاحب کیرہ	″	بنگال
7.مکرم سید احمد نصیر اللہ	″	اڑیسہ
8.مکرم سید وسیم احمد سیفی	″	کشمیر
9.مکرم نثار احمد اختر	″	جموں
10.مکرم عبدالعلیم عثمان آباد	قائد علاقائی	مہاراشٹر
11.مکرم شریف احمد فاروقی جے پور	″	راجستھان
12.مکرم محمد نورالدین قادیان	″	ہریانہ
13.مکرم مبارک احمد تقوی قادیان	″	پنجاب وہماچل
14.مکرم شعیب سلیجہ کانپور	″	یوپی
15.مکرم محمد انوار اللہ فضل احمد	″	بہار
16.مکرم مبشر احمد موسیٰ بنی مائنز	″	جھارکھنڈ
17.مکرم داؤد احمد	″	دہلی

☆☆☆

بقیہ صفحہ: (16)

التبشیر کے بیرون ملک تشریف لے جانے کی وجہ سے 1955 میں آپ کچھ عرصہ تک قائم مقام وکیل التبشیر رہے۔آپ کے مرکز سلسلہ ربوہ میں دیگر مختلف عہدہ جات کی تفصیل درج ذیل ہے۔

☆ 6 نومبر 1955 تا 29 فروری 1960ء نائب ناظر اصلاح وارشاد۔

یکم مارچ 1960 تا یکم جولائی 1961ء ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد۔

☆ 2 جولائی 1961ء تا 30 اپریل 1969ء ناظر زراعت۔

☆ یکم مئی 1969ء کو ناظر صنعت وتجارت۔

☆ 1966 تا 1969 پرائیوٹ سیکرٹری۔

☆ 2 مئی 1971ء کو ناظر امور عامہ

☆ 2 مئی 1978ء کو ناظر امور خارجہ بھی مقرر ہوئے۔

☆ 3 اگست 1983ء کو ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد تعلیم القرآن و وقف عارضی

☆ 7 اگست 1995ء کو ایڈیشنل ناظر اعلیٰ (اس عہدہ پر تا وفات خدمات انجام دیں)

☆ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کے ہمراہ بطور پرائیوٹ سیکرٹری 1970ء میں دورہ مغربی افریقہ اور 1973ء میں دورہ افریقہ و یورپ کے دوران ہمراہ جانے کا موقع ملا۔

محترم صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب کی وفات کے بعد 11 دسمبر 1997ء کو حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے آپ کو صدر، صدر انجمن احمدیہ کا اہم عہدہ سپرد کیا تا وفات آپ اس عہدہ جلیلہ پر فائز رہے۔

نصف صدی سے زائد عرصہ میں آپ کو نہایت اہم فرائض سرانجام دینے کا موقع ملا۔آپ کا خدمت دین سے بھرپور وقف بلاشبہ خلافت سے وابستگی، نظام سلسلہ کی اطاعت اور انتھک محنت کا آئینہ دار ہے۔

مورخہ 28 فروری 2002ء کو حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد فضل لندن میں آپ کی نماز جنازہ غائب پڑھائی۔

اللہ تعالیٰ آپ کے درجات کو بلند فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا کرے ☆☆☆

واجب معاوضہ پر خدمت کرنے کو تیار ہیں فتویٰ دہندگان

بھارتیہ پرجاتنتر میں پچھلے 20 سالوں سے کچھ ایسا چلن ہوگیا ہے کہ چناؤ کا موسم مذہب پرستی کی آندھیاں ضرور لے کر آتا ہے۔اتر پردیش کے چناؤ میں مذہب پرستی کی آندھیاں زیادہ شدت سے چل رہی ہیں۔ٹھنڈے بستے میں بند رام مندر کا مسئلہ پھر سڑکوں پر لایا جارہا ہے۔آر ایس ایس اور اس کے ہمجولی تنظیموں کیلئے ہندو مذہب پرستی کا بڑھتا بخار تبھی چھپڑ پھاڑ کر فائدہ مند ثابت ہوسکتا ہے جب مسلم مذہب پرستی بھی کارگر ہو۔اور یہ بھی سچ ہیکہ ایسے مسلمان نیتاؤں کی کمی نہیں ہے جو بی جے پی کیلئے رام باڑ والی تعاون بخش رول نبھانے کیلئے ہر وقت تیار ہیں۔یہی وجہ ہے کہ ایسے مولویوں اور اسلامی علماء اور مسلمان قوم کے ٹھیکے دار نیتاؤں کی خبروں سے میڈیا بھرا پڑا ہے۔جو ظاہر ہے واجب معاوضہ کے بدلہ میں اپنی خدمت طرح طرح کے انگنت پارٹیوں کو استعمال کرا رہے ہیں۔آج کل جمیل الیاسی جیسے مسجدوں کے اماموں کی بھرمار ہے جو مسلمانوں کے ووٹ آپ کی جیب میں ڈلوانے کیلئے فتوں کا بھی انتظام کر سکتے ہیں۔یاد رہے جمیل الیاسی صاحب جواب راجناتھ سنگھ کی نیا پار کروانے کے جہاد میں جٹے ہیں جو اکھل بھارتیہ امام سنگھٹن نام کی سیاسی دوکان مذہب کی چاشنی میں لپیٹ کر چلاتے ہیں۔بابری مسجد ڈھائے جانے کے بعد پی وی نرسمہاراؤ کے بچاؤ میں مسلمانوں کو لے جاکر ان سے ملوانے کا کام کرتے تھے۔ایسا نہیں ہے کہ اماموں کی جماعت یا اسلامی علماء صرف بھاجپا کیلئے کر رہے ہیں ایسے نمائندگان کی خدمت تقریباً سبھی پارٹیوں نے لی ہے۔۔دہلی کی شاہجہانی جامعہ مسجد کے اماموں کا بخاری کنبہ کانگریس سے لے کر جنتا پارٹی جس میں جن سنگھ بھی ہے شامل رہی ہے کی مدد کیلئے حکم نامہ جاری کرتے رہے ہیں۔اسے ہمارے ملک کی بدقسمتی ہی کہا جائے گا کہ اتری بھارت کی مسلم سیاست فتووں اور روزہ افطار کی بھول بھلیاں سے باہر نہیں آسکی ہے۔فتویٰ کو جاری کرنے کا حق صرف خلیفہ، مفتی یا قاضی کا ہے اسے کوئی امام قاری یا کوئی دوسرا شخص جاری نہیں کرسکتا۔ان فتووں میں جن مدعوں کو اٹھایا جاسکتا ہے وہ اسلام کے مذہبی درشن اور شریعت سے جڑے ہونے چاہئے۔مسلمانوں کے ووٹوں کو بٹورنے کیلئے دوسرا ہتھکنڈا افطار پارٹیاں ہیں۔جنکا چلن دلی کی سیاسی گلیاروں سے نکل کر اب چھوٹے چھوٹے شہروں تک پھیل گیا ہے۔افطار روزہ دھاریوں کا ایک اہم کام ہے جس کے ذریعہ ہر روز روزہ کھولا جاتا ہے اور اس میں حصہ لینے کے حقدار روزہ دار ہی ہونے چاہئے لیکن مسلمانوں کو پٹانے کیلئے اس پاک کام کو بھی ان نیتاؤں نے ہتھیا لیا ہے جن کا بھلے ہی ملک کے عام مسلمانوں کی بھلائی سے کوئی لینا دینا نہیں ہے۔اسلام کا جھنڈا اٹھائے اور مسلمانوں کے ٹھیکیدار ایسے بہت سے لوگ ہمارے ملک میں ہیں جو مسلمان عورت کے حقوق تعلیم نسواں مدرسوں کی پڑھائی میں تبدیلی کے کسی بھی مشورہ کو مذہب اور شریعت میں دخل نہیں مانتے پر فتووں اور افطار کے نام پر کئے جارہے کھلواڑ پر چپی سادھے رہتے ہیں۔مسلمانوں کی حالت پر گھڑیالی آنسو بہانے والے یہ قوم کے رہنما ہندو مذہب پرست سنگھٹنوں کی اس بات کیلئے آلوچنا کرنا نہیں بھولتے کہ وہ مذہب اور سیاست کا گھال میل کر رہے ہیں۔لیکن خود مسلمانوں کے نام پر ایسا کیا جارہا ہے تو انہیں سانپ سونگھ جاتا ہے سچ تو یہ ہے کہ سیاست میں فتووں اور افطار پارٹیوں کا ہونا بالکل اسی طرح ہندوستانی دھرم نرپیکش راجیہ کو ٹھینگہ دکھانا ہے جس طرح سنگھی اور ان کے ہم جولی کر رہے ہیں۔یہ سچ ہیکہ فتووں اور افطار دعوتوں کی اس لیلا کیلئے صرف مسلمانوں کو ذمہ دار ٹھہرانا ٹھیک نہیں ہوگا۔سبھی پارٹیاں اس بات کو ٹھیک طرح جانتی ہیں کہ مسلمانوں کی معاشرتی حالت سدھارنے کیلئے کچھ بھی کئے بنا ان کے ووٹ بٹورنے کا یہ آسان طریقہ ہے اور اس کام کو انجام دینے کیلئے ضرورت ہے کچھ چھٹ بھیا مولویوں کی کچھ رنگ برنگی ٹوپیوں اور داڑھیوں کی۔آر ایس ایس سے پیدا ہوئی بھاجپا اس کھیل میں کانگریس اور دوسری پارٹیوں کو چھوڑ کر سب سے آگے ہے۔

(نو بھارت ممبئی 31 جنوری 2002-

سہارنپور اتر پردیش کے مدرسہ سرکڈی شیخ میں بم دھماکہ کرنے والا گرفتار

کوتوالی دیہات علاقہ میں کچھ دن پہلے ایک مدرسہ میں بم پھینکنے اور ٹائم بم سے دھماکہ کرنے والے مجرم مسرور کو پولیس نے گرفتار کرلیا ہے۔

پولیس ترجمان نے بتایا کہ چانکی گاؤں کا رہنے والا مسرور پچھلے کئی دنوں سے جیل میں بند مفتی اسرار سے ملنے کی کوشش کر رہا تھا۔اس پر لگاتار نظر رکھی جارہی تھی۔اس درمیان شک ہونے پر اسے جیل کے پاس سے گرفتار کرلیا گیا مسرور نے پوچھ تاچھ میں مدرسہ میں بم پھینکنے اور وہیں ٹائم بم کے ذریعہ دھماکہ کرنا قبول کرلیا ہے۔یاد رہے کہ کچھ دن پہلے سرکڈی شیخ کے پاس ایک مدرسہ میں پہلے ایک دھماکہ ہوا اس کے کچھ ہی دیر کے بعد پاس ہی ایک ٹائم بم پھٹا تھا اس بارے میں مسرور نے بتایا کہ اس نے پہلے ٹائم بم رکھا ہوا تھا۔پھر مدرسہ میں بم پھینک کر وہ اپنے گھر چلا گیا تھا۔ٹائم بم سے دھماکہ کا مقصد زیادہ سے زیادہ لوگوں کو نقصان پہنچانا تھا۔ٹائم بم کا وقت دھماکہ سے کچھ دیر کے بعد کا اس لئے کیا گیا تھا تاکہ دھماکہ کے بعد جب لوگ وہاں اکٹھے ہوں تبھی وہ ٹائم بم سے دھماکہ کرے جس سے زیادہ سے زیادہ خون خرابہ ہو۔

(دینک جاگرن دہرادون 26 فروری 2002ء)

پربھنی (مہاراشٹر) پولیس کی طرف سے قومی ایکتا پروگرام کا انعقاد

آج مورخہ 02-1-11 بروز جمعہ ساڑھے گیارہ بجے ضلع پربھنی پولیس ہیڈ کوارٹر کے نوچیتنہ سبھا گریہہ (ہیرک ہال) میں جناب رام راؤ گھاڈگے صاحب انسپکٹر جنرل پربھنی کی قیادت و رہنمائی میں قومی ایکتا و بھائی چارہ کی غرض سے ایک پروگرام منعقد کیا گیا جس میں خاص طور سے احمدی جماعت کے نمائندگان جناب سید تنویر احمد صاحب ایڈووکیٹ ناظم وقف جدید، جناب مولوی برہان احمد ظفر صاحب ناظر نشر و اشاعت و نگران دعوت الی اللہ گجرات، مکرم مولوی گیانی تنویر احمد صاحب خادم نگران دعوت الی اللہ صوبہ ہماچل و پنجاب جناب عقیل احمد صاحب سہارنپوری سرکل انچارج شولاپور سرکل صوبہ مہاراشٹر نے اپنے اپنے خیالات کا اظہار فرمایا اس پروگرام میں جناب بٹھل راؤ جادھو صاحب سپرنٹنڈنٹ پولیس و جناب وی این پوار صاحب ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ پولیس ہیڈ کوارٹر ضلع پربھنی و کثیر تعداد میں ضلع کے پولیس افسران شریک تھے اس پروگرام میں خاص طور سے قادیان ضلع گورداسپور پنجاب سے تشریف لائے احمدی جماعت کے مقررین نے فرمایا کہ کوئی بھی مذہب نفرت کی تعلیم نہیں دیتا ہم سب ایک ہی خدا کے بندے ہیں خدا کی نظر میں بحیثیت انسان سب برابر ہیں۔پربھنی پولیس جماعت احمدیہ کے نمائندگان کا تہہ دل سے شکرگزار ہے۔(پولیس ترجمان ضلع پربھنی کی رپورٹ) (مرسلہ عقیل احمد سہارنپوری سرکل انچارج شولاپور مہاراشٹر)

گجرات میں تاحال دنگے جاری ہیں

احمد آباد اور گجرات کے دوسرے کئی شہروں میں تاحال تشدد جاری ہے۔احمد آباد میں تازہ فرقہ وارانہ تشدد میں دو اشخاص ہلاک اور 11 زخمی ہوئے۔جبکہ راجکوٹ کے ہوائی اڈہ پر ایک زبردست دھماکہ ہوا۔دودھیشور ایریا میں آگ زنی اور پتھراؤ کرنے والے ہجوم کو منتشر کرنے کے لئے پولیس نے گولی چلائی۔یاد رہے کہ ان فسادات میں اب تک چھ صد سے اوپر جانیں تلف ہوئیں ہیں مساجد شہید کردی گئیں اور کروڑوں کا مالی نقصان ہوچکا ہے۔

اڑیسہ اسمبلی پر وی۔ایچ۔پی اور بجرنگ دل کی دہشت گردی

16 مارچ کو بجرنگ دل اور وشو ہندو پریشد کے پانچ سو سے زائد حامیوں نے اڑیسہ اسمبلی میں زبردست توڑ پھوڑ مچائی اور پولیس گاڑیوں کو آگ لگادی۔مظاہرین مطالبہ کر رہے تھے کہ ایودھیا میں مندر بنایا جائے یہ لوگ چاروں طرف سے اسمبلی کے اندر داخل ہوئے اور وہاں توڑ پھوڑ مچائی۔اسمبلی کے اندر موجود وزیروں ممبران اسمبلی اور صحافیوں کو جان بچا کر بھاگنا پڑا۔پولیس نے دراندازوں کو پیچھے ڈھکیل دیا اور لاٹھیاں برسائیں اس کاروائی میں کئی لوگ زخمی ہوئے۔

دریں اثناء وزیر داخلہ لال کرشن ایڈوانی نے کہا ہے کہ اڑیسہ اسمبلی کے واقعہ کو پارلیمنٹ کے حملہ سے نہیں جوڑا جا سکتا۔جبکہ دیگر سیکولر پارٹیاں مذکورہ انتہا پسند متعدد تنظیموں پر پابندی کا مطالبہ کر رہی ہیں۔

بنگلہ دیش میں ہندوؤں کے 20 مکانات کو آگ لگادی گئی

500 ہندو مارے جاچکے ہیں

بنگلہ دیش میں اقلیتی فرقے کے خلاف ان دنوں تشدد میں اضافہ ہوگیا ہے۔اور انتہائی تازہ واقعہ میں حکمران بنگلہ دیش نیشنلسٹ پارٹی کی اتحادی جماعت اسلامی کے کارکنوں نے رواں مہینے کے شروع میں ضلع نتورے کے لال پور علاقہ میں ہندوؤں کے 20 گھروں کو آگ لگادی۔سرکاری ذرائع کے مطابق بلوائیوں نے کالی علاقے میں ایک مذہبی عبادت گاہ کو بھی آگ لگادی اور مقامی لوگوں کو مزید حملوں کی دھمکی دی۔جب سے بیگم خالدہ ضیاء وزیر اعظم بنی ہیں، تب سے جماعت کے کارکنوں نے اقلیتی فرقے کو نشانہ بنانا شروع کردیا ہے۔ایک رپورٹ کے مطابق انتخابات کے بعد اقلیتی فرقے پر 8867 حملے ہوئے ہیں جن میں 500 افراد مارے گئے ہیں۔

اسلام آباد (پاکستان) میں گرجا گھر میں دہشت پسندوں کے حملہ کے بعد امریکہ نے پاکستان سے اپنا سفارتی عملہ گھٹایا

17 مارچ کو پاکستان کے دارالحکومت کے ایک سفارتی انکلیو میں واقع پروٹسٹنٹ چرچ میں سنڈے سروس کے دوران کئی دھماکے ہوئے جن میں 5 افراد مارے گئے۔اسلام آباد کے پولیس سربراہ ناصر درانی نے اسے ''دہشت پسندانہ حملہ'' قرار دیا۔یہ دھماکے قریباً 10 بج کر 50 منٹ پر ہوئے اس وقت پروٹسٹنٹوں کے اس بین الاقوامی چرچ میں ساٹھ ستر افراد مصروف عبادت تھے۔ہلاک شدگان میں 3 غیر ملکی ہیں۔جنرل مشرف نے اس کاروائی پر گہرے دکھ کا اظہار کیا ہے۔اس حملہ کے بعد امریکہ نے پاکستان سے اپنے سفارتی عملہ میں کمی کردی ہے اور دوسری طرف پاکستان میں مقیم امریکیوں کو اپنی حفاظت کیلئے ہوشیار بھی کیا ہے۔

درخواست دعا

مکرم جبار خان صاحب اور اہلیہ اللہ رکھی بی بی کی صحت و سلامتی اور لڑکا رفیق خان معلم آگرہ کی لمبی زندگی اور دینی و دنیاوی ترقیات کے لئے دعا کی درخواست کرتے ہیں۔اعانت بدر ۱۰۰ روپے۔غلام حیدر خان معلم تالبر کوٹ)

کیا کہتے ہیں پاکستانی اخبارات

توہین رسالت اور احمدیوں کو غیر مسلم قرار دینے کا قانون ختم کیا جائے

جنرل مشرف کو دی گئی امریکی ایوان نمائندگان کی قرارداد

امریکہ کے ایوان نمائندگان میں ایک قرارداد کے ذریعے پاکستان سے مطالبہ کیا گیا ہے کہ وہ توہین رسالت کا قانون اور احمدیوں کو غیر مسلم قرار دینے کی ترمیم کو ختم کر دے۔ قرارداد جنرل مشرف کے دورہ امریکہ کے دوران 14 فروری کو پیش کی گئی۔ ایوان نے اس قرارداد کو انٹرنیشنل ریلیشنز کمیٹی کو پیش کر دیا۔ قرارداد میں بتایا گیا ہے کہ پاکستان میں مذہب کی بنیاد پر امتیاز برتا جا رہا ہے۔ (روزنامہ نوائے وقت۔ خبریں۔ پاکستان مورخہ 19 فروری 2002ء)

لاؤڈ سپیکر کی خلاف ورزی پر علماء کی گرفتاریاں

کالعدم تنظیموں کے خلاف کریک ڈاؤن اور لاؤڈ سپیکر کی خلاف ورزی کرنے پر متعدد کارکنوں اور علماء کو گرفتار کیا گیا ہے۔ ساہیوال میں جمعیت اہل حدیث کے جنرل سیکرٹری ضیاء اللہ شاہ بخاری کو پولیس نے خطبہ جمعہ سے روک دیا اور سپیکر بند کروا دیا اور مزید 7 مساجد میں بھی ایسی ہی کاروائی کی گئی۔ سرگودھا میں 34 خطیب گرفتار کئے گئے۔ سرگودھا پولیس نے لاؤڈ سپیکر ایکٹ کی خلاف ورزی کرنے پر علماء اور خطیبوں کو گرفتار کر کے مقدمات درج کئے۔ ملک کے دوسرے شہروں میں بھی گرفتاریاں عمل میں آئی ہیں۔

لاؤڈ سپیکر کے ناجائز استعمال پر 24 امام مسجد گرفتار

صدر جنرل پرویز مشرف کے خطاب کے بعد لاؤڈ سپیکر کے ناجائز استعمال کے الزام میں فیصل آباد میں 12 آئمہ مساجد کو گرفتار کر کے ان کے خلاف الگ مقدمہ درج کر لیا بورے والا سے بھی 12 مساجد کے ائمہ کو گرفتار کیا گیا ہے۔ پکڑے جانے والے علماء کے خلاف چندہ مانگنے کے اعلانات کرنے، دھواں دھار تقاریر کر کے عوام الناس کے آرام میں خلل ڈالنے کے الزامات عائد کئے گئے ہیں۔

دینی و جہادی جماعتوں کے 23 رسالے بند کرنے کا حکم

وفاقی وزارت داخلہ نے مذہبی و جہادی تنظیموں کے زیر اہتمام چلنے والے جرائد و رسائل کے سیکشن 11-B برائے انسداد دہشت گردی ایکٹ کے تحت بند کرنے کے لئے چاروں صوبوں کے ہوم سیکٹروں کو ہدایت نامہ جاری کر دیا ہے۔

جنگ انٹرنیٹ پولنگ نے مخلوط انتخاب کو درست قرار دیا

جنگ گروپ آف نیوز پیپرز کی ویب سائٹ پر آن لائن پولنگ میں پوچھے گئے ایک سوال پر قارئین کی اکثریت نے مخلوط طرز انتخاب کی بحالی کو درست فیصلہ قرار دیا ہے۔ 55 فیصد نے حق میں رائے دی 34 فیصد نے خلاف رائے دی جبکہ 11 فیصد نے اپنی رائے محفوظ رکھی۔

مخلوط انتخابات ایک اچھا قدم

معروف کالم نگار اعظم سلطان سہروردی ایڈووکیٹ روزنامہ خبریں 19 جنوری 2002ء میں لکھتے ہیں:-

''مخلوط انتخابات کے فیصلے سے پاکستانی قوم کا اتحاد منظم ہوگا۔ جداگانہ انتخابات نے ملت میں انتشار پیدا کیا ضیاء الحق کا یہ حکم بد نیتی پر مبنی تھا اور اس کا واحد مقصد پیپلز پارٹی اور دیگر ''ون نیشن'' پاکستانی قومیت کی داعی پارٹیوں کو اقلیتوں کے ووٹوں سے محروم کرنا تھا۔ اس فیصلے کا سب سے بڑا فائدہ احمدیہ کمیونٹی کو ہوگا کیونکہ اس کمیونٹی کے ارکان گزشتہ کئی برس سے رائے دہندگی کے حق سے قطعی محروم تھے۔ انہیں ووٹ ڈالنے کے لئے اپنے آپ کو غیر مسلم تسلیم کرنا پڑتا تھا اور وہ اس کے لئے تیار نہ تھے۔ اس لئے ووٹ نہ دینا ہی بہتر سمجھتے تھے۔ اس کمیونٹی کے لئے جو اقلیتی نشستیں مختص تھیں وہ کوئی ''فراڈ پارٹی'' اپنے آپ کو قادیانی ظاہر کر کے حاصل کر لیتی تھی۔ جبکہ یہ کمیونٹی اس شخص کو قادیانی تسلیم نہیں کرتی تھی۔ احمدیہ کمیونٹی سے ہم کوئی خاص ہمدردی نہیں رکھتے لیکن ہمیں یہ بھی خیال ہے کہ انہیں ان کے پاکستانی شہری ہونے کے حق سے محروم کرنے کی سازش کا نوٹس لینا چاہئے۔ کیونکہ یہ پاکستانی شہری ہیں ملت پاکستان کا حصہ ہیں۔ اور ملت کے تمام حصوں کو اکٹھے لیکر چلنے میں ہی کامیابی ہے۔

صدر پرویز مشرف کو اس بات کا اہتمام کرنا چاہئے کہ انتخابی پرچیوں اور انتخابی فہرستوں میں مسلم اور غیر مسلم کے کالم بنا کر ان کے مخلوط انتخابات کی سکیم کو سبوتاژ نہ کیا جا سکے۔ اقلیتوں کے ووٹ کے لئے تمام سیاسی جماعتوں کو برابر کوشش کرنی چاہئے۔ اور اس سلسلے میں قائداعظم محمد علی جناح کی مثال کو سامنے رکھنا چاہئے جنہوں نے مسلم لیگ میں چوہدری ظفر اللہ خان کو شامل رکھا اور وزیر خارجہ بھی بنایا۔ اگر قائداعظم مسلم لیگ میں قادیانی چوہدری ظفر اللہ کو شامل کر سکتے تھے تو کوئی وجہ نہیں کہ موجودہ مسلم لیگیں جو سب کی سب قائداعظم کی شیدائی ہونے کی دعویدار ہیں وہ ایسا عمل نہ کر سکیں اور اقلیتوں کو اپنی جماعتوں میں شامل کر کے عہدہ نہ دے سکیں۔ پاکستان میں جو کچھ بھٹو اور ضیاء الحق کے ادوار میں ہوا ہے اور جس طرح ہم نے اپنی ملت میں انتشار پیدا کیا یہ ضروری ہے کہ اب قومی اتحاد پیدا کرنے کے لئے تمام جماعتیں خصوصی اقدامات کریں۔

آپ کے خطوط - آپ کی رائے

اسرائیلی دہشت گردی پر امریکہ کی نظر کیوں نہیں؟

''اس وقت بین الاقوامی میڈیا پر فلسطین کا مسئلہ بہت چھایا ہوا ہے اور اسرائیل پورے جنگی جنون میں انتہائی ظلم و ستم کے پہاڑ فلسطین کی معصوم عوام پر توڑ رہا ہے اور پورے شدومد سے سارے حربے اپنا کر فلسطینیوں کو کمزور کرنے اور ان کی آواز کو دبانے کے لئے ہر ممکن کوشش میں لگا ہوا ہے اور موجودہ جارحیت اب تک کی، اس کی سب سے بڑی کاروائی ہے۔ اسرائیل کی فوج کھلم کھلا تمام آلات کے ساتھ فلسطین کی معصوم عوام کو نشانہ بنا رہی ہے۔ یو این او کی جنرل اسمبلی ہو یا سیکورٹی کونسل سب خاموش تماشائی بنے بیٹھے ہیں۔ اور امریکہ جو کہ بار بار بعض ممالک کو دھمکیاں دے رہا ہے اس کی اسرائیل کی یہ بے پناہ جارحیت اور مظلوم فلسطینیوں کا حال زار نظر نہیں آ رہا ہے جبکہ وہ اب بھی دہشت گردی کو صفحۂ ہستی سے مٹانے کے درپے ہے۔ لیکن یہ بات ہماری سمجھ سے دور ہے کہ اسرائیل کی دہشت گردی پر اس کی نظر کیوں نہیں پڑتی ہے۔ بکتر بند گاڑیاں میزائل اور توپیں وغیرہ فلسطین کی آبادی کو ملیا میٹ کرنے کے لیے استعمال میں لائی جا رہی ہیں۔ اس سے تو انصاف پسند اقوام کی آنکھیں کھل جانی چاہئیں اور انہیں بانگ دہل یہ اعلان کر دینا چاہئے کہ اسرائیل پوری طرح سے دہشت گردی میں شامل ہے۔ اور تمام ممالک کو یک جہت ہو کر اس پر دباؤ ڈالنا چاہئے کہ وہ مظلوم فلسطینیوں پر ظلم کرنا بند کر دے ورنہ اس کے خلاف اسی طرح کاروائی کی جا سکتی ہے جس طرح طالبان کے خلاف کی گئی تھی۔

ہم اس وقت خاص طور پر انصاف پسند اقوام سے خصوصاً اور تمام دنیا کے لوگوں کو عموماً یہ مشورہ دیتے ہیں کہ اگر آج اسرائیل کو اسی طرح کھلی چھٹی دے دی گئی اور کسی طرح کی کوئی کاروائی نہ کی گئی تو حالات اور خطرناک ہو سکتے ہیں۔ اسرائیل کہنے کو تو ایک چھوٹا سا ملک ہے لیکن اس کے پس پردہ امریکہ کا پورا پورا ساتھ ہے اس لئے وہ کسی کی پرواہ نہیں کرتا ہے۔ ستم ظریفی یہ ہے کہ اسلامی ممالک وہاں قریب بیٹھے یہ سب کچھ دیکھ رہے ہیں لیکن اب تک یہ سارے ممالک اکٹھے ملکر اسرائیل کے خلاف کوئی ٹھوس قدم نہیں اٹھا سکے ہیں۔ عدل و انصاف تو کہیں نظر آتا ہی نہیں جس کی لاٹھی اس کی بھینس کا نظارہ ہر جگہ ہے۔ لیکن محض انسانیت کے ناطے ہم سلامتی کونسل اور یو این او کی جنرل اسمبلی کے جملہ ممبران سے مؤدبانہ اپیل کرتے ہیں کہ فلسطین کے مسئلہ پر خصوصی دھیان دیں اور اس کو حل کرنے کی ہر ممکن کوشش کریں تا کہ وہ لوگ بھی آرام و سکون سے زندگی گزار سکیں۔ (محمد یوسف انور۔ قادیان)

منظوری مجلس عاملہ انصار اللہ بھارت 2002ء

سیدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے از راہ شفقت درج ذیل مجلس عاملہ انصار اللہ بھارت کی منظوری مرحمت فرمائی ہے۔ اللہ تعالیٰ ان سب کو احسن رنگ میں خدمت بجالانے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔ (صدر مجلس انصار اللہ بھارت)

1- نائب صدر اول ...... مکرم ڈاکٹر محمد عارف صاحب تنگی
2- نائب صدر دوم ...... مکرم وحید الدین صاحب شمس
3- قائد عمومی ...... مکرم مولوی فیض احمد صاحب
4- قائد تجنید ...... مولوی سید نصیر الدین صاحب
5- قائد تعلیم ...... ڈاکٹر دلاور خان صاحب
6- قائد تربیت ...... مولوی جاوید اقبال صاحب اختر
7- قائد تبلیغ ...... مولوی منیر احمد صاحب خادم
8- قائد مال ...... ریحان احمد صاحب ظفر
9- قائد تحریک جدید ...... مولوی بشارت احمد صاحب حیدر
10- قائد وقف جدید ...... مکرم یونس احمد صاحب
11- قائد ایثار ...... مکرم ملک ڈاکٹر بشیر احمد صاحب ناصر
12- قائد صحت جسمانی ...... مکرم عبد العزیز صاحب اختر
13- قائد اشاعت ...... سید تنویر احمد صاحب ایڈووکیٹ
14- آڈیٹر ...... مکرم چوہدری منصور احمد صاحب چیمہ
15- زعیم اعلیٰ قادیان ...... مولوی محمد حمید کوثر صاحب

صوبائی اجتماع مجلس انصار اللہ کرناٹک

صوبائی اجتماع مجلس انصار اللہ کرناٹک مورخہ 14 اپریل بمقام یادگیر منعقد ہو رہا ہے۔ تمام زعماء کرام مبلغین، معلمین اور صدر صاحبان و امراء حضرات سے درخواست ہے کہ اپنی اپنی مجالس کی نمائندگی کے سلسلہ میں سعی فرما کر اس اجتماع کو کامیاب بنائیں۔ اراکین مجلس زیادہ سے زیادہ تعداد میں شمولیت کی کوشش کریں۔ اللہ تعالیٰ اس اجتماع کو ہر جہت سے کامیاب بنائے۔ آمین۔ (صدر مجلس انصار اللہ بھارت)

بقیہ صفحہ: (۱۵)

کر گئے تو یقیناً اللہ اس سے جو تم کرتے ہو خوب باخبر ہے۔ (۵-۱۸)

کتاب اللہ میں انصاف کے تعلق میں کئی اور بھی احکام بیان ہوئے ہیں مثلاً ...... ''اور جب تم لوگوں کے درمیان فیصلے کرو تو فیصلے انصاف سے کرو۔'' (۴:۵۸-۵:۴۲)

اس آیت میں بین الناس کے الفاظ قابل غور ہیں۔ یعنی انسانوں کے درمیان یعنی صرف مسلمانوں کے درمیان نہیں بلکہ لوگوں کے ہر طبقہ کے درمیان۔'' (۸۷-۸۸)

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWS PAPER FOR INDIA AT NO-R.N61/57

Subscription
Annual Rs/-200
Foreign
By Air : 20 Pound or 40$ U.S.A
: 60 Mark German
By Sea : 10 Pound or 20$ U.S.A

The Weekly BADR

Qadian 143516, Distt. Gurdaspur Punjab ((INDIA)

Tel Fax :(0091)01872-20757
Tel Fax:(0091) 01872-21702

Vol:51 Wednesday 27th. March 2002 Issue. No. 13

افغانستان کے نئے تدریسی نصاب میں سے ایسے اسباق نکال دئے گئے ہیں جن میں جہاد کی تعریف کی گئی ہے اور تشدد و خون ریزی کا جنون پیدا ہوتا ہے

﴿نیا تعلیمی نصاب 23 مارچ سے شروع ہو چکا ہے﴾

افغانستان میں نیا تعلیمی سال 23 مارچ سے شروع ہو چکا ہے تاہم کئی پرائیویٹ سکولوں نے لوگوں کے مطالبہ پر اپنے یہاں پہلے سے ہی پڑھائی شروع کر دی ہے۔ ریاضی اور سائنس جیسے موضوعات کو سکولوں کے نصاب میں ترجیح دی گئی ہے۔ نبراسکا یونی ورسٹی میں کام کرنے والے افغانی دانشوروں کی تیار کردہ کتابیں کابل پہنچنے لگی ہیں۔ یہ کتابیں پاکستان میں چھاپی گئی ہیں۔ افغانستان میں طالب علموں کو گنتی سکھانے کیلئے اب گولیوں اور کلاشنکوف کا استعمال نہیں کرنا پڑے گا۔ نئی کتابوں میں اب تصاویر بھی نظر آئیں گی۔ جن کی اشاعت پر طالبان نے پابندی عائد کر دی تھی۔ طالبان نے لڑکیوں کے تعلیم حاصل کرنے پر پابندی لگا دی تھی۔ اور لڑکوں کی تعلیم کو بھی اسلامی تعلیم کے اصول تک محدود کر دیا تھا۔ طالبان کے اہلکار غیر ملکی اعانت سے خفیہ طور پر چلنے والے سکولوں پر اکثر چھاپے مارتے رہتے تھے۔ 12 سالہ شاکر اللہ نے شکایت بھرے لہجے میں کہا وہ بہت سخت گیر تھے اور طالب علموں کے ساتھ ہمیشہ برا سلوک کرتے تھے۔ اس لئے میں نے اسکول چھوڑ دیا۔ اور اپنے والد کے ساتھ آہن گری کے پیشہ میں لگ گیا۔ ماضی کے برخلاف پہلی مرتبہ ان نئی کتابوں کے بیک کور پر ایسی تصویریں شائع کی گئی ہیں جن میں منشیات کے عادی لوگ دکھائے گئے ہیں اور اس پر منشیات کے خلاف نعرے لکھے ہیں۔ وزارت تعلیم کے ایک سینئر اہلکار عبدالنبی وحیدی کا کہنا ہے کہ طالبان جنونی تھے۔ انہوں نے سائنس اور ٹیکنالوجی کے معاملہ میں مسائل کھڑے کئے۔ انہوں نے ریاضی اور سائنس پر کوئی توجہ نہیں دی۔ کیونکہ انہیں ڈاکٹروں اور انجینئروں کی ضرورت کا احساس ہی نہیں تھا۔ ہم جدیدیت اور اسلام پر توجہ دے رہے ہیں۔ لیکن عوام کے شدید مذہبی جزبات کا احساس ہونے کے بعد بڑی تعداد میں کابل آنے والی ان کتابوں کو واپس لوٹا دیا گیا جن کے پہلے صفحہ پر بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نہیں لکھا تھا۔ افغانیوں کے لئے بسم اللہ کے بغیر کسی کتاب کا تصور محال ہے تاہم ایک دوسرے افغانی ماہر تعلیم نور اللہ نے بتایا کہ ہم نے ایسے تمام اسباق اور مضامین کتابوں سے نکال دئے ہیں جن میں جہاد کی تعریف کی گئی ہے۔ اور جن سے تشدد اور خوں ریزی کا جنون پیدا ہو سکتا ہے۔ اقوام متحدہ کا کہنا ہے کہ افغانستان میں صرف 32 فیصد مرد اور 8 فیصد عورتیں خواندہ ہیں توقع ہے 7 سے 14 برس کے تقریباً 15 لاکھ طالب علم 23 مارچ تک سکولوں میں دوبارہ آئیں گے۔ مقامی مولویوں اور علماء کرام کو قبائلیوں کو اپنی لڑکیوں کو تعلیم کیلئے سکول بھیجنے کیلئے آمادہ کرنے کے کام پر لگایا گیا ہے۔ یونیسیف اور دیگر بین الاقوامی ایجنسیوں نے 70 لاکھ نئی نصابی کتابیں، سٹیشنری اور دیگر تربیتی ساز و سامان تقسیم کئے ہیں وزارت تعلیم نے ان 7000 ٹیچروں کی خدمات حاصل کی ہیں جنہیں طالبان نے اپنے دور میں برطرف کر دیا تھا ان میں عورتیں بھی شامل ہیں کئی برسوں میں پہلی مرتبہ عورتیں بھی جن میں بہت سی برقعہ پوش تھیں وزارت تعلیم کے دفتر میں اپنا نام درج کرانے کیلئے پہنچیں ادھر بش نے افغانستان کے سکولوں کیلئے ایک کروڑ نصابی کتابیں ٹیچروں کو تربیت دینے والی 20 ٹیمیں فراہم کرنے کا دعویٰ کیا ہے انہوں نے کہا کہ نئے نظام تعلیم میں یہ کتابیں طلباء کو جنونیت اور انتہا پسندی کے بجائے رواداری اور انسانیت کا احترام کرنا سکھائیں گی۔

محترم چوہدری ظہور احمد باجوہ صاحب صدر صدر انجمن احمدیہ ربوہ وفات پا گئے

.... انا للہ وانا الیہ راجعون ....

احباب جماعت کو افسوس کے ساتھ اطلاع دی جاتی ہے کہ 57 سال تک بھرپور خدمات سرانجام دینے والے مخلص اور فدائی احمدیت، صدر صدر انجمن احمدیہ پاکستان اور ایڈیشنل ناظر اعلیٰ محترم چوہدری ظہور احمد باجوہ صاحب مورخہ 19 فروری 2002ء بروز منگل شام 5 بجے اپنی اقامت گاہ دارالصدر شمالی ربوہ میں بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔ آپ کی عمر 83 سال تھی۔

اگلے دن مورخہ 20 فروری بعد نماز عصر مسجد مبارک میں مکرم صاحبزادہ مرزا مسرور احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی نے آپ کی نماز جنازہ پڑھائی۔ نماز جنازہ کے بعد احاطہ مسجد مبارک میں لائن بنا کر مکرم چوہدری صاحب کا آخری دیدار کیا گیا جس کے بعد جنازہ بہشتی مقبرہ لے جایا گیا۔ تدفین قطعہ خاص میں عمل میں آئی۔ قبر تیار ہونے کے بعد مکرم صاحبزادہ مرزا مسرور احمد صاحب نے دعا کرائی۔

مکرم چوہدری ظہور احمد باجوہ صاحب ان خوش نصیب خدام دین میں سے ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ، حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ اور حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے دور خلافت میں جماعت احمدیہ کی اہم جماعتی ذمہ داریاں احسن رنگ میں ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائی۔

ابتدائی و خاندانی حالات

مکرم چوہدری ظہور احمد صاحب باجوہ 20 اپریل 1919ء کو چک نمبر 33 جنوبی ضلع سرگودھا میں پیدا ہوئے۔ آپ کے والد صاحب کا نام مکرم چوہدری شیر محمد صاحب تھا۔ آپ کے خاندان میں سب سے پہلے آپ کے والد صاحب کو خلافت ثانیہ کے ابتداء میں قبول احمدیت کی سعادت نصیب ہوئی۔ اس دور میں مرکز احمدیت قادیان سے تربیت اور دعوت الی اللہ کی غرض سے آپ کے گاؤں میں جب احمدی علماء کرام تشریف لایا کرتے تھے تو آپ کے والد صاحب ان کی مہمان نوازی کرتے اور اپنے گھر ٹھہراتے ایک مرتبہ مولانا غلام رسول راجیکی صاحب آپ کے گاؤں میں دس دن تک قیام فرما رہے۔

تعلیم اور ملازمت

آپ نے اپنے چک کے قریبی چک نمبر 34 جنوبی ضلع سرگودھا میں مڈل تک تعلیم حاصل کی اور نویں جماعت میں قادیان میں داخلہ لیا۔ اس دوران محترمہ والدہ صاحبہ کی وفات ہو گئی تو آپ کو دوبارہ گاؤں بلا لیا گیا اور لالیاں کے ہوسٹل میں قیام کر کے یہاں سے ہی میٹرک کا امتحان پاس کیا۔ بہاولپور گورنمنٹ کالج سے ایف اے پاس کرنے کے بعد گورنمنٹ کالج فیصل آباد سے 1939 میں بی اے کا امتحان پاس کیا۔ آپ نے اپنی ملازمت کا آغاز سیالکوٹ سے کیا اور اپنے ننھیال کے پاس نارووال کے قریبی گاؤں دھرگ میانہ میں رہائش اختیار کی۔ آپ کو دفتر ڈسٹرکٹ سیالکوٹ میں ملازمت مل گئی۔ یہاں 3-4 ماہ تک کام کیا اور پھر دہلی میں ملازم ہو گئے۔

وقف زندگی

1944ء میں آپ کو زندگی وقف کرنے کی سعادت حاصل ہوئی۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ نے آپ کو حضرت صوفی غلام صاحب (ماریشس والے) کے پاس بغرض تعلیم و تربیت بھجوانا شروع کیا۔ آپ وہاں دینی مسائل اور ماریشس کے ایمان افروز واقعات سنتے اور مستفید ہوتے۔

خدمات سلسلہ

آپ کی پہلی تقرری 14 جنوری 1946ء کو لنڈن مشن میں بطور امام مسجد فضل ہوئی۔ تین سال تک وہاں کامیاب خدمات سرانجام دینے کے بعد 1949 میں تشریف لائے اور آپ کو اسسٹنٹ پرائیوٹ سیکرٹری کی خدمات سپرد کی گئیں۔ 1950ء میں آپ واپس انگلستان خدمت دین کے لئے تشریف لے گئے اور 1955ء تک بطور امام مسجد فضل لندن کام کرتے رہے۔ محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب وکیل

باقی صفحہ 13 پر ملاحظہ فرمائیں